وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

الحمد للہ کہ درین ایام
برکت انجام کتاب

ذخیرة السالک
فی
تادیة المناسک

ترجمہ جناب مولانا الاعظم السید علی نقی لازال مجدہ السنی

باہتمام مالک سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل مرحوم

در مطبع اثنا عشری واقع امامبارہ حسین آباد طبع شد

۹ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

غلطنامہ متعلق اعمال مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	صاحب	مرحوم	〃	۲	اور مع اوس کے	اور باوصف اسکی
〃	۱۰	ذخیرہ	ذخیرۃ	۱۲	۱۲	امیر المومنن	امیر المومنین نے
۲	۳	وذخرالیوم	وذخرا لیوم	〃	۱۳	اسکا	اسکے
〃	۴	اوران	اور اون	〃	۱۴	وسے گروکے	ویسی گردانی
حاشیہ	۴	معنعن	مُعَنعَن	〃	۱۵	قران لُسکے	قران مین اُسکے
۴	۳	بندہ	بندے	۱۵	۴	رومی	رمی
〃	۱۰	ستر ہزار درجہ	ستر ہزار درجے	〃	۵	بالخری	بالخر
〃	۱۲	ستر ہزار بندہ	ستر ہزار بندے				
۶	۱۸	رواءت	روائت	۱۶	۱۳	اماده	آماده
〃	〃	کے	کی	۱۷	۱۱	مجنبک	مجستک
۷	۱	صحیح	صحیح	〃	〃	والثناءِ	والثناءَ
〃	۵	قرار دی گئی	قرار دیا گیا	۱۸	۱	لنلی	لُنگی
〃	۶	ہوتی ہے	ہوتے ہین	〃	۲	فرضی	فرضی
۷	۱۶	متحرک	محرک	〃	۳	ازدنہ	اردعہ
〃	۷	مدار وفضل	مدار فضل	〃	〃	فاعانتی	فاعانی
۸	۶	خلوض	خلوص	〃	〃	قبلنی	قبلنی
۹	۴	قلب کے	قلب کی	〃	〃	لہ یقطع	لہ یقطع
〃	۶	ویسی ہے	ویسے ہی	〃	۴	روجہہ	وجہہ
〃	〃	ادا کرنی	ادا کرتے	〃	۵	حرنرائی	حرازی
۱۰	۱۰	اسپنے	اپنی	〃	〃	وہبجائی	وملجائی
۱۱	۱	اوسکی	اوسکے	۱۸	۵	وعذبی	وعذبی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۰	محمد	محمد	۴۹	۵	بزبیار بی	بزبیار بی
۱۹	۱	لا ادری	لا ادری فی الاسناد	″	۸	الطیب	الطیب
″	۲	تغزم	تغزم	″	″	واذرع	واذرع
″	۳	مناسکی	مناسکی	۵۱	۲	بہذاو	بہذاو
″	۶	نتمم لی	فتمم لی	۵۲	۴	ناتون	ناتون
″	۷	التمنع	التمتع	۵۳	۴	عبدکا	عبدہٗ
″	۱۲	والشباب	والشباب	۵۷	۷	طواف ہر	طواف ہر
″	″	والطیب	والطیب	۶۱	۱۵	پہونچے	پہونچنے
۲۰	۲	لبیک	لبیک	۶۳	۱۷ حاشیہ	حدیث مین ہر کہ حدیث مین	حدیث مین ہر کہ
″	۹	التقرب	التقرب	۶۸	۲	ریادہ	زیادہ
″	۱۲	لیما سعا	تمامہا	″	۳	چاہے	چاہیے
۲۱	۵	عرفہ کے	عرفہ کی	۶۹	۱۰	عورتون	عورتین
		کروہ رکہا	مکروہ لکہا	۷۱	۴	والحرم حرمک	والحرم حرمک
۲۵	۱۱	سعابل	مقابل	″	۶	ووالدی	ووالدی
۲۸	۱۱	پہلے	پہنے	″	۷	اخوانی	اخوانی
		ڈالنا	ڈالن			علی من الرزق	علی من الرزق
۳۲	۱۷	اسی	اسطرح	۷۲	۴	وخالق	وخالق
۳۹	۲	آنکہہ بال	آنکہہ کا بال			لا نبغض	لا بغض
۴۰	۸	اوتلنے	اوتہنے	۷۴	۳	بہت	بہت
″	۱۳	لو	لوگ	۷۵	۵	نو	تو
۴۴	۱۰	وعلی	وعلی	۷۰	۳	نعمائہم	نعمائہ
۴۶ حاشیہ	۱۵ حاشیہ	سروار	سزاوار	″	″	الحمد	الحمد للہ
۴۷	۴	وعلی اللہ	وعلی ملۃ	″	۱۳	وحا	وہا
۴۸	۱۱	جبرہا	خبرہاتی	۷۸	۱	الذنب	الذنب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰	۱	اللہ ائم	اللہ ائم
//	۱۱	غلب لاحزاب	غلب الاحزاب
//	۱۳	مابعد الموت	مابعد الموت
۸۱	۱۳	آھلہ	اھلہٗ
۸۴	۵	مسجد الحرام نے	مسجد الحرام کے
//	۱۸	اوسعی	اورسعی
۸۵	۱۳	مصمونکے	مضمونکے
۸۷	۹	وصِدقِ	وصدق
//	۱۰	دورچلنا	دوڑچلنا
۸۸	۱	فرمابرداری	فرمانبرداری
۹۲	۴	ارجوا	ارجوہ
//	//	ادعوا	ادعو
//	۱۲	نمازونکو	نمازونکو
۹۶	۸	بولنیواکے	بولنے والے کے
۱۰۱	۳	اجتنب	اجتنبہ
//	۱۶	ملک	ملک
//	۱۸	مناسکی	مناسکی
//	//	ادیتہا	ادیتہا
۱۰۲	۱	خلیلک	خلیلک
//	//	دلست	دللت
//	۲	نبیک	نبیک
//	۱۷	اعظم	اعظم
۱۰۵	۱۴	مسحا	منجحاً
۱۰۶	۱۵	انرولفوا	ازدلفوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۷	۵	مسعر الحرام	مشعر الحرام
۱۰۹	۱۳	اسے حج	اوسی حج
۱۱۲	۱۶	اولیائک	اولیائک
۱۱۳	۱۵	تقبل	تقبل
۱۱۴	۱۳	واخلفنی	واخلفنی
//	۱۴	ترکت بعدی	ترکت بعدی
۱۲۲	۲	جوجو	جو
۱۲۴	۱۴	جونکی	جونکی
۱۲۵	۱۳	اگراگر	اگر
۱۳۱	۲	اورسنت	اورسنت ہی
//	۵	اورحب سجد	اورجب وہ سجد
//	۸	ترجعنی	ترجعنی
۱۳۳	۹	لازم ہے سی	لازم ہے یہی
۱۳۸	۷	اوراور	اور
۱۴۱	۷	ہوتا	ہونا
//	۸	آتا	آنا
۱۴۳	۲	پہلے	پہلی
۱۴۸	۱۰	کلینی علیہ الرحمہ	کلینی علیہ الرحمۃ نے
//	۱۳	امام رضا علیہ السلام سے	امام رضا علیہ السلام سے
۱۴۹	۱۳	اورسار	اور میرا
//	۱۸	وسلم زیادہ	وسلم مین زیادہ
۱۵۰	۸	ہزار منماز	ہزار نماز

تمت

۵	۲	ابابیل	اَبَابِیْل
۶		رائی	رَائِیْ
۷	۲	رسُولِ اللّٰہ	رَسُوْلِ اللّٰہ
۹	۳	اُلبُکورِ	اَلْبُکُوْرِ
۱۰	۴	نجنہ	اَلْجَنَّۃ
۱۲	۱۴	وَیُرْدُوْن	وَیُرَدُّوْنَ
۱۷	۱۵	علتے	چلتے
۲۰	۱	لاانقِطاع	لَا انْقِطَاعَ
۳۲	۱۰	اوَلیاءاللّٰہ	اَوْلِیَاءِ اللّٰہ
۳۵	۱۱	مُحِیطُ	مُحِیْطُ
۴۲	۵	مِصْبَاح	مِصْبَاحَ
۴۵	۷	مَنْ رَجَاءُ	مَنْ رَجَا
۴۶	۴	خاتِمِ النَّبِیْن	خاتمِ النَّبِیِّیْن
۴۷	۴	الشہداءِ	الشہداءِ
۵۰	۱۰	ورنیز	اورنیز
۵۲	۱۸	اِقْلم	اَقْلم
۵۴	۱۰	خداوند	خداوند تعالیٰ
۵۶	۳	مدینہ کو جانے	مدینہ کو جاسے

تمت

تقریظ چکیدہ قلم فصاحت رقم جناب جامع فضل وبراعت بیدل سہارنپوری مولوی حبیب الرحمن صاحب انصاری مفخر اہل السنہ والجماعت

در حیدرآباد دکن ۱۳۲۰ ہجری

مژدہ ای حاجیان بیت اللہ + مژدہ ای زائران بیت اللہ

کیا اس زمانہ کساد بازاری علم وعمل مین ایسے لوگ ہین کہ اپنی وقت عزیز کو قوم کے نفع رسانی مین صرف کرین - کیون نہین ابہی جناب مولوی سید علی نقی نقوی گردیزی سلطانپوری نے مناسک کا ترجمہ فرمایا اور ہمارے مودت اساس جناب مولوی سید غلام عباس صاحب رسولپوری نے اوسکے خدمت مین اپنی علمی جوہر دکہلائے دراصل رسالہ جناب شیخ مرتضی انصاری کا ہے جو اصول فقہ مین کالامام ہین مگر ہمارے جناب مولوی سید غلام عباس صاحب نے اوسکی تنقیح مین اپنی مجتہدانہ لیاقت سے کام لیا اور اون کے برادر زادے سید امانت حسین سلمہ نے جو اسوقت شریک امتحان مولوی ہین اوسکے تصحیح کے سیج تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ (ذخیرۃ السالک فی تادیۃ المناسک)

وہ رسالہ ہے کہ اسکی جس قدر قدر کیجائے بجا ہے کہ ہر زمانہ کے حجاج
وزائرین کی لئے وہ ایک ایسا رفیق ہے کہ بلاشک پڑھا لکھا آدمی بغیر
کسی معلم ومعین کے صحیح طور پر اعمال حج کو بخوبی ادا کرسکے مین حسب الارشاد
جناب مولوی سید غلام عباس صاحب صرف ایک قطعہ تاریخ پر اکتفا کرتا ہون

قطعۂ تاریخ

جب مناسک کا کیا ترجمہ باجدّ وجہد + اور مناسک پی حجاج بہ تصحیح چھپی
جہل کی دل شکنی کرکے کہا ہیدل نے + مرحبا صلّ علیٰ خوب مناسک لکھی
۱۳۲

تمت

حامداً و مصلیاً

مناسک حج از مصنفات راس المدققین شیخ مرتضی انصاری اعلی اللہ مقامہ
چون کتابے بود بس بے مثل کہ مندرجاتش حق و یقین و مقرون باحتیاط
مطلوب در دین می باشند و در کتب فارسیہ ہمچو مختصری جامع مسائل
ضروریہ این نوع کمتر بنظر می آید حتی کہ مصنف علام در ابتدائیش و جناب
میرزا در حاشیہ تصریح فرمودند کہ عمل کردن بر آن اختصاص بوقتے ندارد و
غالباً طریق احتیاط در آن مسلوک شدہ است کہ نفعش عام و فائدہ اش
تام گردد نظر بر آن ترجمہ اش حسب استدعای عبد آثم برادرم عزیز الفضائل
عمدۃ الاماثل مرجع المفاخر الشہیہ لمجار المآثر البہیہ رجعی الزہد و التقی المحلی
بحلیۃ الارشاد و الہدی الیلمعی اللا لمعی البارع الذکے الزکی جناب مولانا السید
علی النقی النقوی الکردنیری کہ ماشاء اللہ علاوہ جمیع مکارم نفسانیہ ذاتیہ از اماثل
اخلاف خاندان خبرت و علم و افاضل اخلاف ہم و علم و اصحاب عدالت
و امامت و ارباب جمعہ و جماعت می باشند با کمال حسن اسلوب و طریق
مطلوب غایت فصاحت و نہایت رجاحت و طرز مرغوب و وضع محبوب
و مع ذلک بسہولت و اختصار بلا تصرف و اختصار بصحت تمام و مطابقت مالا
کلام فرمودہ اند۔ و بحمد اللہ کتابی بس مستقل و محکم و رسالہ معتبر و مستحکم در زبان
اردو با محاورہ بوجود و بروز آمدہ۔ بلا ریب منفعت آن شامل است و کامل

استمداد از سفضل منعام آنکه علی مر الدهور و کر العصور عامۂ مومنین کرام را از ان
انتفاع باشد عام در جمیع بقاع و اصقاع اہل اسلام و انشاء اللہ این بنیہ
حسب سبب علو درجات ہمہ اہالی شہرت و ظہور آن گردد خاصہ جناب مترجم
این باعث ترجمہ و جناب سید السادہ ذی المناقب العلیہ و المناقب
السنیہ اخص الاحباب الاطیاب و اشرف الاوداء الانجاب السید
محمد جعفر صاحب کہ تحمل حمل مصارف طبع آن بر ذمت والا ہمت خود
گرفتند ۔ و ہم قرۃ العین السید امانت حسین اوصلہ اللہ الی ما یتمناہ
من خیر النشاتین کہ در تصحیح آن شرکت داشت آمین ثم آمین ۔
حررہ السید غلام عباس بن السید نجف حسین من سادۃ الرسولپور
حف مرقدہ بالنور و الحبور فی ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۰ھ

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ وآلہ الطاہرین اما بعد
کہتا ہے حقیر سید علی نقی بن سید غلام شاہ صاحب نقوی سلطان پوری طاب ثراہ
مولف رسالہ کہ یہہ اردو ترجمہ ہے اوس رسالہ جناب شیخ مرتضی انصاری
اعلی اللہ مقامہ کا جس کے دیباچہ مین خود جناب موصوف فرماتے ہین کہ اسمین
طریقہ احتیاط مسلوک ہوا ہے تا کہ نفع لینا اس سے اس مقصر کے زمانہ
کے ساتھہ مخصوص نہ رہے اور جناب میرزا محمد حسن شیرازی طیب اللہ
رمسہ اس کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب عمل کرنا اس رسالہ
پر کسی وقت کے ساتھہ اختصاص نہین رکھتا اس واسطے کسی قدر احتیاط
اوس مین لکھی گئی ہین تا کہ نفع اوس کا بہت کامل ہو اور چونکہ اصل
فارسی کا مناسک تھا اس واسطے نام اس ترجمہ کا ذخیرۃ السالک
فی تلویۃ المناسک رکھا۔ خدا اس کا فائدہ عام و نفع تمام گردانے

بحرمۃ النبی وآلہ الکرام۔ اور اس کو توشۂ اخروی میرا اور میرے والدین کا فرماوے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَالِصَةً لِوَجْهِكَ الْعَلِيِّ الْكَرِيْمِ وَذُخْرًا لِيَوْمٍ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ أَبٌ وَلَا حَمِيْمٌ۔ مقدمہ معلوم ہو کہ حج اسلام کے سب شعارون سے بزرگتر اور ان سب امور سے بھی کہ جن سے عباد کو معبود حق کے ساتھہ قرب معنوی حاصل ہوتا ہے افضل ہے کیونکہ اس مین نہ ہے نفس امّارہ کا رام کرنا اور بدن کا مشقت مین ڈالنا اور اہل و سکن و وطن سے ایک مدت تک علیحدہ ہونا۔ غربت مین رہنا اور عادتون اور لذتون اور خواہشون کا ایک لخت ترک۔ اور تفرقت کے چیزون کی برداشت اور مکروہات کا تحمل اور مال کا صرف اور اسباب کا باندھنا کھولنا اور قیام و کوچ کے زحمتون کا اوٹھانا اور خوف کے امور کا سہنا اور کم مرتبہ اشخاص و کمینون کی معاشرت و صحبت مین مبتلا ہونا۔ فی الجملہ حج واقعًا ایک عبادت جامع اقسام ریاضات مطلوبہ ہے اوس مین ریاضت نفسانیہ بھی موجود ہے۔ طاعت مالیہ بھی عبادت بدنیہ بھی۔ عبادت قولیہ بھی اور عبادت فعلیہ بھی عبادت وجودیہ اور عبادت عدمیہ بھی۔ اور ظاہر ہے کہ یہہ اجتماع صرف حج کے خواص سے ہے منجملہ اون عبادات کے کہ جو نماز سے جامع تر ہونے مین مقابل نہین ہوسکتے اور اس کی فضیلت مین احادیث متواتر معنوی بکثرت ہین اور قرآن مجید سے بھی اس کی فضیلت بدرجہ اقصیٰ ثابت ہے از جملہ احادیث فضیلت یہان پر چند حدیث کے تحریر پر اکتفا ہوتا ہے۔ از انجملہ وارد ہوا ہے کہ حج مبرور خالص تمام شائبون

وگناہون سے کوئی چیز برابری نہین کر سکتی اور اسکی جزا سوا اسکے نہین
کہ صاحب اسکا بہشت عطا فرمایا جاوے اور یہہ کہ وہ افضل ہے ستر
بندہ آزاد کرنے سے۔ اور خبر محمد بن مسلم مین ہے جناب ابو الحسن علیہ السلام
سے کہ جو شخص آوے حج کے واسطے یہانتک کہ وہ داخل مکہ ہو
تواضع و فروتنی کے ساتھہ۔ پس جب داخل ہوا مسجد الحرام مین اوس
خشوع و خضوع و خوف الٰہی کے ساتھہ کہ قدم اوسکے بوجہ خوف بادشاہ
عظیم الشان حقیقی کے گویا نہ اوٹھتے ہون اور چلنے سے باز رہ گئے ہون
اور بعد اوسکے اوسنے اچھی طرح طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت
نماز پڑہ چکا تو خدا تعالیٰ ایسے حاجی کے لئے ستر ہزار حسنہ (نیکی) تحریر
فرماتا ہے اور ستر ہزار برائی اوس سے محو فرماتا ہے اور ستر ہزار درجہ اوسکے
بلند گردانتا ہے اور ستر ہزار حاجت مین اہل حاجت کے اوسکو شفیع گردانتا
ہے اور اوسکے واسطے ایسے ستر ہزار بندہ آزاد کرنیکا ثواب عطا ہوتا ہی
کہ جسمین سے ہر ایک بندہ دس دس ہزار درہم قیمت کا ہو۔ اور منقول ہے کہ جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک اعرابی حاضر ہوا اوسنے
عرض کیا کہ یا نبی اللہ مین بارادہ حج گہر سے نکلا تہا مگر حج مجہہ سے فوت ہوگیا
اور مین مالدار ہون آپ ایسا کوئی امر ثواب میرے مال مین بجالانے کا
حکم فرمائیے کہ مین اوسکو بجالاؤن اور ثواب اوسکا مجہہ کو مثل اداے
حج عطا ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے اعرابی دیکہہ تو ابو قبیس پہاڑ کیجانب کہ
اگر وہ زر سرخ ہو جاوے تیرے لئے اور تو اوسکو راہ خدا مین

صرف کرے تب بھی تجھے وہ ثواب حاصل نہ ہوگا جو حاجی کو ملتا ہے۔ پھر
حضرت نے فرمایا کہ حقیقۃً جب حاجی سفر حج کے سامان کی تیاری شروع
کرتا ہے تو وہ کسی شے کو نہین اوٹھاتا ہے مگر یہہ کہ خدا اوس کیواسطے
دس حسنہ (نیکی) لکھتا ہے اور دس بُرائی (بدی) اوس سے مٹاتا ہے
اور دس درجہ اوس کے بلند کرتا ہے پس جس وقت وہ سوار ہوا اپنے
اونٹ پر تو اوس کے اونٹ نے کوئی قدم نہ اوٹھایا اور نہ رکھا مگر یہہ کہ خدا تعالیٰ
نے اوسکے واسطے مثل ایسے ثواب کے تحریر فرمادیا پس جس وقت کہ طواف کیا
اوس نے خانہ کعبہ کا تو وہ اپنے گناہون سے باہر نکل گیا اور جس وقت
سعی کی اوس نے درمیان صفا و مروہ کے تو نکل گیا اپنے گناہون سے
اور جب وقوف کیا اوس نے عرفات مین تو وہ اپنے گناہون سے نکل گیا
اور جب وقوف کیا مشعر الحرام مین تو وہ اپنے گناہون سے نکل گیا۔ پس
جس وقت رمی کی اوس نے تینون جمرات کی تو نکل گیا اپنے گناہونسے
پھر شمار فرمایا آنجناب نے ایک ایک موقف کو جہان اوس نے وقوف کیا
اور فرمایا کہ پاک ہوا وہ اپنے گناہون سے۔ پھر فرمایا کہ کہان ہے تجھکو
اے اعرابی یہہ امر و شان کہ حاصل کرے تو ایسے ثواب و درجہ کو جو
حاجی نے حاصل کیا ہے۔ اور صادق آل محمدؐ نے فرمایا کہ حاجی پر
چار ماہ تک گناہ نہین لکھے جاتے اور نیکیان لکھے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ
گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو اور ایک درہم کا صرف حج مین بہتر ہے دوسرے
راہ خدا مین ہزار درہم کے صرف سے۔ و نیز وارد ہوا ہے کہ حج افضل ہے

روزون اور جہاد سے اور سرحدات کی حفاظت کے لئے گھوڑے وغیرہ موجود رکھنی
سے یا مہمان سرا قائم کرنیسے اور ہر شئے سے سوائے نماز کے مگر حج مین نماز ہے
بخلاف نماز کے کہ اس مین حج کا نام بھی نہین مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے افضلیت
نماز نسبت حج صرف باعتبار مقابلہ ہے ورنہ باعتبار اس کے کہ حج کا نماز بھی
جزء ہے نماز تنہا حج سے افضل نہین بلکہ کم ہے چنانچہ حدیث کا یہ فقرہ کہ حج مین
نماز ہے بخلاف نماز اسپر دال ہے اور جب حج کی افضلیت تمام عبادات پر
واقعاً ہی ہے تو صریحاً ایک حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حج افضل ہے نماز سے
اور روزون سے ۔ صاحب جواہر اس روایت کے وارد کرنے کے بعد فرماتے
ہین کہ شاید فضیلت مطلقہ حج اس واسطے ہے کہ نماز گزار کو اپنے اہل سے
صرف ایک ساعت بے پرواہی و اعراض ہوتا ہے اور روزہ دار صرف
بقدر سفیدہ روز بخلاف حاج کے کہ وہ اپنے بدن کو مشقت و تعب مین
اور نفس کو حرارت و محنت مین ڈالتا ہے اور مال کو اپنے صرف کرتا ہے
اور مدت دراز تک اپنے اہل و انیس اشخاص سے علیحدہ رہتا ہے اور
غربت اختیار کرتا ہے نہ مال کے واسطے نہ تجارت کے واسطے اور عقل
و نقل اسپر متفق ہین کہ افضل اعمال وہ ہین جو بہت تعب اوٹھانے اور
سختی گوارا کرنے سے ہون اور اسپر بھی کہ اجر و ثواب بقدر جہد و جد و باندازہ
مشقت و کد ہے و نیز یہہ امر بھی موکد فضیلت حج ہے کہ شرعاً آدمی کو حکم
ہے استحباباً کہ اپنے عیال کو حج کراوے اگرچہ قرض لینے سے ہو یا کمی نفقہ سے
کیونکہ ظاہر ہے کہ یہہ امر نہین ہے مگر بوجہ عظمت اس عبادت کے اور کافی ہے

اوس کے اور اوس کے صاحب کے فضل مین یہہ امر کہ وہ پاک ہو جاتا ہے
گناہ سے اوس طرح اور ویسا جیسا کہ روز ولادت اپنے بے گناہ ہوتا ہی
اور تمام گناہون سے پاکیزہ۔
فائدہ۔ اس عظیم عبادت کو حتی الوسع ترک نہ کرنا چاہئیے کہ ترک
اوس کا سال استطاعت سے گناہ ہلاک کنندہ ہے اور متقابل جلالت
بجا آوری اس کے جزاو عقاب بھی اس کا بعید تصور کرنا چاہئیے۔ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص مر جاوے اور حجۃ الاسلام
نہ بجا لایا ہو جس حالت مین کہ کوئی حاجت ضروری مانع نہ ہو حج کرنے سے یا
مرض شدید کہ اوس کی وجہ سے طاقت حج کی نہ رکھتا ہو اور مانع نہ ہو اسے
کوئی بادشاہ جابر تو مریگا ایسا شخص درحالیکہ موت اوس کی مانند موت
یہودی و نصرانی کے ہوگی اور قرآن مجید مین خدا تعالیٰ ایسے تارک کو بوجہ عظیم ہونے
اوس کے کافر سے تعبیر فرماتا ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ بعض احادیث مین
کافر سے تعبیر ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ**۔ اس کا ظاہری ترجمہ یہی ہے۔ جس شخص نے کفر اختیار
کیا پس ضرور اللہ بے پرواہ ہے تمام عالم والون سے مراد یہان کفر سے ترک
حج ہے اور اپنا غنی ہونا جو فرمایا اوس سے نہایت مطلوب ہونا اس عبادت کا
ظاہر ہے اور علو شان اسکے اور اسکے بجالانے والے کے اور نہایت
رداوت و شقاوت اوس کے تارک کے علاوہ تصریح لفظ کفر کے اور جب
بجالاوے تو صحت کے ساتھ اور صحت حج پر محافظت ضروریات سے ہے

ساتھ کئی امرون کے سب سے اہم وضروری امر خالص کرنا نیت کا اور ہیچ گردانا
اوس کا کہ کوئی شئے ریا وشہرت ومدح وفخر وغیرہ وغیرہ داعی اوس کا نہ ہو بجز رضای
ذات احدی کے ورنہ محنت ضائع وروپیہ برباد بلکہ بمقابلہ ثواب عذاب
پر عتاب۔ بلکہ ایک قسم شرک کے خطاب کا استیجاب کا خوف اسواسطے
ہے کہ حج ظاہر بظاہر وباعلان کئے جانے پر قرار دی گئی ہے اوران زمانون
مین وہ اسباب رفعت واعلام افتخار واعتبار سے شمار ہوتی ہے بلکہ ان اشیائ
سے ہے کہ جو وسیلہ پڑتے ہین تجارت اور مشہور کرنے کا اپنے نیک
باتون کے اور شہرون کے سیر وتماشا اور اطلاع حاصل کرنے کا حالات
مقامات ومکانات وملکون کا۔ اس واسطے خوف طاری ہوتا ہے کہ بعض
احوال مین خدانخواستہ اسباب باطل وفاسد کردینے والی عبادات کے
حج مین دخل نہ پائین اور داعی عمل نہ ہون مستقلاً یا اشتراکاً اور اون سی
خلاص نہین ہے مگر باخلاص کامل نیت اور اخلاص نہین مگر باین طور کہ
عجب وریا وشہرت ودوستی مدح وثنا سے علیحدہ ہو اجتناب کریے۔ اور
عبادات دینیہ کو ان نجاستون اور دنیاوی مقاصد سے پاک کرے اور یہ
نہین ہوتا بدون اس کے کہ دنیا کی محبت دل سے نکالے اور خدا کی محبت پر
اقتصار کرے اور صرف اوسی کی محبت ورضا جوئی داعی ومحرک وباعث
عمل ہو بلا شرکت غیر کے اور یہی امر نیت مین اصل ومدار وفیصل ہے
اور علمی طریق اس کی طرف واضح ہے کوئی شک نہین ہوتا۔
خالص نیت وغیر خالص کے تمیز کرنے مین عقل بادنی توجہ بیان

کر دینے پر اور حکم کرنے پر قدرت رکھتی ہے جب اُسکے روبرو پیش ہون دو قسم نیت کی پس اس مین اشکال و دشواری جو ہے وہ کل باعتبار عمل ہے ایسے مشکلات اوس مین پیش آتے ہین کہ آلنسو ٹپک پڑین اور آدمی بیچ اوسکے بڑا سخت مرحلہ ہے اور مترجم کے فہم مین اختلاف ثوابات جو روایات مین گزرا اوس کا باعث وہی اختلاف حجاج ہے بدارج قرب و خلوص مین مثلاً پہلی ایک روایت مین گزرا کہ اس کا ثواب ستر بندہ کی آزادی کا ہے اور ایک مین ستر ہزار بندے کی علےٰ ہذا اور اختلافات بھی - اور اس مشکل امر کا علاج اگر دنیا مین کچھہ ہے تو یہی کہ ہمیشہ دنیا کے حالات بی ثباتی و بے وفائی وغیرہ مین فکر کرتا رہے - اور علم اخلاق حدیث و حکمت کی کتب مطالعہ مین رکھے اور پڑھا کرے اور مزاولت اوس مین رکھے تو اس مین بڑا نفع ہے اور تاثیر - کیونکہ علاج امراض روحانی حقیقتہً علم اخلاق سے ہے اور وہ در حقیقت طب روحانی و حکمت نفسانی ہے اور توفیق دینے والیکی توفیق اصل معین ہے کیا بلکہ تمام نیک راہون کی طرف یقینی طور پر پہونچا دینے والی ہی اوسی سے ہر سہل و مشکل مین استعانت چاہیے جیسا کہ مضامین ادعیہ زبور آل محمد و مصباح الدعوات وغیرہ سے یہ امر مبیّن ہے - نیز معلوم ہو کہ اختلاف ثوابات جو ان احادیث مین ہے وہ بھی مترجم کے فہم ناقص مین اسی وجہ اختلاف مدارج حجاج پر مبنی ہین جو ان کے اعمال کے درمیان اعلیٰ و اوسط و ادنے درجہ ہونے مین واقع ہے باعتبار اعلے درجہ ہونے خلوص وغیرہ وغیرہ یا اوسط درجہ یا ادنے درجہ ہونیسے اوس کے

کسی مین ونیز واضح ہو کہ مسائل حج جو ادا کرنے والے کو قبل از اداے حج جاننے ضرور ہین باجتہاد یا بہ تقلید یا باحتیاط اور مسائل حج کے اجزا رکثیر اور مطالب غزیر ہین اور وہ باوجود اس کے غیر مانوس غیر مکرر و نیز اکثر مردم اسکو تنگی وماندگی سفر و ضیق وقت و اشتغال قلب کے حالت مین بجالاتے ہین اور ظاہر ہے کہ آدمی اون عبادات کو بھی جو بار بار عمل مین لائے جاتے ہین مثل نماز کے ویسی سے اچھی طرح اور درست طریق سے نہین ادا کرتی حالانکہ اون کو وہ خوب سمجھتے ہین روزانہ کرتے ہین اور اور اشخاص بھی بہت ہین کہ جو اون کو خوب جانتے ہین یہان تک کہ آدمیون مین سے بعض اشخاص پر پچاس برس گزر جاتے ہین بلکہ زیادہ اور وہ وضو بھی درست نہین کرتے چہ جا کہ نماز اور حج کا تو ذکر ہی کیا ہے جو ایک اجنبی و نادر عبادت ہے بالکل غیر مانوس مکلف جانتا ہی نہین اور مسائل اس کے اس کثرت سے اور شعب انکے اس قدر وافر اور دامن اون کا ایسا فراخ خاصکر جب طہارت و صلوٰۃ بھی اوس کے ساتھ ملجاوے کہ وضو شرطیح ہی اور نماز جزاوس کا تو اس وقت اس کی شان دشواری مین اور بھی عظیم ہو جاوے گی۔ جب زرارہ نے حضرت صادق آل محمد سے عرض کیا کہ حق تعالے مجھے آپ پر سے فدیہ گردانے مین چالیس برس سے حج کے مسائل دریافت کرتا ہون اور آپ بیان فرماتے جاتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ اے زرارہ ایک ایسا گھر ہے خانہ کعبہ کہ جس کا حج کیا جاتا ہی دو ہزار قبل سے حضرت آدم کے اور تو چاہتا ہے کہ اوس کے مسائل چالیس سال مین ختم کو پہونچ جاتے ـــــ مگر واضح رہے کہ خبر مذکور سے یہ بھی ظاہر

ہوتاہے کہ اس کے مسائل کا احاطہ کرنا ضرور نہین بلکہ وہ مکلف کے قدرت مین ہی نہین ولیکن وہ احکام مناسک حج تو ضروری ہی ہین جن مین ہر شخص حاج مبتلا ہوتا ہے اور انشاءاللہ اوس قدر پر یہہ رسالہ شامل ہے اور یہہ بھی جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی نے حج ایک ایسا طریقہ جاری فرمایا اور قائم اور اپنے بندون پر فرض کیا ہے کہ جس سے جلالت ذات رب متعال اور بلند شان اور اوسکی سلطنت کی عظمت کا اظہار اور میان خالص بندون اور غیر خالصون کے امتیاز اور اونکی عبدیت اور فروتنی کا اپنے بادشاہ حقیقی کے سامنے اعلان ہو فی الواقع خدا تعالے نے اس صنف عبادت مین اپنے بندون کے ساتھہ ایسا معاملہ فرمایا ہے کہ جیسا بڑے بادشاہ اپنی رعایا کے ساتھہ کبھی عمل مین لاتے ہین اور آقا اپنے غلامونکے ساتھہ کہ اون کو قبل باریابی و حصول شرف دیدار اپنے بارگاہ کے ایک دروازہ پر ٹھہرا رکھتے ہین پھر دوسرے تیسرے دروازہ پر اس واسطے کہ کبریائی اونکی اون کے خیالات مین مستحکم اور اپنی ناچیزی مستقر و محکم ہو اور ایسے ہی توقف کراتے ہین ایک حجاب کے نزدیک بعد حجاب ایک کے اور اون کے واسطے اجازت وصول درگاہ نہین ہوتی ہے جبتک کہ اون کے ہدایا و تحف قبول نہین کئے جاتے اور تحفے قبول نہین کئے جاتے بدون اس کے کہ اون کے توقف کو دروازون اور حجابون پر طول نہین دیا جاتا۔ اور اللہ تعالی نے بیت الحرام کو مشرف فرمایا اور اپنے طرف منسوب کرنے کا فضل مرحمت کیا اور اپنی طہارت و قدس کے لئے پسند فرمایا۔ اور مرجع و ماوائے خلائق بعد اس کے کہ اوس کو اون کی عبادت کا مقام مقرر کیا اور محل طاعت اور ایسا مقام کہ جس کی طرف تمام شہرون اور مقامات

قصد کرتے ہین اور اوسکی گرد کو حرم اور حرم کو مقام امن۔ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا
اور مع اوس کے اوسمین میدان وسیع جولانگاہ رفیع گردا تا مثل حل کے دغیر حرم ،
یہ تمام شاہد صدق اس امر کے ہین کہ خانہ کعبہ وضع کیا ہی خدا نے مشابہ بارگاہ منیع ودرگاہ
رفیع سلاطین وملوک کے اور عام حکم دیا ہے گروہ مردم کو کہ وہان سوار و پیادہ حاضر ہون
ہرراہ دور و دراز و نشیب و فراز سے احرام باندہے ہوئے۔
ہیأت ولباس بدلے ہوئے سر گرد آلود بال بکھرے فروتنی اور مسکینی اونکی
وضع سے ظاہر تلبیہ کے ساتھہ آوازین بلند جس کے معنی یہ ہین کہ اے آقا اے مالک
میرے فرمانبرداری مین حاضر ہون تا آنکہ جب اسطرح وہان حاضر ہو جاتے ہین تو اونکو نی الفور
داخل ہونیسے بالکل ممانعت ہے بلکہ وقوفات کو اونکے طول دیا جاتا ہے تضرع وزاری واشتغال
دعا کیساتھہ پردہائے عظمت مین کہ مقامہائے مقررہ عبادات ہین یہانتک کہ جب عاجزی انکی طول کھینچ جاتی ہی
اور اپنے شیاطین کو سنگریز کر لیتے ہین اور انکی طاعت کا طوق اپنی گردنون سی اور اتباع
کا بندکمر نسے اپنی دور کر دیتے ہین تب اونکو اجازت ملتی ہی کہ قربانی کرین اور کامل طہارت
عمل مین لاوین۔ ناخن کٹواوین۔ مونچھہ کے زائد بال منڈاوین اور زیر ناف کے بالون سے
پاکی حاصل کرین تاکہ وہ پاک ہو جاوین اُن گناہونسے جو حائل ہین درمیان عبد ومعبود کے
اور تاکہ پاک و پاکیزہ زیارت بیت اللہ کرین۔ جب یہان تلک پہونچ جاتے ہین تو اونکو ایسے
ایسے امور مین لاتا ہے کہ جن سے کمال غلامی اور حقیقی بندگی اونکی ظاہر ہو پس کبھی تو انکو
ایسا گردانتا کہ وہ طواف کرتے ہین اوسمین اور اسکے پردونسے اور اوسکے ستونون سے لپٹتے
ہین پناہ لیتے ہین اور کبھی سعی کرتے ہین اوسکے سامنے نرم و تیز رفتار کے ساتھہ تاکہ اونپر
خوب عزت ربوبیت رب حق آشکار ہو اور اپنی نفسونکو جیسی اون کی حقیقت ہے پہچان لین

اور کبریائی کی عمامی اپنے سرونسے اتار ڈالین اور عاجزیکا جو اپنی گردنونپر رکہیلین اور عاجزی اور فروتنی کالباس پہن لین اور افتخار ومباہاتکا ترک کلی کرین - اور یہ امور حج کے بڑی فایدونسے ہین مع اسکے کہ اسمین یاددہانی یقینی بڑے احرام اور بڑی وقوف کی بڑے مقاماتمین حشر ونشر کے اور انکی حالات اور قیامت کے ہولناک چیزونکی ہی کیونکہ درحقیقت حج ایک چہوٹا حشر ہے اور احرام باندہنا تلبیہ کرنا مواقف مین جانا اور وہان ٹہیرنا نالہ وزاری ودعا دبیقراری کرتے ہوی صلاح یا شقاوت کی طرف میلان کرتے ہوئے بہت مشابہ ہی قبرونسے نکلنی کے کفن پہنے ہوی گناہونسے فریادرسی کرتے ہوی اور ایک جای بلند پر جمع ہونے اور پہر جنت یا دوزخ کیطرف جاینگے بلکہ حاجیونکے حرکات اپنی طواف وسعی ورجوع وسیر ووقوف مین مشابہ ہی شخص خوفناک پریشان بیقرار مندہش جای پناہ کے تلاشی کی طورون وطریقون سے جو منجملہ اہل محشر کے ہو تمام حالات داطوار مین اور نیز اسمین جب ملادی جاے آزمایش بندونکی اور اونکی طاعت اور اطاعت کے اوامر ونواہی مین جیساکہ جناب امیر المومنین اسکی خطبہ مین تصریح فرمائی ہے- فی الجملہ اسکا صحت کے ساتہہ بجالانا بہت ہی ضرور ہے اور باعث فضل کثیر اور اسکا ضایع کرنے مین عقاب شدید ہی کہ روایت میں آسکی تارک کی موت کو یہودی کی موت سے تشبیہ دی ہی بلکہ بعینہ ویسے گردانے گئی ہی اور قرآن آسکے تارک کو کافری تعبیر فرمایای جہان فرماتا ہے ومن کفر الخ جیساکہ پہلے گزرا-

فایدہ آخری حج کا فرض جامع شرائط پر بروی کتاب خدا وسنت واجماع مسلمین ثابت ہی بلکہ وہ ضروریات دین سی ہے منکر اسکا کافر ہے اور تاکد وجوب اسکا اسدرجہ کہ تارک اسکا کافری تعبیر ہوا اور اول معلوم ہو چکا کہ عقلا بہی وہ فوائد واسرار پر مشتمل ہے - پس گویا حسن عقلی اس کا ادلہ اربعہ سے ثابت ہے -

مسئلہ - جب آدمی کو اتنی استطاعت حاصل ہو جاوے کہ اپنی آمد و رفت کا خرچ اور عیال واجب النفقہ کا خرچ بقدر اپنی حیثیت اور انداز سے رکھتا ہو اور جب حج سے واپس پھر کر آوے تو حال اس کا

اب جاننا چاہیے کہ حجۃ الاسلام جو تمام عمر مین ہر مکلف پر جبکہ مقررہ شرطین وجوب حج کی پائی جائین ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے وہ تین قسم پر ہے حج تمتع - حج قران - حج افراد - چونکہ قسم واجب اہل فارس و ہند کی غالباً حج تمتع ہے لہذا اس رسالہ مین اسی قسم کے بیان پر اکتفا کیجاتی ہے - مخفی نہ ہے کہ حج تمتع دو عبادتون سے مرکب ہے ایک کو عمرہ تمتع کہتے ہین دوسرے کو حج تمتع - پس حج تمتع مجموع دونو عبادتون پر بولا جاتا ہے اور مرکب کے ایک جز پر بھی اطلاق حج تمتع کا ہوتا ہے - اور اول جز یعنے عمرہ تمتع مقدم ہے - دوسرے جز یعنے حج تمتع پر مثلاً اگر کسی شخص کو بباعث کسی عذر کے ممکن نہ ہو کہ عمرہ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالاوے تو حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا جیسا کہ بعد فراغ افعال عمرہ کے بیان اس کا آئے گا انشاءاللہ تعالی - اور جاننا چاہیے کہ تین قسمون سے پہلی قسم کہ حج تمتع ہے مکلف[1] کو اوس کے شروع کرنے سے پہلے چاہیے کہ اوس کی صورت اجمالی یعنے اوس کے اجزا کو مجمل طور سے جان لیوے جس طرح کہ اجزاء نماز کو قبل از شروع نماز جاننا ضرور ہے - اور صورت اجمالی حج تمتع کی یہہ ہے کہ اول عمرہ تمتع کے واسطے حسن تفصیل سے کہ

[1] مکلف وہ شخص ہے کہ جسپر حج یا دوسری عبادت واجب ہوئی ہو ۱۲ مترجم -

اس قسم کا رہے کہ معاش اوس کی تنگ نہو جاے تو یہی شخص مستطیع و واجب الحج کہا جاتا ہے
پس چاہیے کہ حج کو جاے ۱۲ -

بیان کیا جایگا احرام باندھنا ہوتا ہے پھر مکہ مین داخل ہونے کے بعد عمرہ کا طواف
کیا جاتا ہے یعنے سات بار گرد خانہ کعبہ[1] کے پھرنا کہ ہر دور کو شوط کہتے ہین بعد
اوس کے مقام ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام مین دو رکعت نماز طواف کی پڑھتا
ہے بعد اس کے سات بار سعی کرنا یعنے راہ چلنا درمیان صفا و مروہ کے کہ یہ
دو مکان ہین جانا صفا سے مروہ کو ایک بار گنا جاتا ہے اور مراجعت کرنا مروہ
سے طرف صفا کے مرتبہ دوسرے مین شمار ہے بعد اس کے تقصیر یعنے
کچھ ناخن یا بال اپنے کاٹ دینے - جب محرم ان امور سے فارغ ہوگا تو
جو چیزین اوسپر بسبب احرام کے حرام ہوگئی تھین وہ اب اوسپر حلال ہوجاینگی
اور اسی سبب سے اوس کو عمرہ تمتع کہتے ہین اور بعد اس کے حج کو حج تمتع کہا
جاتا ہے کس واسطے کہ شخص مکلف بعد ادا ے عمرہ کے متمتع یعنے لذت اور
نفع اوٹھانے والا ہوا اون چیزون سے جو بعد احرام کے اسپر حرام ہوگئی تھین
اور جب نوان روز ذیحجہ کا نزدیک ہوگا تو مکلف پھر دوبارہ حج تمتع کے لئے
مکہ معظمہ سے احرام باندھے گا اون کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی - اور طرف عرفات کے جو کہ مکہ سے ۴ فرسخ

[1] کعبہ کے بیت اللہ و بیت الحرام و بیت العتیق نام ہین اور وجہ تسمیہ بعلایت مین یون ہے کہ
اوسے کعبہ اس سبب سے کہتے ہے کہ وسط دنیا مین ہے اور اول مخلوق ہوا ہے اور بعد اس کے

مسئلہ - جبکہ آدمی ایک خاص مکان کی احتیاج رکھتا ہے یعنے بغیر اوس مکان کے گذراوسکی دشوار ہو اور بغیر خریدنی اور مکان کے ضرورت اوس کی رفع نہ ہو سکے تو قیمت ایسے مکان کی استطاعت سے مستثنیٰ ہے۔

جگھہ کا نام ہے وہان جا کر نوین کی ظہر سے تا مغرب اوس جگھہ رہے گا اور شب کو وہان سے کوچ کر کے مشعر الحرام مین کہ مکہ سے تخمیناً دو فرسخ ہے اگر طلوع فجر عید قربان سے تا طلوع آفتاب وہان رہے گا اور پھر منیٰ مین آنکر کہ قریب مکہ نام ہے ایک مقام کا اس جگھہ تین عمل بجا لائے گا - اول رمی جمر عقبہ یعنے جمرہ عقبہ پر کنکریون کا پھینکنا - دوسرے ذبح یا نحر کرنا ہدی کا - تیسرے سر منڈانا یا کچھہ بال یا ناخن کاٹنے - بعد اس کے مکہ کو مراجعت کرنا اور بدستور سابق طواف زیارت بجا لا کر دو رکعت نماز طواف ادا کرنی پھر بطور گذشتہ مابین صفا و مروہ کے سعی کرنی اور بعد ازان طواف نساء کرنا خواہ عورت ہو یا مرد یا طفل بعد اس کے دو رکعت نماز طواف کر کے پھر منیٰ کو مراجعت کرنی اور گیارہوین و بارہوین شب وہان رہنا اور پھر گیارہوین اور بارہوین روز بھی رمی جمرہ کریگا - بعد بجا لانے ان اعمال منیٰ کے مکلف فارغ ہو جاتا ہے تمامی اعمال حجۃ الاسلام سے کہ جن کا بجا لانا اوسپر واجب تھا اور اگر شخص مکلف بہ حج یعنے جسپر حج واجب ہے ابتدائے احرام ہین ان افعال سے جاہل ...... ہو لیکن ارادہ کرے کہ

زمین کو اوس کے نیچے سے پھیلایا ہے - پچیسوین شب ماہ ذی قعدہ مین اسی سبب سے اوس روز کو یوم دحوالارض کہتے ہین اور بنا بر روایت سے کہ اوسی کعبہ یون کہتے ہین کہ مربع ہے

مسئلہ - جو شوہر دار عورت کہ مکہ کے آنے جانے کی استطاعت رکھتی ہو - لیکن بعد اس کے کہ وہ مکہ سے لوٹ کر آئے گی تو شوہر اوس کا بباعث اپنے فقر و پریشانی کے مثلاً

حج واجب ذمہ اپنے کو بجالاؤنگا اوس طریقہ سے کہ عمل مین مشغول ہونیکے بعد جو اوسپر لازم و معین ہوگا مثل اکثر عوام کے کہ ارادہ کر لیتے ہین بجالاتے عمل کا موافق رسالہ[۱] کے جو اون کے پاس ہوتا ہے یا مطابق قول یا عمل اوس مجتہد[۲] کے کہ جس کے ہمراہ ہوتے ہین عمل کرین گے تو ظاہرا عمل ایسے شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے اور صورت تفصیلی حج تمتع کی یہہ ہے کہ اول اوس کے افعال مین سے عمرہ تمتع ہے جیسا کہ جانا تو نے - اور چونکہ واجبات عمرہ کے پانچ ہین اور حج کے واجبات پندرہ - پس یہہ مجموع بیس واجب انشاء اللہ تعالی دو باب اور بارہ فصلون مین بیان کئے جاتے ہین - **باب پہلا** عمرہ کے بیان مین اور اس مین پانچ فصلین ہین - **فصل پہلی** عمرہ کے احرام مین اور اس مین چند مقصد ہین - **مقصد پہلا** - احرام کے مستحبات مین جو قبل احرام اور بعد احرام کے بجالانے چاہئین - اور مکروہات احرام کے بیان مین - جاننا چاہئے کہ بوقت ارادہ احرام کے سنت ہے کہ یہہ شخص احرام کے لئے آمادہ ہو بدن کے پاک و صاف کرنے - اور ناخن کاٹنے

(حاشیہ: ۱ و ۲ - رسالہ عملی ۱۲ منہ)

اس لئے کہ محاذی عرش کے ہے اور عرش مربع ہے اس واسطے کہ وہ کلمات کہ بنا اسلام کی جن پر ہے وہ چار ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

نان و نفقہ اوسے نہ دے سکیگا - اس صورت مین چاہیے کہ عورت اپنے لوٹ آنے کے بعد کا
حال پہلے ملاحظہ کر لے اس طرح پر کہ بعد مراجعت اور مکہ سے لوٹ آنے کے پیچھے معاش اوسکی

اور لبون کے بال لینے اور موے زیر بغل اور موے زہار نورہ سے دور کرنے غسل احرام
بجا لانیکی تہا اور اگر بعد غسل کے کہاے وہ چیز یا پہنے وہ لباس جو محرم کو جائز نہین
ہے تو دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے اور جس حالت مین خوف اس بات کا ہو کہ
میقات مین پانی نہ ملے گا پس باین خیال میقات سے پہلے غسل کر لینا جائز
ہے اور بعد اس کے میقات مین پانی دستیاب ہو جائے تو اعادہ غسل کا
مستحب ہے اور اول روز غسل کر لینا رات کے لئے اور رات کا غسل کیا ہوا
دن کے لئے کافی ہوتا ہے اور اگر حدث اصغر واقع ہونے سے غسل مین خلل
آجائے تو پھر دوبارہ غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑہے - بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً
مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ
وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا
قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ
نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ - اور جب دو کپڑے احرام کے پہنے کہ ایک

اور وجہ تسمیہ کعبہ کی بیت اللہ کے نام سے یہ ہے کہ عرب لوگ اس گہر کو مخصوص حق تعالی کا گہر
جانتے رہے اور نزدیک ہر طائفہ کے خدا تعالی کا ایک خاص نام ہے کہ وقت دعا اور مکالمہ القاب

تنگ نہ ہو جاے اور ذلت کے ساتہہ گزران نہ کرے۔

مسئلہ۔ ایک شخص بقصد تجارت مثلاً جدہ کو جاے اور وہان اوسے بہت کچہہ نفع حاصل ہو

تنی دوسری یاد رہے اوس وقت یہہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُؤَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ وَاَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَاَنْتَهِیْ فِیْهِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِیْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ وَقَبِلَنِیْ وَلَمْ یَقْطَعْ بِیْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَكَهْفِیْ وَحِرْزِیْ وَظَهْرِیْ وَمَلَاذِیْ وَمَلْجَائِیْ وَمَنْجَایَ وَذُخْرِیْ وَعُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَرَخَائِیْ۔ اور سنت ہے کہ بعد فریضہ ظہر کے احرام باندہے اگر نماز ظہر نہ ہو تو کسی دوسرے فریضہ یا قضا نماز کے پیچہے احرام کو واقع کرے اور اگر نماز قضا بہی اس کے ذمہ نہ ہو تو بعد چہہ رکعت نماز نافلہ کے اور اقل درجہ دو رکعت نماز ہے۔ پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد کے قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین الحمد کے بعد سورہ جحد یعنے قل یا ایہا الکافرون پڑہے پہر نماز سے فارغ ہو کر نیت احرام کی کرے اور قبل از نیت حمد و ثناے الہی بجالاوے اور صلوۃ محمد و آل محمد پر بہیجے اور یہہ دعا پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ

اوس نام کے ساتہہ اعتماد و بہروسہ کرتے تھے اور وہ نام خاص عرب کے نزدیک اللہ سے اور

انہون نے کبہی کسی بت کو اس نام سے نہین پکارا ہے اور اسی سبب کے زمانہ جاہلیت مین

اگر اصل مال اوس کا معاد اوس نفع کے بقدر استطاعت وطن سے مکہ تک جانے کو ہو تو جدہ سے مکہ چلا جاسے اس صورت مین حجۃ الاسلام اوس کی گردن سے ساقط ہو جائیگا ۔

فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ لَا اُوْفِیْ اِلَّا مَا وُفِّیْتَ وَلَا اٰخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ وَقَدْ ذَکَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تَعْزِمَ لِیْ عَلَیْهِ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقَوِّیَنِیْ عَلٰی مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِیْ مَنَاسِکِیْ فِیْ یُسْرٍ مِّنْکَ وَعَافِیَۃٍ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْ رَضِیْتَ وَارْتَضَیْتَ وَسَمَّیْتَ وَکَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ شُقَّۃٍ بَعِیْدَۃٍ وَاَنْفَقْتُ مَالِیْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِیْ حَجَّتِیْ وَعُمْرَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَاِنْ عَرَضَ لِیْ عَارِضٌ یَحْبِسُنِیْ فَخَلِّنِیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ بِقَدَرِکَ الَّذِیْ قَدَّرْتَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَّمْ تَکُنْ حَجَّۃً فَعُمْرَۃً وَاَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّیَابِ وَالطِّیْبِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْهَکَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ

اور جب نیت احرام کی کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت کے زبان پر جاری کرے

کعبہ کو بیت اللہ کہتے رہے ہے اور کعبہ کو بیت الحرام بھی کہتے ہین اس لئے کہ کعبہ معظمہ اطراف اوس کے چار فرسخ تک حرم ہے کہ ہر شخص پر خواہ محرم ہو یا غیر محرم حرام ہے کہ اس جگہ

مسئلہ - ایک شخص مستطیع واجب الحج تھا پھر وہ فقیر ہوگیا - جب وہ کسی دوسرے کی حج کو لیکر مکہ چلا جاے یعنی کسی کا نائب بنکر وہاں جاے اور سال بھر تک مکہ میں رہے

اور نزدیک نیت سے کہے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لبیک لبیک ذا المعارج لبیک لبیک داعیا الی دار السلام لبیک لبیک غفار الذنوب لبیک لبیک اھل التلبیۃ لبیک لبیک ذا الجلال والاکرام لبیک لبیک تبدی والمعاد الیک لبیک لبیک تستغنی ویفتقر الیک لبیک لبیک مرغوبا ومرھوبا الیک لبیک لبیک الہ الحق لبیک لبیک ذا النعماء والفضل الحسن الجمیل لبیک لبیک کشاف الکرب العظام لبیک لبیک عبدک وابن عبدیک لبیک لبیک یا کریم لبیک اور مستحب ہے کہ ان فقرات کو بھی پڑھے - لبیک اتقرب الیک بمحمد وال محمد لبیک لبیک بحجۃ او عمرۃ لبیک لبیک وھذہ عمرۃ متعۃ الی الحج لبیک لبیک اھل التلبیۃ لبیک لبیک تلبیۃ تمامھا وبلاغھا علیک اور سنت ہے کہ مرد تلبیہ کو بآواز بلند کہے اور سنت ہے کہ کہنا تلبیہ کا جبکہ سو کر اٹھے اور بعد ہر نماز واجب و سنت کے

شعر کرے اور اس سنگ کو زمین سے اکھاڑے - روایت میں آیا ہے کہ حجر الاسود کو بہشت سے لائے اور دیوار خانہ کعبہ میں اسے نصب کیا وہ بہت نورانی تھا تو جانب راست

اور بعد سال کے اپنی طرف سے حج بجالائے تو وہ خود بھی سبکدوش ہو جائیگا۔

مسئلہ۔ ایک شخص مستطیع مکہ معظمہ کو جائے ہنوز عرفات مین نہین پہونچا ہو کہ واپس لوٹ آئے

اور جب اونٹ پر سوار ہو اور اونٹ اُٹھے یا جس وقت اونٹ کسی بلندی پر چڑہنے لگے یا بلندی سے نیچے اُترے یا کسی سوار پر گذر کرے تو لبیک کہے اور ہر صبح کو بھی تلبیہ زیادہ کہے اگرچہ حالت جنابت یا عورت حالت حیض مین ہو اور تلبیہ کو عمرہ تمتع مین قطع نہ کرے تاوقتیکہ مکہ کے مکانات کو دیکھے اور حج تمتع مین روز عرفہ کے ظہر تک تلبیہ کہے۔

اور جاننا چاہیے کہ سیاہ کپڑے مین احرام باندھنا مکروہ ہے بلکہ مطلق ہر قسم کے رنگین لباس مین بعض علما نے احرام کو مکروہ رکھا ہے۔ لیکن بعض احادیث معتبرہ سے مکروہ نہونا احرام کا سبز کپڑے مین ظاہر ہوتا ہے اور مکروہ ہے سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکھنا اور میلے کپڑون مین سونا اور اگر احرام مین کپڑا میلا ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ محل ہونے تک اوسے نہ دہووے۔ اور مکروہ ہے مہندی لگانا بقصد زینت ہو یا بلا قصد اسکی بلکہ ہر حال مین احوط ترک ہے حتی کہ استعمال مہندی کا قبل از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہیگا۔ اور مکروہ ہے حمام مین جانا

چار میل تک اور جانب جب آٹھہ میل تک اوس کو جو حکم ہو کہ مجموع چار فرسخ ہوئے پس حق تعالی نے اوسے حرم قرار دیا۔ اور دوسری روایت کے مطابق یہ ہے کہ حق تعالی نے

چاہیے کہ پھر جاوے مگر ہان وہ شخص دوبارہ نہین جائیگا جو اوسی سال مین مستطیع ہوا ہو اور اب
دوبارہ جانے کی استطاعت نہین رکھتا - ۱۲

اور بدن ملنا اور لبیک کہنا جواب مین اوس کے جو اسے آواز دے - اور
مکروہ ہے استعمال ریاحین .... بلکہ احوط ترک ہے اور بعض
علمار نے بیری کے پتون اور خطمی سے سر دھونا اور نیز ٹھنڈے پانی سی
نہانا اور زیادہ مسواک کرنی اور منہ پونچھنا اور مصارعہ یعنے کشتی کرنی - ان
سبکو مکروہات مین داخل کیا ہے -

مقصد دوسرا - احرام کے میقاتون کے ذکر مین - جاننا چاہیے کہ
حاجیون کے احرام باندھنے کا مقام جسے میقات کہتے ہین وہ مختلف راہونسے
گذرنے والے شخصون کے واسطے مکہ مین داخل ہونے کے لیے مختلف
مقامات ہین - مثلاً جو شخص مدینہ منورہ کی راہ جاوے تو اوس کا میقات
مسجد شجرہ ہے اور اوس کو ذوالحلیفہ کہتے ہین اور ضرورت کے وقت
اس راہ سے جانے والیکو جائز ہے تاخیر احرام کی اہل شام کے میقات تک

ف مسجد شجرہ یا ذوحلیفہ بضم حاء حطی وفتح لام یہ مقام مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ
پر واقع ہے جہان پانی ہے یہہ ملکیت ہے بنی ہاشم کی - ۱۲

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو ایک یاقوت سرخ بہیجا کہ اسے کعبہ کی جگھہ رکھا اور گرد اوس کے
آدم علیہ السلام طواف کرتے تھے اور نور اوس کا جہان تک کہ حرم کے میل ہین چمکتا تھا

[illegible handwritten marginal note]

مسئلہ حج ذمہ شخص کا اسوقت مستقر ہوجاتا ہے کہ وہ باوجود استطاعت اور قدرت کے حج کی جانے مین تاخیر کرے اور اس قدر مدت گزر جاسے کہ گنجایش بجالانے حج کی رکہتا ہو

اور جو شخص عراق و نجد کی راہ سے جاوے اوس کا میقات وادی عقیق ہے[1] اوائل اس وادی کو مسلخ کہتے ہین اور درمیانی مقامات کو غمرہ اور اوس کے آخیر کو ذات عرق کہتے ہین جو کہ اہل سنت کے احرام باندہنے کی جگہہ ہے۔ اور مسلخ سے احرام باندہنا افضل ہے اگر یقینی طور پر معلوم ہو جاے اور جس صورت مین معلوم نہ ہو تو احوط یہہ ہے کہ اتنی تاخیر کرے کہ یقین حاصل ہو جاے کہ وادی عقیق مین پہونچ گئے ہین اور احوط یہ ہے کہ ذات عرق تک احرام مین تاخیر نہ کرے بلکہ ہمارے بعض علما ذات عرق تک دیر کرنے کو جائز نہین جانتے

[1] عقیق جس جگہہ کو سیل یعنی رود کا پانی کاٹ کر وسیع اور چوڑا کر دے اُسے عقیق کہتے ہین اور اس جنگل کی دو طرفین اور ایک وسط ہے طرف اول جو عراق کی جانب ہے مسلخ بسین و حاء مہملتین ہے جمع اس کی مسالح ہے اور اوسکے نیچے مقامات کو مسالح کہتے ہین اور خا معجمہ سے مسلخ ہے یعنی مقام اُتارنے کا . . . . . . اس واسطے کہ وہان احرام کے کپڑے اُتارے جاتے ہین — غمرہ یہان بھی عین مہملہ اور غین معجمہ دونون منقول ہین اور آخر وادی جو مکہ کے قریب ہے ذات عرق ہے اور وہ ایک قریہ یعنی گانون کا نام ہے ۱۲ مسالک

پس اوسی کے نور پر میل قرار دیے گئے اور خدا نے اوسے حرم گردانا اور روایتون سے بہت اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم نے میلہائے حرم کو اطراف کعبہ مین کھڑا کیا اور

پس اگر کوئی شخص بعد از استطاعت اور قبل گذرنے مدت مذکورہ کے فوت ہو جاوے تو
حج ساقط ہے۔

اور اگر بسبب تقیہ کے ذات عرق تک تاخیر کرنا چاہے تو قبل پہونچنے اوس کے
نیت احرام کی کرے اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور اپنے لباس کو نہ اتارے اور اگر
ہوسکے تو مخفی طور سے اُتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہن لے اور پھر
اس جامہ کو اُتار کر معمولی کپڑے اپنے پہن لیوے اور اس کے لئے فدیہ
دے جیسا کہ بیان اس کا آگے آئیگا۔ اور کپڑے احرام کے نہ پہنے تا وقتیکہ
ذات عرق مین نہ پہونچے اوس وقت احرام کے لباس کو پہنے اور ظاہر کرے
کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کی راہ طائف سے ہو میقات اوس کا
قرن المنازل ہے سلہ اور جو یمن کی راہ جاوے اوس کا میقات یلملم نام پہاڑ ہے سلہ۲

سلہ ۔ قرن المنازل بفتح قاف و سکون را۔
سلہ۲ ۔ یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور الملم بالف بھی کہا جاتا ہے مکہ سے دو مرحلے
یعنی دو منزل مسافت ہے۔ اہل ہند کا میقات کہ وہ جہاز پر جاتے ہین
یلملم ہے۔

جبرئیل علیہ السلام نے میلون کی جگہہ اونہین دکھلائی۔ پس حضرت رسول اللہ نے اُن میلون کی
تجدید کا حکم فرمایا اور بعد اس کے خلیفہ ثانی و ثالث و معاویہ نے تجدید کی۔ اُن میلون کی

اور جو شام کی راہ سے جاوے میقات اوس کا جحفہ[1] ہے۔ جان تو
کہ ان میقاتون کے مقامات کا علم حاصل کرنا بنا بر فتویٰ اور احتیاط
کے لازم ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان پر جو ان مکانون کے
جاننے والون سے دریافت کرنے کے بعد حاصل ہو اکتفا کرنا
بعید نہین ہے اور جس شخص کا گھر بہ نسبت ان میقاتون کے
مکہ سے نزدیک تر ہو تو اوس کا میقات وہی اوس کا مکان ہے[2] اور جو
شخص مکہ مین جانے کو ایسی راہ سے ہو کر گزرے کہ ان پانچون
میقاتون مذکورہ سے کسی پر گزر نہ کرے تو اوس کے حق مین
احتیاط یہہ ہے کہ وہ احرام باندہے اوس میقات کے مقابل
سے جو اُس سے قریب تر ہو اگرچہ دوسرے میقات سے زیادہ
دور ہو اور جب مقابل اوس میقات کے پہونچے کہ جو مکہ سے
قریب تر ہے بہ نسبت اوس میقات سے کہ جس سے احرام باندہا
تھا اوس کے محاذی پہونچکر پھر دوبارہ احرام باندہے اور اگر علم
محاذات کا ممکن نہ ہو تو ظاہراً مظنّہ کافی ہوگا اور بعض علما نے
کہا ہے کہ یہہ شخص ایسی جگہ سے احرام باندہے گا کہ پہلے اس سے

---

[1] جحفہ پہلے جیم مضموم پھر حاء حطی ساکن مدینہ سے سات منزل اور مکہ سے تین مرحلہ یعنے تین منزل ایک بستی کا نام ہے جو کہ اب ویران ہے ١٢۔

[2] اور اب تک وہ میل ظاہر ہین اور حدود کی نشانہین ہین اور مجموع اون کا چار فرسخ در چار فرسخ ہے — از مقامع تالیف آقا محمد علی کرمانشاہانی — ٢

میقات کی محاذات کا احتمال پیدا نہ ہو سکے اور ایسے شخص کے
بارہ مین احتیاط یہہ ہے کہ کسی میقات پر آنکر احرام باندہے۔ اور
جاننا چاہیے کہ جو شخص اپنے میقات مین احرام باندہنا بہول
جاے یا اور کوئی عذر عارض ہوا ہو پس بعد زوال عذر۔ کے اگر
ہو سکے تو میقات کو لوٹ جاے ورنہ اوسی جگہ سے یہان موجود ہے
احرام باندہے اور اسصورتین احتیاط یہہ ہے کہ جس قدر ہو سکے میقات
کی طرف لوٹے اور وہان سے احرام باندہے خصوصًا وہ حیض
والی عورت کہ جس نے بسبب جہل مسئلہ کے احرام کو میقات سے
ترک کر دیا ہو کہ جس کی بابت نص صریح وارد ہے اور شہید علیہ الرحمہ
اور بعض علما سے فتوے بھی اس بارہ مین نقل ہوا ہے قسم اور اگر
حرم مین داخل ہونے کے بعد عذر برطرف ہو تو اوسپر واجب ہے
کہ بشرط امکان حرم سے باہر جاے اور احرام باندہے اور
اگر ممکن نہ ہو تو اوسی جگہ سے احرام باندہ لے اور اگر احرام باندہنا
بہول جاے اور یاد نہ آوے یہان تک کہ تمام واجبات عمرہ کی
بجا لاوے اور پہر اوسے یاد آوے کہ احرام نہین باندہا تہا
تو اس صورت مین ایک جماعت علما نے اوس عمرہ کو باطل جانا
ہے اور بعض علما صحیح جانتے ہین اور یہہ قول بعید نہین ہے
اور قول اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص احرام کو عمدًا
ترک کردے اور تدارک اوس کا میقات سے ممکن نہو پس

قسم اور مطابق قواعد کے بھی ہے۔

اقوی یہہ ہے کہ وہ عمرہ فاسد ہے اگرچہ احوط یہہ ہے کہ جس جگہہ ممکن ہو احرام باندہ لے مثل سہو کنندہ کے اور عمرہ کو تمام کرے اور بعدازان بقصد قضا عمرہ بجا لاوے اور جاہل مسئلہ اگر ہو تو اقوی یہہ ہے کہ عمرہ اوس کا صحیح ہو گا۔ اور جاننا چاہیے کہ حدث اصغر و حدث اکبر سے پاک ہونا احرام کی شرط نہین ہے پس جنب اور حائض اور نفاس والی عورت کا احرام باندہنا صحیح ہے بلکہ غسل احرام حائض و نفسا کو مستحب ہے۔

مقصد تیسرا احرام کے واجبات کے بیان مین اور دیگر امور جو واجبات سے متعلق ہین اون کا ذکر۔

جاننا چاہیے کہ احرام مین تین چیزین واجب ہین۔ اول نیت یعنے ارادہ کرے باین طور کہ احرام باندہتا ہون مین عمرہ تمتع حجۃ الاسلام کا واسطے اطاعت و فرمان برداری خداوند عالم کے اور معنی احرام کے جیسا کہ بعض نے ذکر کیا ہے یہہ ہین کہ قصد کرے ترک امور ممنوعہ چند کا کہ جن کا بیان آتا ہے واسطے بجالانے افعال مقررہ کے کعبہ کیطرف متوجہ کرنیکے لئے دوسرے چار دفعہ تلبیہ کہنا اور صورت اوس کی بنابر احوط بلکہ اصح کے یہہ ہے۔ لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ

لکَ وَالمُلکَ لَاشَرِیکَ لَکَ - اور واجب ہے تصحیح کرنا ان فقرونکا
جس طرح کہ تصحیح تکبیرۃ الاحرام اور قرأت حمد و سورہ وغیرہ کی نماز
مین واجب ہے اور اِنّ کے الف کو بکسرہ اور الملک کے کاف
کو بفتح پڑہنا احوط ہے اور بعد الملک کے لک اگر دوبارہ کہا
جائے تو کچھ مضایقہ نہین - اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تلبیہ
نہ جانتا ہو تو سیکہنا اوس کا واجب ہے یا اور کوئی شخص اسکو
پڑہاتا جاوے اور اگر یہہ بھی ممکن نہ ہو تو ان کلمون کو جس طرح
اس سے ہو سکے ادا کرے اور ترجمہ بھی کہے اور اسکے
کہنے کے لیے دوسرا نائب بھی مقرر کرے -
تیسرے واجب ہے پہلے نیت اور تلبیہ سے احرام کے
دو کپڑے پہلے جن مین ایک سے زانو اور ناف کے درمیان
کا بدن ڈہانپے اور اوس کو لنگی کہتے ہین اور دوسرے
جس کو چادر کہتے ہین یہہ اتنی ہو کہ دونو کاندہون کو چہپا سکے -
اور جاننا چاہیے کہ ظاہر مشہور بین العلما یہ ہے کہ دو جامۂ
احرام کا پہننا اور سے پہنے ہوئے لباس کو اوتار ڈالنا شرط
احرام کی نہین ہے اگرچہ واجب ہے اور ظاہر قول بعض علما
کا یہ ہے کہ سلے ہوئے کپڑے کا اوتار ڈالنا شرط احرام ہے
پس احوط یہ ہے کہ نیت اور تلبیہ سے پہلے احرام کے کپڑے
پہن لے اور احرام کے ان دو کپڑون مین یہ بھی شرط ہے

کہ جائز الصلوٰۃ ہون پس کپڑے خالص ریشمی اور حرام گوشت
جانور کی کھال اور پارچہ نجس شدہ ایسی نجاست سے جو معفو
نہین کافی نہین ہو سکتے اسی طرح وہ لنگی کہ جس مین جلد بدن
دکھائی دے کافی نہین ہے اور احوط یہہ ہے کہ چادر مین بھی
اس امر کی رعایت رکھے کہ بہت باریک نہ ہو اور احوط پاک
کرنا دو جامۂ احرام کا ہے یا بدل ڈالنا اگر حالت احرام مین نجس
ہو جائین بلکہ احوط ہے کہ بدن سے نجاست دور کرنے مین
بھی جلدی کرے اور ایک جماعت علما نے خالص ریشمی
کپڑے مین عورتون کو احرام باندھنے کی ممانعت فرمائی ہے
اور یہہ ممانعت قوت سے خالی نہین ہے اور احوط بھی ہے
بلکہ بعض نے تصریح کی ہے کہ عورت تمامی حالات احرام
مین احوط یہہ ہے کہ خالص ریشمی نہ پہنے اور نیز احوط ہے کہ
لباس احرام جنس پوست سے نہ ہو اس لئے کہ عرف عرب
مین چمڑے پر کپڑا صادق نہین آتا اور اسی طرح چاہیے
کہ جامۂ احرام بُنا ہوا ہو مثل نمدہ کے مالیدہ نہو۔

مقصد چوتھا احرام کے متروکات مین یعنی وہ چیزین جو حالت احرام مین ترک کیجاتی ہین۔

جب جانا تو نے کہ حقیقت احرام کی انسان کا اپنے نفس کو پابند

کرناہے اون چند امور کے ترک پر جو مذکور ہونگے پس معرفت
اور پہچان اون امور کی ضرور ہے بلکہ احرام کی نیت سے پہلے
دریافت کر لینا اون کا احوط ہے تاکہ اون سے باز رہنے کا
قصد کرے البتہ بروقت نیت احرام تفصیل وار اون امور کا
ذہن مین لانا لازم نہین ہے اور وہ چند امر ہین - پہلے شکار
کرنا جنگلی وحشی جانور کا مگر جس حالت مین کہ اوس سے اذیت
کا خوف ہو تو شکار کرنا جائز ہے اور نیز حرام ہے شکار کا گوشت
کھانا اور نگاہ رکہنا جنگلی جانور کا ہر چند کہ محرم احرام سے پہلے
مالک اوس کا ہوا ہو اور ہمراہ اپنے لایا ہو اور حرام ہے کسی
نوع کی اعانت و مدد کرنی جنگلی جانور کے شکار کنندہ کی - اور
دریائی جانور کے شکار کرنے کا کچھہ مضایقہ نہین اور مراد اوس سے
وہ جانور ہے جو انڈے بچے دریا مین دیتا ہو اور پالتو جانور
مثل مرغ خانگی اور گاے بکری بہیڑ اونٹ کا شکار جائز
ہے اور جن جانورون کا شکار حرام ہے اون کے بچون کا
شکار کرنا یا انڈون کو اوٹہا لینا بہی حرام ہے اور اگر محرم کسی
شکار کو ذبح کرے تو مشہور یہ ہے کہ وہ محرم اور محل جو احرام
باندہے نہ ہو دونو کے لئے مردار ہو جائے گا - اور ملخ یعنی
ٹڈے حکم مین جنگلی شکار کے ہے -

دوسرے عورتون سے جماع کرنا اور بوسہ لینا اور دست بازی

کرنا اور شہوت سے اوس کی طرف دیکھنا بلکہ کسی طرح کا نفع اور
لذت اوٹھانا اوس سے حرام ہے اور واضح ہو کہ اگر کوئی شخص
حالت احرام مین عمداً نہ ازراہ فراموشی یا جہل مسئلہ کے عورت
یا مرد کے ساتھہ جماع کرے دخول خواہ قبل مین ہو یا دبر مین پس
عمرہ مین سعی سے پہلے یہہ فعل واقع ہوا ہو تو عمرہ اوس کا
فاسد ہے اور ایک اونٹ کفارہ دینا لازم ہے مگر چاہئے کہ
اس عمرہ کو تمام کرے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے اور اگر عمرہ
تمتع ہو تو اوس کو حج سے پہلے بجا لاوے گا اور اگر وقت
تنگ ہو تو حج اوس کا حج افراد ہو جائیگا پس بعد حج کے
عمرۂ مفردہ بجالاے اور آیندہ سال مین حج کا اعادہ کرنا
احوط ہے اور اگر بعد سعی کے ایسا فعل کیا ہو تو صرف وہی ایک
اونٹ کفارہ دینا لازم ہے اور اگر حج کے احرام مین جماع
کیا ہو اگر یہہ فعل وقوف عرفہ و مشعر سے پہلے سرزد ہو تو
اجماعاً حج اوس کا باطل ہے - اور واجب ہے کہ اس حج
کو تمام کرے اور سال آیندہ قضا اوس کی بجالاوے - اور
بنابر اشہر اسی طرح حج باطل ہے اگر بعد از وقوف
عرفہ اور قبل مشعر کے ایسا فعل وقوع مین آوے اور اگر بعد
وقوفین یعنے وقوف عرفات و مشعر کے کہ ہنوز پانچ شوط
طواف کے بجا نہ لایا ہو اور جماع کرے تو حج اوس کا صحیح ہے

اور وہی اونٹ کفارہ مین دینا لازم ہے اور اگر پانچ شوط کے بعد
جماع کیا ہو تو بنا بر اشہر واظہر کے کفارہ دینا لازم نہین ہوگا
اگرچہ بنا بر احوط کے اس صورت مین بھی کفارہ دینا چاہیے
اور عورت کے بوسہ لینے کے کفارہ مین اختلاف ہے۔
بعض علما نے کہا ہے کہ اگر از روے شہوت کے بوسہ لیا ہے
تو ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر از روے شہوت کے نہین
تو ایک گوسفند دیوے اور بعض عالم دونو صورتون مین ایک
شتر کفارہ مین دینا کہتے ہین اور یہہ احوط ہے بلکہ خالی از
قوۃ نہین ہے اور اگر عمدًا کسی عورت اجنبی کی طرف دیکھنے
سے انزال ہو جاوے تو احوط یہہ ہے کہ ایک اونٹ دے
اگر ممکن ہے ورنہ ایک گاے کفارہ دینا چاہیے اور یہہ بھی
نہ ہو سکے تو ایک گوسفند دیوے اور اگر اپنی زوجہ کی طرف
نگاہ کرے اور انزال ہو جاوے تو مناسب ہو یہ ہے کہ ایک اونٹ
کفارہ دے۔ اور اگر کوئی شخص از روے شہوت کے مساس
کرے بغیر اس کے کہ انزال ہو تو اسکو ایک شتر کفارہ دینا لازم ہوگا۔

تتمہ عقد نکاح کرنا کسی عورت سے اپنے لیے یا کسی
غیر کے لیے وہ شخص محرم ہو یا محل اور اسی طرح گواہ ہونا کسی کے

عقد مین یا گواہی دینا ہر چند یہہ شخص غیر حالت احرام مین متحمل اس
گواہی کا ہو چکا ہو اور احوط یہہ ہے کہ کسی عورت سے خواستگاری
بھی نہ کرے لیکن زن مطلقہ رجعیہ کی طرف رجوع کرنا کچھہ عیب
نہین رکھتا اور اسی طرح کچھہ قباحت نہین ہے خریدنا کنیز کا
اگرچہ بعد فراغ احرام وہ لونڈی واسطے اوٹھانے فائدہ کے
خریدی جاوے البتہ اگر احرام کی حالت مین فائدہ اوٹھانا اوس سے
مقصود ہو تو احوط یہہ ہے کہ اس ارادے سے مول نہ لیوے
بلکہ اس صورت مین بعض علما نے یقین حرمت کا کیا ہے اور
احوط یہہ ہے کہ مالک کنیز سے استدعا نہ کرے کہ وہ شخص
اپنی کنیز کو اوسپر حلال کردے بلکہ قبول تحلیل مین بھی احتیاط
چاہئے - جاننا چاہیے کہ جو شخص حالت احرام مین کسی
عورت کا عقد محرم کے ساتھہ پڑھ دیوے اور وہ محرم اوس
عورت سے دخول کرے پس ہر ایک کو ان دونو مین سے
ایک ایک اونٹ کفارہ دینا لازم ہے اور اگر مجامعت نہ کرے
تو پھر کسی پہ کفارہ لازم نہ ہوگا اور اسی طرح اگر عقد پڑہنے
والا محل ہو اور جس کا عقد پڑھے وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول
کرے تو عقد پڑہنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر عقد
پڑہنے والا اور عورت بھی دونو محل ہون مگر عورت جانتی ہو کہ
جس کے ساتھہ عقد ہوتا ہے وہ حالت احرام مین ہے اور

محرم اوس عورت سے جماع کرے تو ان سب پر کفارہ لازم ہوگا
چوتھے استمنا یعنے منی نکالنا ہاتھ سے خواہ دوسری
طرح سے ہرچند کہ تصور اور خیال کرنے سے منی نکالے اور
اور جان تو کہ بعض نے انزال منی کو باستمنا مثل جماع کے
مفسد جانا ہے اور بعضون نے وہی صرف ایک اونٹ کفارہ
دینے کو واجب جانا ہے ۔
پانچوین استعمال طیب یعنے سونگھنا خوشبوؤن کا مثل مشک
وزعفران وکافور وعود اور عنبر کے یا خوشبو کا بدن پر ملنا یا کھانا
یا پہننا ایسی چیز کا کہ خوشبودار تھی اور ابھی اثر اوس کا باقی ہو اور اگر
خوشبودار شئے کے کھانے یا پہننے کی ضرورت پڑے تو دماغ
کو بند کرلے اور احوط بلکہ خالی از قوۃ نہین ہے کہ ریاحین یعنے
گیاہ خوشبو اور پھولون کے سونگھنے کو بھی واجب ہے کہ ترک
کرے اور غایت احتیاط یہ ہے کہ خوشبودار میوے مثل سیب
اور بہی وغیرہ بھی نہ سونگھے اگرچہ کھانا اس قسم کے میوونکا مضر نہین
ہے جیسا کہ ظاہر بعض احادیث کا ان دونو مطلبون پر دلالت
کرتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ خلوق کعبہ جس سے کعبہ کو خوشبو
کرتے ہین وہ خوشبو کے حکم سے مستثنیٰ ہے مگر چونکہ
مصداق مین اوس کے اشتباہ ہے لہذا ترک اس کا بھی
احوط ہے اور نیز مستثنیٰ ہے وہ خوشبو جو ما بین صفا و مروہ

عطاروں کے بازار سے گزرتے وقت ناک بند کرے
مگر اجتناب کرنا اس سے بھی احوط ہے۔ اور خوشبو سونگھنے
کے کفارہ میں ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیے اور احوط بلکہ اقوی
یہہ ہے کہ محرم کو بوسے بد سے دماغ بند کرنا حرام ہے البتہ
جہان بدبو ہو وہان سے دوڑ کر گزر جانا مضایقہ نہین رکھتا۔
چھٹے سلا ہوا لباس پہننا یا جو چیز مشابہ سلی ہوئی کے ہو مثل
لبا سہا سے نمدہ کے بصورت بالاپوش یعنے بارانی و کلیجہ
و ٹوپی وغیرہ کے بنلتے ہین اور مطلق سلی ہوئی چیز سے
اگرچہ بہت ہی کم سلی ہو حتی کہ ہمیانی سے کہ روپے اوس مین
رکھکر کمر مین باندہ لیتے ہین پرہیز کرے مگر اقوی یہہ ہے کہ
ہمیانی کا کمر مین باندہنا جائز ہے اور بہتر یہہ ہے کہ اس تدبیر
سے باندہے کہ جس مین گرہ نہ لگے اور جو چیز کسی مرض یا فتق
کے لئے مثل لنگوٹ سیکر باندہ لیتے ہین تو اوس سے بھی
اجتناب احوط ہے مگر یہہ کہ اس کی ضرورت آپڑے تو اس لئی
باندہ سکتا ہے اور اس صورت مین احتیاط یہہ ہے کہ فدیہ
دیکر استعمال کرے مثلاً اگر کسی کو لباس دوختہ کے پہنے کی
احتیاج ہو تو اوسے لازم ہے کہ ایک گوسفند فدیہ دے اور
احوط یہہ ہے کہ احرام کے لباس خصوصاً چادر مین گرہ نہ دیوے
اور نہ گھنڈی لگاوے اور نہ لکڑی یا سوئی سے دونو پلے چادر کے

ملا لیوے۔ اور واضح ہو کہ سلی ہوئی چیز کا پہنتا بنا بر مشہور کے
خاص مرد کو حرام ہے پس جائز ہے عورت کے لیئے پہنا سلی
ہوئی چیز کا مگر فقہا زین کہ اس سے اگلے زمانہ مین ایک چیز تھی
کہ عرب کی عورتین حفاظت سرمایہ کے لئے مثل دستانونکے
روئی بھر کر بناتی تھین احوط بلکہ اقوی اوس سے اجتناب
کرنا ہے۔
ساتوین سیاہ سرمہ لگانا کہ جس مین زینت ہو اگرچہ
فی الحال کوئی زینت اوس سے مقصود نہ ہو اور مطلق سرمہ سے
خواہ سیاہ ہو یا غیر سیاہ اگر بقصد زینت ہو پرہیز کرنا احوط ہے۔
آٹھوین آئینہ دیکھنا اور بعض علما نے تصریح فرمائی ہے کہ
احتیاطاً عینک لگانی بھی ترک کردے مگر ضرورت کے وقت
اور اسی طرح صاف پانی مین منہ بھی نہ دیکھے اور اقوی یہہ ہے
کہ یہہ دونو جائز ہین۔
نوین۔ موزہ وچکمہ وجراب کا پہننا یا جوشئے کہ تمام پشت پا
کو چھپالے اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ چھپانا تھوڑے
سے پشت پا کا مثل ڈہاپنے کل کے ہے مگر مقام بند نعلین
مستثنی ہے اور دلیل اس کی ظاہر نہین ہے الا یہہ کہ احتیاط
بہتر ہے اور جس حالت مین نعلین نہ ہون اور موزے سے پہننے
کی ضرورت ہو تو احتیاط یہہ ہے کہ اون موزون کے منہ کو

سامنے سے پھیر دے۔

دسوین۔ فسوق ہے مراد فسوق سے جھوٹ بولنا ہے اور بعض علمانے سباب یعنے زشت کلامی وگالی دینے کو داخل فسوق کیا ہے اور بعض نے مفاخرت کو سباب کی طرف راجع کیا ہے اس لئے کہ نتیجہ مفاخرت یہہ ہے کہ خود اپنے لئے تو اظہار فضائل اور غیر سے ان فضائل کا سلب وانکار یا یہہ کہ ثابت کرنا رذائل کا غیر کے لئے اور اپنے سے سلب رذالت اور ان سب کی حرمت مین کوئی شبہ نہین ہے۔

گیارہوین۔ جدال ہے اور وہ قسم کھانی باین طور کہ جھگڑے کے وقت لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہ ہے کہ مطلقاً ہر طرح کی قسم کھانی اس مین شامل کیجاے اور محرم کو مقام ضرورت مین یا اثبات حق یا نفی باطل کے لئے قسم کھانی جائز ہے۔

اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر جدال صادق ہو اور تین بار سے کم زبان پر جاری ہو تو اوس کے لئے استغفار کافی ہے اور تین مرتبہ مین ایک گوسفند کفارہ ہے اور قسم دروغ کے بارہ مین مشہور یہہ ہے کہ پہلے مرتبہ مین ایک گوسفند۔ اور دوسرے مرتبہ مین ایک گاے اور تیسرے مرتبہ مین ایک اونٹ کفارہ دیا جاے۔

بارہوین۔ مارنا اون جانورون کا جن کا مسکن بدن یا لباس ہے

مثل جون یا پسو یا چچڑی کے جو اونٹ کے بدن مین رہتی ہے
اور اسی طرح منع ہے اوٹھا کر پہنکدینا صرف جون اور پسو کا اسلئے
کہ پہنکدینا چیچڑی کا بے اشکال ہے اور کچھ عیب و منع نہین
بلکہ جون اور پسو کو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھدینا جبکہ موضع
اول اوس سے کے لئے محفوظ تر ہو تو بھی منع ہے -
تیرہوین - انگوٹھی پہننا ہاتھہ مین زیبایش کے لئے اور بقصد
استحباب کچھہ مضائقہ نہین رکھتا اور بعض علمانے تصریح کی ہے
کہ بحالت احرام بقصد زینت مہندی لگانا حرام ہے بلکہ قبل
از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ تا زمانہ احرام اثر مہندی کا باقی رہیگا -
اور بعضون نے صرف احتیاط کی ہے کہ بغیر قصد زینت کے بھی
مہندی نہ لگاے -
چودہوین - بقصد زیبایش زیور پہننا عورت کا مگر جس زیور کے
احرام سے پہلے ہمیشہ پہننے کی عادت رکہتی ہو تو اوس کا پہنے
رہنا اور احرام کے لئے نہ اوتارنا کچھہ مضایقہ نہین رکھتا لیکن
یہہ کہ قصداً اوس زیور کو شوہر اور غیر مردون پر ظاہر نہ کرے -
پندرہوین - بنابر احوط بلکہ اقوی تیل ملنا بدن پر اگرچہ وہ تیل
خوشبودار نہ ہو مگر حالت ضرورت مین ملنا تیل کا منع نہین ہے -
سولہوین - ازالہ مو یعنے دور کرنا بالون کا اپنے بدن یا کسی
غیر کے بدن سے اور وہ غیر شخص محل ہو یا محرم حتے کہ ایک بال بھی

بدن سے جدا نہ کرے مگر ضرورت مین مثل اس کے کہ بکثرت
جون پڑ جائین یا درد سر عارض ہو اور آنکھہ بال جسے ہندی مین
پروال[1] کہتے ہین جب اذیت دیتا ہو تو اوکھاڑ دینا اوس کا منع
نہین اور اگر بوقت وضو بلکہ غسل کرنے مین جو بال بے قصد
اوکھڑ جاوے اوس کا کفارہ نہ ہوگا۔ اور فدیہ سر منڈانے کا
اگرچہ ضرورۃً ہو ایک گوسفند ہے یا تین روزے رکھنا یا دس
مد دس مسکینون کو صدقہ دینا اور بعض علما نے فرمایا ہے
کہ بارہ مد چھ مسکینون کو صدقہ دے اور مقتضاے احتیاط
یہہ ہے کہ اس صورت مین فدیہ کے لئے گوسفند اختیار کرے
اور اسی طرح احوط بلکہ اقوی یہہ ہے کہ کفارہ مذکور دینا چاہئے
جبکہ اپنے دونو بغل کے بالون کا ازالہ کرے بلکہ ایک بغل کے
بالون کا بھی اور اگر کوئی شخص اپنے سر یا ڈاڑہی پہ ہاتھہ پھیرے
اور ایک یا دو بال گر جائین تو مٹھی بھر گیہون صدقہ دیوے۔
سترہوین ۔ مرد کو چھپانا اپنے سر کا حتی کہ کیچڑ یا مہندی
سر پہ رکھنا یا اور کسی چیز کا سر پہ اوٹھانا بنا بر احوط کے
اور احوط و اولی یہہ ہے کہ سر کو بعض اعضاء بدن مثل ہاتھہ سے
بھی نہ چھپاوے یعنے ہاتھہ بھی سر پہ نہ رکھے اگرچہ اظہر جواز

---

[1] پروال مرض ہے کہ آنکھہ مین بال اونچ آستے ہین یعنی بھیر یا پوٹون کے اندر ۱۲ مترجم

اس کا ہے اور دونو کان بظاہر سر مین محسوب ہین اور بعض
سر یعنے کچھہ حصہ سر کا تمام سر کے حکم مین ہے مگر یہہ کہ مشک کا
تسمہ سر پہ رکھنا یا درد سر کے لئے رومال سر پہ باندہ لینا مستثنی
ہے اور اشہر واظہر مرد کو چھپانا منہ کا جائز ہے اور قول اسکی
ممانعت مین شاذ ہے اور سر ڈہاپنے کے حکم مین ہے ارتماس
یعنے سر کو پانی یا کسی بہنے والی چیز مین ڈالنا۔ اور مخفی نرہے
کہ سر چھپانے کا فدیہ ایک گوسفند ہے اور احوط یہہ ہے
کہ جتنے مرتبہ سر کو چھپاے اوتنے ہی گوسفند فدیہ دے
خصوصاً جبکہ بلا عذر یا اوقات مختلفہ مین سر کو ڈہاپے۔
اٹھارہوین۔ عورت کا نقاب وغیرہ سے اپنے منہ کو چھپانا
اور اسی طرح سے بعض اجزاء منہ کا ڈہانپنا لیکن اس قدر
جو نماز کے لئے سر چھپانے مین باب المقدمہ منہ کی اطراف سے
چھپ جائین تو مضایقہ نہین لیکن چاہئے کہ نماز کے بعد پورا
اوسے کہولدے۔ اور نامحرم سے منہ چھپانے کے لئے
عورت کو جائز ہے کہ جو چیز از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑہے
ہے اوس کے سرے کو ناک کے برابر بلکہ ٹہوڑی تک کہینچلے
مگر بعض علماء واجب جانتے ہین کہ اوس چادر کو ہاتہہ یا لکڑی
سے اپنے منہ سے جدا رکہے تاکہ از قبیل نقاب نہ ہوجاے م
تو ایک گوسفند کفارہ ہوگا اور یہہ قول احوط ہے بلکہ قوۃ سے

م۔ اور اگر نقاب منہ سے ملصق ہو جاوے

خالی نہین ہے۔

اونتیسوین۔ سایہ قرار دینا مرد کا بالاے سر اپنے منزل چلتے مین مثل ہودج وچھتری وغیرہ کے خواہ سوار ہو یا پیادہ علے الاحوط اور احتیاط یہہ ہے کہ پہلوسے محمل اور جو چیز کہ بالاے سر اس کے نہ ہو تو اوس کی چھایا نو مین بھی راہ نہ چلے اگرچہ محمل وغیرہ کے سایہ مین کہ مقابل سر کے نہ ہو راہ چلنے کا جواز خالی از قوۃ نہین ہے اور منزل پہ پہونچکر یہہ شخص اپنے کاروبار کے لئے آمدورفت کرنے مین سایہ مین چلے تو جائز ہے مگر یہہ کہ بیٹھے نہین لیکن خاص آمدورفت کے وقت بھی اگر سایہ سے احتیاط کرے تو بہتر ہے اور حالت ضرورت مثل شدت گرمی یا سردی یا بارش مین سایہ کر لینا جائز ہے لیکن کفارہ بھی چاہیے اور عورتون بلکہ بچون کے لئے سایہ کرنا بلا کفارہ جائز ہے اور فدیہ سایہ کرنے کا ایک گوسفند ہے اور احوط ہے کہ جتنے دن سایہ کیا ہو ایک دن کیلئے ایک گوسپند دے۔

تیسوین۔ خون نکالنا خاص اپنے بدن سے ہے اور اگر یہ جانتا ہو کہ بدن کہجانے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا باوجود اس کے کہجاے یا مسواک کرے تو موجب کفارہ کا ہوگا اور ضرورت مین خون نکالنا جائز ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گوسفند ہے اور بعضون نے ایک

مسکین کا کہانا دینا تجویز کیا ہے۔

اکیسوین۔ ناخون کاٹنے اگرچہ کچھہ تہوڑا سا ناخون کاٹا جای مگر یہہ کہ اذیت دیتا ہو مثلاً تہوڑا ناخون تو الگ ہو گیا ہے اور کچھہ لگا ہوا ہو اگر وہ باقی ماندہ ایذا دیتا ہو تو اوسے کاٹ ڈالے۔ اور اوس کے فدیہ مین ایک مد گیہون دیوے چنانچہ سارے ناخونکا فدیہ بھی وہی ایک مد ہے اور اگر سارے ہاتہہ پاؤن کے ناخون ایک ہی جلسہ مین کاٹے تو ایک گوسپند فدیہ دینا چاہیے اور اگر ہاتہون کے ناخون تو جدا ایک جلسہ مین اور پانو کے علیحدہ دوسری مجلس مین کاٹے جائین تو دو گوسپند دینے لازم ہین۔

بائیسوین۔ دانت اوکہاڑنے اگرچہ خون نہ نکلے اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گوسپند ہے اور یہہ احوط ہی

تیئیسوین۔ اوکہاڑنا اوس درخت یا گہاس کا جو حرم مین اوگی ہو مگر جس صورت مین کہ اوس کی زمین ملکیت یا مکان اقامت مین اوگی ہو یا خود اوس نے اوسے بویا ہو تو پھر اوکہاڑنا اسکا منع نہین ہے اور گیاہ معروف اذخر اور درخت میوہ دار اور درخت خرما اس سے مستثنیٰ ہے یعنے اوکہاڑنا ان کا جائز ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اوکہاڑے تو ایک جماعت علمانے فرمایا ہے کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے کفارہ دے گا

اور اگر چھوٹا سا درخت ہو تو ایک گوسپند دیوے اور اگر کوئی
شاخ وغیرہ توڑ ڈالے تو قیمت اوس کی کفارہ مین دے اور
گھانس کے اوکھاڑنے مین سواے استغفار کے اور کچھہ کفارہ
نہین ہے اور جائز ہے کہ حرم مین اپنا اونٹ ہری گھانس
چرنے کو چھوڑ دے مگر آپ اوس کے لئے گھاس نہ کاٹے
اور جاننا چاہیے کہ یہہ حکم حرم کی گھاس اوکھاڑنے کا محرم کے
ساتھہ مخصوص نہین ہے بلکہ خواص حرم سے ہر فرد بشر کیلئے
ثابت ہے اور اگر بطور متعارف راہ چلنے سے کچھہ اجزا حرم کی
گھاس کے ٹوٹ جائین تو کوئی قباحت نہین ہے۔
چوبیسوین۔ ہتیار باندہنے مثل تلوار وغیرہ یا جو چیز سامان
حرب یا آلہ حرب سے ہو مگر ضرورت کے وقت ہتیار لگانے جائز
ہین اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ مثل زرہ و خود و مانند
اس کے جو آلات حفاظت سے ہین نہ آلات دفع سے یہہ
بھی داخل اسلحہ ہین اور احوط یہہ ہے کہ ہتیارون کو اپنے ساتھہ
بھی نہ رکھے ہر چند کہ بدن پر اون کو نہ لگایا ہو واللہ العالم۔

فصل دوسری

بیان مین طواف عمرہ کے اس مین معصد ہین

مقصد پہلا بیان مین ان اعمال مستحبہ کے جن کا مکہ معظمہ اور مسجد الحرام مین داخل ہونے تک تا زمان ارادہ طواف بجالانا چاہئے

جان تو کہ جب محرم حرم مکہ مین پہونچے تو سنت ہے کہ اونٹ سے نیچے اترے اور حرم مین داخل ہونے کے لئے غسل کرے اور پا برہنہ جوتیون کو ہاتھہ مین لے اور اس عنوان سے حرم مین داخل ہو حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص بواسطہ تواضع و فروتنی نسبت حق تعالی کے اس ہیأت کو اختیار کرے تو خداوند عالم لاکھہ گناہ اوس کے مٹا دیتا ہے اور لاکھہ نیکیان اسکے لئے لکھتا ہے اور لاکھہ حاجتین اوس کی بر لاتا ہے اور حرم مین داخل ہونے وقت یہہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَکَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ وَّفَجٍّ عَمِیْقٍ سَامِعًا

لِنِدائِکَ وَمُسْتَجِیباً لَکَ مُطِیعاً لِاَمْرِکَ

وَکُلُّ ذٰلِکَ بِفَضْلِکَ عَلَیَّ وَاِحْسانِکَ اِلَیَّ فَلَکَ

الْحَمْدُ عَلیٰ ما وَفَّقْتَنِی لَہُ اَبْتَغِی بِذٰلِکَ الزُّلْفَۃَ

عِنْدَکَ وَالْقُرْبَۃَ اِلَیْکَ وَالْمَنْزِلَۃَ لَدَیْکَ

وَالْمَغْفِرَۃَ لِذُنُوبِی وَالتَّوْبَۃَ عَلَیَّ مِنْہا بِمَنِّکَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ

بَدَنِی عَلَی النّارِ وَآمِنِّی مِنْ عَذابِکَ

وَعِقابِکَ بِرَحْمَتِکَ یا اَرْحَمَ الرّاحِمِینَ۔

اور مستحب ہے کہ اگر ہو سکے تو مکہ معظمہ مین داخل ہونے کیلیے دوسرا غسل بھی کرے اور جس وقت مکہ معظمہ مین داخل ہو تو آرام تن اور اطمینان دل کے ساتھہ داخل ہوا اور چاہیے کہ جو راہ بالاے مکہ واقع ہے اوس راہ سے داخل ہو مگر بعض علما نے فرمایا ہے کہ یہہ حکم مخصوص اون لوگون کے لیے ہے جو مدینہ منورہ سے جاتے ہین اور بعض علما نے غسل مسجد الحرام[1] مین داخل ہونیکے

[1] مسجد الحرام ہر چار طرف خانہ کعبہ کی وہ صحن کعبہ جسمین طواف کیا جاتا ہے اور باقی صحن اور دالان گرد کعبہ بھی ۱۲ مترجم

لئے ہی ذکر کیا ہے اور چاہیے کہ مسجد الحرام مین باب بنی شیبہ[1] سے
داخل ہو اور کہتے ہین کہ فی الحال وہ دروازہ باب السلام کے برابر
واقع ہے اور چاہیے کہ جب باب السلام سے اندر جاوے تو سیدھا
ستونون تک چلا آوے اور بکمال خشوع و خضوع و اطمینان
قلب و آرام بدن کے ساتھہ در مسجد پر کھڑا ہو اور یہہ کلمات جو
حدیث مین وارد ہوئے ہین کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَکَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ

[1] باب بنی شیبہ فی زمانیہ دروازہ مقابل باب السلام کے مسجد مین داخل ہے اور علت استحباب یہان سے داخل ہونیکی یہہ ہے کہ ہبل بضم ہا و فتح بای موحدہ جو کہ بتون مین بہت بڑا بت تہا وہ زیر عتبہ یعنی زیر چوکہٹ باب بنی شیبہ کے مدفون ہے اور جب وہان سے داخل ہو تو پانون سے اوسی کہوندتا اور رگڑتا ہوا جاے۔ اور شیخ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ ہم نے سنا ہے کہ یہہ دروازہ یعنی باب بنی شیبہ فی زماننا باب السلام کے نام سے پکارا جاتا ہے اور سزاوار ہے جاننا اس بات کا کہ بتحقیق یہ دروازہ فی الحال غیر معلوم ہے اسواسطے کہ مسجد زیادہ کی گئی ہے یعنی بڑہائی گئی ہے لیکن اندر داخل ہونے مین رعایت کیجا اوس دروازہ سے جو فی زماننا معین ہے پس بنابر اسکے چاہیے کہ اول داخل ہو باب السلام سے جو اس نام سے اب بہی مشہور و معروف ہے ۱۲

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ یہہ دعا پڑھے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَعَلٰى اللّٰهِ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ

عليهم السلام

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَعَلٰی اَنْبِیَآئِکَ

وَرُسُلِکَ وَسَلِّمْ عَلَیْھِمْ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ وَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ

الْاِیْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْھِکَ اَلْحَمْدُ

لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَّفْدِہٖ وَزُوَّارِہٖ وَجَعَلَنِیْ

مِمَّنْ یَّعْمُرُ مَسَاجِدَہٗ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یُّنَاجِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ فِیْ بَیْتِکَ وَعَلٰی کُلِّ مَاْتِیٍّ

حَقٌّ لِمَنْ اَتَاہُ وَزَارَہٗ وَاَنْتَ خَیْرُ مَاْتِیٍّ وَاَکْرَمُ

مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَبِاَنَّکَ

وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِبَيْتِهٖ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ
يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا رَحِيْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ
تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ
فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ بعد اس کے تین بار کہے
اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ پھر کہے وَاَوْسِعْ عَلَيَّ
مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ شَيَاطِيْنِ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بعد اس کے
مسجد مین داخل ہو اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بعد اس کے ہاتھون کو
اوٹھاوے اور کعبہ کی طرف منہ کرے اور یہہ دعا پڑہے ۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ اَوَّلَ مَنَاسِكِيْ اَنْ تَقَبَّلَ

تَوْبَتِیْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَاَنْ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَہُ الْحَرَامَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ

اَنَّ ھٰذَا بَیْتُکَ الْحَرَامُ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ

وَاَمْنًا مُّبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُکَ

وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ

وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُطِیْعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ

اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْفَقِیْرِ اِلَیْکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ

وَمَرْضَاتِکَ پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَظَّمَکِ وَشَرَّفَکِ وَکَرَّمَکِ

وَجَعَلَکِ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَکًا

وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ۔

اور جس وقت حجر الاسود[1] کو دیکھے منہ اوس کی طرف کرکے کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِہٖ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ

---

[1] حجر الاسود سیاہی مائل ایک پتھر ہے خانہ کعبہ کے بیرونی کونہ مین ۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب حجر الاسود جنت سے اوترا ہے تو دودہ سے زیادہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِوَعْدِكَ وَصَدَّقْتُ رُسُلَكَ وَاتَّبَعْتُ كِتَابَكَ - پس آہستہ آہستہ روانہ ہو اور خوف خدا سے قدمون کو کوتاہ رکہے جب حجر الاسود کے نزدیک پہونچے تو ہاتہون کو اوٹہائے اور حمد وثنا الٰہی بجالاوے اور محمد وآل محمد پر صلوات بہیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ہاتہون اور منہ اور بدن کو حجر الاسود سے مس کرے اور اوس کا بوسہ لے اور اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتہہ سے چہولے اور اگر چہو بہی نہ سکے تو اشارہ کرے اور کہے - اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّيْتُهَا وَمِيْثَاقِیْ

اور نیز منقول ہے کہ حجر الاسود سفید تہا پس بنی آدم کے گناہون نے اوسی سیاہ کر دیا اور نیز منقول ہے کہ حجر الاسود سفیدی مین دودہ سے زیادہ تر سفید تہا پس اگر جاہلیت کے پلید ہاتہہ اسے مس نہ کرتے تو جو بیمار مرض حجر الاسود کو مس کرتا فوراً شفا پاتا ۱۲ - اور نیز منقول ہے کہ حجر اسود بڑے فرشتون مین سے ایک فرشتہ تہا پس جبکہ خدا تعالیٰ نے فرشتو نسے عہد و میثاق لیا تو پہلے یہی فرشتہ ایمان لایا اور اسی نے خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا پس بنادیا اوسے اللہ نے امین اپنی تمام مخلوقات پر اور نگلوا دئے میثاق اسے اور سپرد کئے میثاق اسکے پاس اور حکم ہوا مخلوق کو کہ وہ ہر سال عہد و میثاق اپنا کہ جو خدا اون سے لے چکا ہے اسکے پاس تجدید کرتے رہین بعد اس کے خدا نے اس فرشتہ کو آدم ع کے ساتہہ جنت مین رکہا کہ ہر سال آدم ع کو یاد دلاتا تہا وہ میثاق پس جبکہ آدم ع نے ترک اولیٰ کیا اور جنت سے نکالے گئے تو بہلا دیا اللہ نے وہ عہد اور کردیا اوہین حیران پس جب

تعاهدته لتشهد لی بالموافات اللهم تصدیقا

بکتابک وعلی سنة نبیک صلواتک علیه وآله

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له

وان محمدا عبده ورسوله آمنت بالله وکفرت

بالجبت والطاغوت واللات والعزی وعبادة

الشیطان وعبادة کل ند یدعی من دون الله

اور اگر ساری دعا نہ پڑھ سکے تو جس قدر ممکن ہو اوسی قدر پڑھے

لہ خدا نے توبہ آدمؑ کی قبول کی تو بدل دیا اوس فرشتہ کو بصورت صفید موتی کے اور پہینک دیا اوسے جنت سے پاس آدمؑ کے زمین ہند مین جبکہ آدمؑ نے اوسے دیکھا تو اوس سے انس کرنے لگے حالانکہ زیادہ اوس سے اور کچھ نہین پہچانتے تھے کہ یہ ایک جوہر ہے پس گویا کیا اللہ نے اوسے اور کہنے لگا کہ اسے آدم آپ مجھے پہچانتے ہو۔ فرمایا کہ نہین ۔ کہا اوس نے کہ غلبہ کیا اور بہلا دی آپ کو یاد پروردگار کی بعد اس کے بدل گیا اوسی اپنی پہلی صورت پر جو جنت مین آدمؑ کے ساتھہ تہی پس کہنے لگا آدمؑ سے کہ کہان ہے وہ عہد و میثاق پس یاد آگیا آدمؑ کو وہ میثاق اور روئے اور عہد و میثاق پر پھر اقرار کیا بعد اس کے بدل دیا اللہ نے ایک سنگ سپید چمک دار شفاف اور اوٹھا لیا آدمؑ نے اوسے اپنے اوپر از راہ تعظیم کے اور جب حضرت آدمؑ تھکتے تھے تو اوٹھا لیتے تھے اوسے جبرئیلؑ یہان تک کہ لائے اوسے مکہ مین اور ہر وقت اوس سے انس کرتے تھے

اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدَیَّ وَفِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سَعْیِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

مقصد دوسرا طواف کے واجبات اور اُسکے بعض احکام کی بیان مین

جاننا چاہئے کہ شخص مکلف جس کی تکلیف عمرہ تمتع ہے مکہ مین داخل ہونے کے بعد واجب ہے کہ وہ ابتدا کرے طواف خانہ کعبہ سے اور طواف عمرہ کا ایک رکن ہے پس جو کوئی عمداً بقصد وارادہ طواف کو ترک کرے تا وقتیکہ وقوف عرفات سے پہلے اوسے بجا نہ لاوے گا تو عمرہ اوس کا باطل ہے خواہ یہہ شخص مسئلہ اس کا جانتا تہا یا جاہل مسئلہ ہو اور ظاہرا

اور ہر شب و روز تجدید اقرار کرتے تہے پس جبکہ خدا تعالیٰ نے کعبہ بنایا تو رکہا حجر کو اس جگہ کیونکہ اسی جگہ خدا نے اولاد آدم سے پیمان لیا تہا اور اسی مقام پر نگلوا دئے تہے اس فرشتہ کو میثاق اور اسی واسطے قائم کیا حجر اس رکن مین پس آویگا حجر اسود بروز قیامت اس ہیئت سے کہ زبان گویا رکہتا ہوگا اور آنکہین دیکہنے والی تا اینکہ گواہی دیگا ہر شخص کی کہ جس نے اُس مکان پر آکر اُسکے سامنے وفا بعہد کی ہوگی۔ انتہی ملخص ما فی الحدیث ۱۲ مترجم

ترک طواف سے حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا اور آیندہ سال
مین وجوب قضاء حج اوسپر قوی معلوم ہوتا ہے مگر جس شخص کا
حج تمتع بباعث کسی عذر کے حج افراد کے ساتھہ بدل جاے
تو وہ معذور ہے چنانچہ تفصیل اس کی آیندہ مذکور ہو گی اور اگر
کوئی شخص سہواً ترک طواف کرے تو اوسے لازم ہے کہ
جس وقت ممکن ہو طواف کو بجا لاوے اور اگر سعی کر چکا ہو تو
اعادہ سعی کا بہی کرے اور مریض کے لئے اگر ممکن ہو تو کسیکی
کاندہے پر لیکر طواف دلائین ورنہ اوس کی طرف سے نائب
مقرر کرین۔ اور مخفی نرہے کہ واجبات طواف کے بارہ امر مین
پانچ امر شرط خارج ہین اور سات امر واجب طواف مین داخل
ہین پہلے اون امور سے شرط ہے پاک ہونا حدث سے پس
محدث سے طواف واجب جائز نہین ہے۔ اور اگر غفلۃً طواف
کرے تو باطل ہے اور اگر اثناے طواف مین محدث ہووے
پس اگر نصف سے تجاوز کرنے کے بعد محدث ہوا ہے تو
اوس طواف کو قطع کرے اور طہارت کرکے جہان سے
قطع کیا ہے اوسی مقام سے پہر شروع کرکے اوس طواف
کو پورا کرے اور اگر نصف طواف سے پہلے حدث واقع
ہوا ہے تو طہارت کرکے از سر نو طواف کرے۔ مخفی نرہے
کہ اگر شک ہو طہارت کرنے مین بعد حدث کے یا ٹوٹ جانے

اوس طہارت سے کہ جو کر چکا ہے خواہ یہہ شک قبل از طواف ہو
یا بعد اُس کے یا اثنار طواف مین تو بعینہ حکم اس کا حکم شک نماز
والی طہارت کا ہے - اور طواف کنندہ اگر وضو اور غسل سے
معذور ہے تو واجب ہے اسے کہ مباح ہونے طواف کے
لئے تیمم کرے جس طرح کہ نماز کے لئے تیمم معین ہے - اور
اگر پانی یا وہ چیز کہ جس پر تیمم کرے کچھہ بھی موجود نہ ہو تو حکم اُسکا
مثل اوس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہ ہو یعنے جب طواف
سے اپنے مایوس ہو اپنی طرف سے نائب مقرر کرے - اور
پوشیدہ نہ رہے کہ اگر عورت حائض ہو اور جب تک وہ مکہ مین
رہے پاک نہ ہو تو واسطے طواف کے نائب کرے اور باقی
سارے اعمال کو وہ خود بجالاوے گی اور مثل جنب تیمم سے
دوبارہ وہ خود طواف نہین کرے گی -

دوسری شرط یہ ہے کہ بدن اور لباس طواف کنندہ کا پاک
وطاہر ہو بلکہ احتیاط یہہ ہے کہ جو نجاست نماز مین مثل خون
کمتر از درہم وخون قروح وجروح کے معفو ہے وہ بھی طواف
کنندہ کے بدن ولباس مین نہ ہونی چاہیے اس لئے کہ
بعض علما مطلق نجاست کا مسجد الحرام مین داخل کرنا حرام جانتے
ہین اگرچہ خلاف اس کا اقوی ہے اور اگر کوئی شخص طواف
کرے اور بعد فراغ از طواف نجاست پہ مطلع ہو تو اظہر یہ ہے

کہ طواف اوس کا صحیح ہے اور اگر اثنائے طواف مین نجاست معلوم ہو

تو مختار ایک جماعت علما کا یہہ ہے کہ طواف کو قطع کرے اور

نجاست کو دور کرکے جس جگہہ سے قطع کیا ہے اوس مقام

سے پھر طواف کو شروع کرکے پورا کردے اور احوط یہہ ہے

کہ بعد تمام کرنے کے از سر نو طواف کو بجا لاوے خصوصاً

جبکہ چار شوط کامل و پورے ہونے سے پہلے ایسا فعل

کثیر جو موجب قطع طواف کا ہوا ہو اور اگر حالت طواف مین

بدن یا لباس نجس ہو جاوے تو حکم اس کا بھی مثل حکم سابق

کے ہے یعنے بعد اتمام و پورا کرنے طواف کے از سر نو

دوبارہ طواف کو بجا لاوے مگر اس حالت مین اظہر یہ ہے کہ

اتمام طواف کافی ہو گا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بھول جای

اور اوسی حالت سے طواف کرے تو اقوی و احوط یہہ ہے

کہ دوبارہ اوس طواف کا اعادہ کرے۔

تیسری۔ ختنہ کردہ ہونا مردون کا پس اگر مرد بغیر ختنہ کئے ہوئے

طواف کرے تو طواف اوس کا باطل ہے اور عورتون کی

نسبت یہہ شرط نہین ہے اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط

کا چھوٹے بچون کے لئے بھی پایا جاتا ہے پس اگر بلا ختنہ

بچون کو طواف دلائین تو طواف نساء اون کا باطل ہو گا اور

بعد بالغ ہونے کے عورت اون پر حلال نہ ہو گی مگر یہہ کہ

خود جا کر طواف نسا بجالائین یا اپنی جانب سے نائب کر کے بھیجین۔
چوتھی شرط بنا براحوط بلکہ اقوی ستر عورت ہے لیکن جس
کپڑے سے شرم گاہ کو چھپاوے اوس کا مباح ہونا ضرور
ہے بلکہ احوط یہہ ہے کہ جملہ شرائط لباس مصلی احرام مین
ملحوظ رہین اس لئے کہ بنظر حدیث مشہور طواف حکم مین نماز
کے ہے۔
پانچوین شرط نیت ہے۔ چاہئے کہ نیت اس طرح کرے کہ سات
دور طواف خانہ کعبہ کے بجالاتا ہون مین طواف عمرہ تمتع فرض حجۃ
الاسلام سے واسطے اطاعت وفرمان خداوند عالم کے اور لیکن
واجبات جو طواف کی ماہیئت مین داخل ہین وہ سات ہین۔
اول۔ ابتدا کرنا ہے طواف کا حجر الاسود سے اس نہج پر
کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر الاسود پر ہو کر گزرے مگر
چونکہ تحقیق اور ثبوت اس امر کا بروجہ حقیقت کے بہت مشکل ہے
بلکہ متعذر ہے لہذا اس امر کی تحقیق مین اس قدر کافی ہوگا کہ
طواف کنندہ مقابل کرے پیشترین اجزاء بدن اپنے یعنے
سب سے اگلے بدن کے جز کو ساتھہ پیشترین اجزاء حجر الاسود
کے لہذا اب کلام کیا ہے علما نے معین کرنے مین اوس
جزو انسان کے جو تمامی اجزاء بدن آدمی پہ مقدم ہے کہ آیا
وہ جز مقدم ناک کی طرف سے ہے یا پاؤن کے انگوٹھے کی طرف سے

ہین یا وہ جز مقدم مختلف ہوتا ہے اشخاص مین مثلاً جو لوگ کہ فی الجملہ بطین یعنے توندیلے ہین تو اول جزو اون کے بدن کا شکم اون کا ہے اور لیکن حجر الاسود کا جز مقدم پس وہ جز چاندی کے پتر کے نیچے چھپا ہوا ہے اس حالت مین ظاہر ہے کہ لحاظ محاذات مذکورہ کا نہایت دشوار امر ہے خصوصًا جبکہ شیعہ و سنی کا طواف مین اژدہام بھی ہو یا مقابلہ اور محاذات کی پہچان یہہ کہ اوس جگہ فرش پر دو پتھر نصب کرے ہین کہ طواف کنندہ اوس کے ملاحظہ سے علم یا مظنہ محاذات حجر اسود کا حاصل کر سکتا ہے لہذا درمیان علمار متاخرین قدس اللہ اسرارہم کے اس مشقت اور حرج کے دفع مین چند وجہ پر اختلاف ہوا ہے۔

پہلی وجہ یہہ کہ وجوب ابتدا اول حجر اسود سے منع ہے پس جس قدر کہ واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر سے ہے نہ یہہ کہ اول حجر سے

اور نیز واضح رہے کہ صحن حجر اسود کے محاذات کی پہچان کیلئے فرش پر لوہے کی کیلین گڑی ہین۔ مترجم کو بعض اہل تعارف مقیم مکہ سے معلوم ہوا کہ جناب مرحوم شیخ مرتضٰی انصاری نے محاذات حجر کے لئے یہہ نشان قائم کیا ہے چاہیے کہ طواف کنندہ پیش از شروع عمل اس نشان کا لحاظ کرلے اور مطوف سے دریافت اس کا پہلے فرمالے ۱۲ مترجم عفی عنہ

دوسری وجہ یہہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہے یعنی اسقدر
کافی ہے کہ عرف مین کہین کہ طواف کنندہ اول حجر کے مقابل ہی۔
تیسری وجہ یہہ کہ شخص مکلف کسی قدر محاذات حجر سے پہلے
نیت طواف کی کرلے اور یہہ ارادہ کرے کہ ابتدار دورہ واجب کی
محاذی حجر اسود سے واقع ہوگی اور انتہا اوس دورہ کی اوسی تمام
محاذی پر اور جو کچھہ اس دورہ مین زائد ہوا وہ من باب مقدمہ یقینیہ
سے ہوگا اور حجر اسود کی محاذات تک اس ارادہ کو اپنے ذہن مین
باقی رکھے اور اگر دل مین اوس قصد کی استدامت بہی دشوار
ہو تو حاجت اس کی بہی نہین ہے بنابر اس کے کہ نیت ایک
ارادہ ہے جو کہ قلب سے تعلق رکہتا ہے اور داعی و باعث
فعل کا ہوتا ہے اور یہہ وجہ تیسری اقوی و احوط ہے ۔ اور
جناب فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہوکر طواف
بجالانا جیسا کہ حدیث صحیح سے پایا جاتا ہے اسی وجہ پر محمول
ہے ۔ دوسرے واجبات سے ختم کرنا ہر ایک دورہ کا حجر
اسود پر اور یہہ بات ثابت نہین ہوتی مگر جبکہ آخر طواف مین محاذات
اولی بدن کی جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اس جگہہ بھی اگر
اتمام دورے کا یقین حاصل کرنے کے لیے کچھہ تہوڑا سا
حجر اسود سے آگے بڑہ جاے بقصد اس کے کہ زائد
ایک مقدمہ خارج ہے اور داخل دورہ نہین بلکہ مقصود اور

مدعا یہہ کہ محاذات کا علم ویقین حاصل ہو جاے تو کافی ہو گا۔ تیسرے
یہہ کہ طواف کنندہ تمام حالات طواف مین خانہ کعبہ کو بائین جانب
رکہے پس اگر یہہ شخص بعض اجزاء طواف مین ارکان وغیرہ کے
بوسہ لینے کو خانہ کعبہ کی طرف منہہ کر لے یا یہہ کہ ازدہام کیوقت
حاجیون کی دہکم دہکا سے خانہ کعبہ کی طرف مُنہہ یا پیٹھ ہو جاے
تو اوتنا جز دورے کا طواف مین محسوب نہ ہو گا اور صرف اسی
جز کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اس مقام پر اشکال ہوتا ہے
اوس وقت کہ جب طواف کرنے والا دونو دروازون حجر اسمٰعیل
سے گزرتا ہے وہ اشکال یہہ ہے کہ اگر یہہ شخص حجر اسود سے
سیدہا چلا آوے درآنحالیکہ خانہ کعبہ اس کے بائین جانب
ہے اب اگر دروازہ حجر سے اوسی سیدہ پر بخط مستقیم گزر جاے
تو حجر کے دروازہ کے برابر ہوتے وقت خانہ کعبہ اس کے
بائین شانے کے مقابل نہ رہے گا بلکہ پشت کی جانب پڑیگا
اگرچہ حجر اسمٰعیل اس کے بائین شانہ پر ہے لیکن وہ مصداق
خانہ کعبہ کا نہین اسی واسطے بعض محتاط لوگ دروازہ حجر پر پہونچنے
سے پہلے تہوڑا سا اپنے بدن کو بائین جانب کج کر لیتے ہین
تاکہ بایان شانہ اون کا خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہو جاے اور
اسی طرح قبل پہونچنے دوسرے دروازہ پہ اپنے بدن کو دہنی
جانب کج کرتے ہین تاکہ شانہ چپ اون کا خانہ کعبہ سے نہ پہر جانے

اور اسی وقت کو اوس وقت بھی جبکہ ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ
رکہتے ہین اس لئے کہ اگر شخص اوسی سیدہے خط پر کہ خانہ
کعبہ کے گوشہ پر پہونچتا ہے وہان سے منحرف ہو اور آگے
بڑہے تو خانہ کعبہ اوس کے بائین شانہ سے پھرجاتا ہے اور
یہان پر اور زیادہ مشکل امر ہے لیکن ان باریکیون کا لحاظ رکہنا
علما کے کلام سے نکلتا نہین بلکہ اون کے ظاہر کلمات سے
معلوم ہوتا ہے کہ بخط مستقیم طواف کا ہونا جمیع اجزار مطاف
مین کفایت کرتا ہے اور اخبار و احادیث سے بھی یہی مستفاد
ہوتا ہے خصوصًا طواف کرنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہوکر اور اگر حجر اسمٰعیل داخل خانہ کعبہ قرار
دیا جاے جیسا کہ مشہور کے ساتھہ نسبت دی گئی ہے تو
اس صورت مین پہلا اشکال اصل سے ہی رفع ہو جائے گا
چنانچہ یہہ امر پوشیدہ نہین ہے۔
چوتھے واجب ہے حجر اسمٰعیل[1] کا طواف مین داخل کرنا کہ یہہ

---

[1] حجر پہلے حا رحطی مکسور بعد جیم اور فتح حا رحطی کا بہی منقول ہے یہ کعبہ کے غرب رویہ پرنالہ
کی طرف ایک گول دیوار بشکل کمان ہے۔ منقول ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ نے بعد دفن اپنی مان کی
گرد قبر کے دیوار بنادی تا کہ قبر پیرن سی نہ کہندلی اور حدیث مین ہے کہ حدیث مین رکن ثالث کی نزدیک
دختران باکرہ اسمٰعیلؑ اور ہاجرہؑ اور خود حضرت اسمٰعیلؑ دفن ہین ۔

مقام دفن حضرت ہاجرہؑ مادر حضرت اسمٰعیلؑ ہے بلکہ بہت سے انبیا
علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام یہان مدفون ہین چاہیے کہ گرد اوسکے
طواف کرے اور داخل حجر ہوکر دورہ نہ کرے پس اگر اثناء طواف
مین داخل حجر ہوگا تو وہ دورہ باطل ہے اور اب تدارک اُسکا
جس جگہ سے کہ داخل ہوا ہے کافی نہ ہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو
کرنا چاہیے چنانچہ ایک جماعت علما نے اس کے بارہ مین تصریح
کی ہے بلکہ بعض کے کلام سے اصل طواف کا باطل ہونا نقل
ہوا ہے اور ظاہر بعض اخبار کا بھی یہی ہے لہذا بعد پورا کرنے
اوس طواف کے کل طواف کا پھر دوبارہ بجالانا احوط ہے۔
پانچوین واجب ہے عمل مین آنا طواف کا درمیان خانہ کعبہ اور
مقام[1] حضرت ابراہیم خلیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کے جمیع اطراف
مین باین معنی کہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ مسافت مابین خانہ کعبہ
اور مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ساڑھے چھبیس $26\frac{1}{2}$ ہاتھ ہوگی
اور ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ہوگا یعنے کسی جانب مین

[1] مراد اس سے صحن کعبہ مین ایک بنا معروف ہے جو نماز کے لئے ہے کیونکہ مقام
اصل مین ایک پتھر ہے کہ جس پر اثر قدم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہین - پس
بعض فقہا کا یہ تعبیر کرنا کہ نماز کو مقام ابراہیم مین بجالاے مجاز ہے بلکہ مراد اس سے
نزدیک مقام یا خلف مقام سے یعنے پیچھے اوس کے بجالانا نماز کا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے

وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہونا چاہیے بلکہ مقدار
مذکور کے اندر ہی اندر رہے پس اگر شخص بعض اوقات طواف مین
اندازہ مذکور سے کعبہ سے زیادہ دور ہو جاے تو بہ نسبت اُس
مقدار زائد کے طواف باطل ہوگا اور حجر اسمٰعیل کہ تخمیناً بیس ہاتھ
ہے بنا بر احوط بلکہ اظہر کے وہ مقدار مذکور مین شامل ہے پس
محل طواف حجر کی طرف چھ ہاتھ اور کچھ مقدار سے زائد نہین
ہے پس اگر کوئی اس مقدار معلوم سے حجر سے دور ہو جاے
تو محل طواف سے خارج ہو جاے گا اور اوس جز کا اعادہ
جو خارج مین واقع ہوا ہے مطاف کے اندر کرنا احوط بلکہ اظہر ہوگا

چھٹے - باہر رہنا طواف کنندہ کا خانہ کعبہ کی اوس صفہ سے جو
خانہ کعبہ مین محسوب ہے اطراف خانہ کعبہ سے جیسے شاذروان کہتے
ہین پس اگر طواف کنندہ بعض اوقات مین اوس پر چڑھ جاے
اور راہ چلے تو وہ جز طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اوس جز
کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اثنار طواف مین دیوار حجر اسمٰعیل پر چڑھے

گر اوس سنگ پر نماز نہین پڑھی جاتی - اور منقول ہے کہ یہ پتھر جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن باب البیت کے نزدیک تھا پس بنابرامی کے
جیسا کہ حدیث مین وارد ہے کہ عہد جناب رسول خدا مین لوگ طواف خانہ کعبہ کا مقام
کو ملا کر کرتے تھے اصحاب مین مقام اور کعبہ کے طواف کرتے ہین ۱۲ مترجم -

توبھی اعادہ اوس جز کا لازم ہے بلکہ احوط یہہ ہے کہ اثنائے
طواف مین شاذروان کی طرف سے ارکان وغیرہ کے
بوسہ لینے کو دیوار خانہ کعبہ کی طرف ہاتھہ بھی نہ بڑہاوے
اسی طرح دیوار حجر اسمٰعیل پر بھی ہاتھہ نہ رکھے۔
ساتوین (واجبات مین سے) یہہ کہ سات شوط یعنے سات
دورے طواف کے کرے نہ اس سے کم ہون نہ زیادہ
پس کسی شوط کو عمداً یعنے بقصد وارادہ کم یا زیادہ کردے تو
درصورت کمی اگر فعل کثیر جو موجب فوت موالات ہے عمل مین
نہ آیا ہو تو پورا کرنا اوس شوط کا واجب ہے اور اگر موالات
جاتی رہی ہو تو یہہ صورت قطع طواف عمداً مین داخل ہے
یعنے جس طرح کوئی جان بوجھکر طواف کو قطع کرڈالے اور
بیان اس کا آگے مذکور ہوگا اور اگر کسی نے بھول کر ایک
دورے کو کم کیا ہو تو مشہور تفصیل سے ہے یعنے اگر نصف طواف
سے تجاوز کرچکا ہے تو اوسے تمام کرے گا اور اگر نصف
طواف سے ابھی تجاوز نہین کیا کہ سہواً ایک دورہ اس سے
کم ہوگیا ہو اور پھر یاد آجاوے تو ازسرنو طواف کو شروع
کرے گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی اتنی دیر
تک فراموش رہے کہ اوسے یاد ہی نہ آوے مگر وطن
مین پہونچکر یاد آوے تو اوسے چاہیے کہ اپنی جانب سے

نائب کرکے طواف کرائے اور بعض علمار نے اس طرح تفصیل قرار
دی ہے کہ اگر طواف کنندہ نے ایک شوط فراموش کیا ہے تو
اوس طواف کو باقی ماندہ دورہ کرکے پورا کر دیگا اور اگر ایک
شوط سے زیادہ بھولا ہے تو پھر از سر نو طواف کرے گا
اور یہہ قول احوط ہے اور اس سے زیادہ احوط یہہ ہے کہ جو کمی
واقع ہوئی ہے اوسے تمام کرکے از سر نو ساتون شوط بجالاے
اور لیکن اگر کوئی شخص زیادہ کردے پورے ایک شوط یا دو شوط
کو یا کمتر مثلاً نصف شوط کو پس اگر بقصد جزئیت دوسرے طواف
کے ہو (یعنے زیادتی کو دوسرے طواف کا جز قرار دے) یا بقصد
لغویت (بیہودہ طورپر) زیادہ کردے تو کسی طرح کا ہرج دفرا
پہلے طواف مین نہ ہوگا خواہ یہہ قصد زیادتی کا اول طواف
مین کیا ہو یا اثنار طواف مین یا بعد پورا کرنے سات دورے کے
اور اگر اس زیادتی سے اسی طواف کی جزئیت کا قصد کرے
(یعنے یہہ زیادتی اسی طواف مین مقصود ہو) پس اگر ابتدائی
طواف مین قصد جزئیت کیا تہا تو بلا اشکال شروع ہی سے
وہ طواف باطل ہے اور اگر اثنائے طواف مین یہہ ارادہ کرے
تو جب سے کہ یہہ قصد کیا ہے اوسی وقت سے طواف
باطل ہو گا اور اگر آخر مین یہہ ارادہ کیا ہو تو بہی مشہور بطلان
طواف ہے مثلاً جس طرح نماز مین کوئی رکعت زیادہ کر دینے سے

نماز باطل ہے اور اگر سہواً طواف مین زیادتی کردے پس اگر ایک
شوط سے کمتر ہے اور یاد آجاے تو وہین قطع کردے گا
اور اگر ایک شوط پورا ہے یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو پھر
بھی طواف واجب صحیح ہے اور مستحب ہے کہ طواف کنند بقصد
قربت مطلقہ (یعنے بدون تعرض وجوب و سنت کے) اوس زائد
دورے کے ساتھہ شوط پورے کردے اور اولے یہہ ہے
کہ سہواً زیادتی کرنے مین بھی طواف کا اعادہ کرے اور اگر
طواف کنندہ طواف کے اشواط یعنے دوروں کی گنتی مین شک
کرے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد یہہ شک
ہو تو اس شک کا اعتبار نہین اور اگر اثناے طواف مین شک پیدا
ہو اور یہہ شک دائر ہو درمیان اتمام اور زیادتی کے مثلاً یہہ کہ
اخیر دورے مین شک کرے کہ آیا یہہ ساتوان شوط ہے
یا آٹھوان تو بھی یہہ شک معتبر نہین اور طواف اس کا پورا اور
صحیح ہے اور اگر شک اثناے شوط مین ہو کہ آیا یہہ شوط ساتوان
ہے یا آٹھوان تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ یہہ بھی طواف
اوس کا باطل ہے اور یہہ احوط ہے اور اگر طواف کنندہ یقین
کرے کہ سات شوط سے زیادہ نہین ہین تو اشہر یہہ ہے
کہ تمام شک کی صورتون مین از سر نو طواف کرنا لازم ہوگا۔ اور
ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ بنا اقل پر رکھے مگر پہلا

قول قوت سے خالی نہین ہے باوجود اس کے فی الجملہ احوط بہی
ہے اور اس سے زیادہ احوط یہہ ہے کہ بنا اقل پر کرکے طواف
کا پورا کرنا اور بعد اس کے طواف کا اعادہ کرنا چاہے۔
اور جاننا چاہیے کہ طواف واجب کا قطع نہ کرنا احوط ہے
یعنے یہہ نہ چاہیے کہ طواف مین سے باقی رہنے دے کہ اسکو
دوسرے وقت زیادہ فاصلہ سے بجالاے بلکہ ساتون شوط
پورے کرے پس بدون عذر اور بہ محض خواہش نفس موالات
عرفیہ طواف مین فوت نہ ہونے پاے اور بعض علما نے
قطع طواف (یعنے طواف کے توڑ ڈالنے کو) صریحًا منع فرمایا ہی
اور اگر کوئی شخص طواف کے توڑ ڈالنے کا مرتکب ہو تو پس
احوط بلکہ اقوی از سر نو بجالانا اوس کا ہے ہر چند کہ چار شوط بجا
لاچکا ہو لیکن ہان اگر عذر عارض ہو کہ وہ مانع ہو تمام کرنے
مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار کے پس اس صورت
مین مشہور تفصیل ہے یعنے اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ
سے قطع طواف کیا ہے پھر وہین سے شروع کرکے تمام کری
اور اگر چار شوط نہین بجا لایا تہا تو از سر نو طواف کرے گا اور اگر
طواف کنندہ اتمام طواف پر قادر نہ ہو سکے تو احوط یہہ ہے
کہ صبر کرے یہان تک کہ وقت اوس طواف کا تنگ رہجای
اور پھر بہی اگر قادر نہو تو طواف کی پورا کرنے کو اوسی کسی کو

کاندہے پراوٹہاکر طواف دلایا جائے گا اور اگر یہہ بہی ممکن نہ ہو تو طواف پورا کرنے کو اوس کی طرف سے نائب مقرر کرین گے۔

مقصد تیسرا

مستحبات حال طواف مین سنت ہے۔ کہ حالت طواف مین پابرہنہ دعا اور ذکر الہی مین مشغول ہو اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور قدمون کو کوتاہ رکہے اور وہ افعال جو نماز مین مکروہ ہین اونہین ترک کرے اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص سر برہنہ بوقت زوال خانہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چہوٹے اوٹہاوے اور نامحرم پر نظر نہ کرے اور کسی شخص کی عورتون کو نہ دیکہے اور ہر شوط مین بغیر اس کے کہ کسی کو اس سے آزار پہونچے ہاتہہ یا بدن اپنے کو حجر اسود سے مس کرے اور ذکر خدا زبان پر جاری رکہے تو حق سبحانہ وتعالی ہر قدم کے عوض مین اوس کے لیے ستر ہزار حسنے لکہے گا اور ستر ہزار گناہ اوس کے محو کریگا اور ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب اوس کے نامۂ عمل مین لکہے گا کہ ہر ایک غلام کا مول دس ہزار درہم ہوا اور اوس شخص کو ستر ہزار آدمیون کا کہ اوس کی اہلبیت سے ہون گے اُمّ الکا

شفیع قرار دے گا اور ستر ہزار حاجتین اوس کی بر لادے گا خواہ
دنیا مین بر لائے چاہے آخرت مین - اور سنت ہے کہ حالت
طواف مین یہ دعا پڑہے -
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى
ظَلَلِ الْمَاءِ كَمَا يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جَدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ
فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ
نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا - اور حاجت
اپنی طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف مین یہ ہی کہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَاِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ
فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ - اور ہر شوط مین

کہ خانہ کعبہ کے در پہ پہونچے صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے - اور یہ دعا پڑھے -

سَائِلُكَ فَقِيرُكَ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيرِ مِنَ النَّارِ فَاعْتِقْنِيْ وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِي الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ

اور جب حجر اسمٰعیل علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پر پہونچے تو پرنالۂ طلائی کی طرف نگاہ کرے اور کہے - اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِيْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ - اور جب حجر اسمٰعیل سے گزر کر پشت خانہ کعبہ پہ پہونچے

تو کہے۔ یا ذالمن والطول یا ذالجود والکرم ان

عملی ضعیف فضاعفہ لی وتقبلہ منی انک انت

السمیع العلیم۔ اور جب رکن ایمانی پر پہونچے تو ہاتھ اوٹھاکر

دعاء رکن الیمانی

یہہ دعا پڑہے۔ یا اللہ یا ولی العافیۃ ورازق العافیۃ

والمنعم بالعافیہ والمتفضل بالعافیہ علی وعلی

جمیع خلقک رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمھما

صل علی محمد وال محمد وارزقنا العافیہ

وتمام العافیہ وشکر العافیۃ فی الدنیا و

الاخرۃ یا ارحم الراحمین۔ پس خانہ کعبہ کی طرف

سر اوٹھاکر کہے۔ الحمد للہ الذی شرفک وعظمک

والحمد للہ الذی بعث محمدا نبیا وجعل علیا

اماما اللھم اھد لہ خیار خلقک وجنبہ

شَرِّ خَلْقِكَ - اور جس وقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے پہونچے تو یہہ دعا پڑہے - فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اور جب ساتوین دور مین مستجار پہ پہونچے اور مستجار پشت خانہ کعبہ مین رکن یمانی کے پاس مقابل در خانہ کعبہ کے دیوار خانہ کعبہ کا ایک جز ہے سنت ہے کہ وہان کہڑے ہوکے ہاتہون کو کہول کر دیوار کعبہ پر پہیلا دے اور منہ اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا دے اور یہہ دعا پڑہے -

اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِكَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ - اور بعد اسکے یہہ دعا پڑہے - اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَعِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ

(حاشیہ: [illegible])

وَاَنْوَاجٍ مِنْ مَغْفِرَةٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ

خَلْقِهِ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِی اِلیٰ یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِی۔ پس

حاجت اپنی طلب کرے اور دعائین بہت سی کرے اور جن گناہونکو

جانتا ہے اون کا مفصلاً اور جو گناہ یاد نہ ہون اون کا مجملاً

اقرار کرے اور اون گناہون کے لئیے خدا سے طلب

آمرزش کرے کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ سب بخشے جائین گے

بعد اس کے جب حجر اسود تک پہونچے تو یہہ دعا پڑہے۔ اَللّٰھُمَّ

قَنِّعْنِی بِمَا رَزَقْتَنِی وَبَارِكْ لِی فِی مَا آتَیْتَنِی اور چاہیے کہ اس

بات کا نہایت درجے لحاظ رکہے کہ اثناء طواف مین ہر بار

جب حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاوے یا ارکان سے ہاتہہ

لگاوے یا مستجار سے بدن مس کرنے جاوے تو اوس مقام

پر نشان کردے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو پہر اپنی جگہہ پر

جا کر اوسی نشان سے روانہ ہو تاکہ کمی وزیادتی طواف مین حاصل نہو

فصل تیسری نماز طواف کی بیانمین

جاننا چاہیئے کہ واجب ہے بعد طواف عمرہ کے دو رکعت نماز

طواف کی مثل نماز صبح کے بجالانی اور یہہ بھی واجب ہے کہ یہہ

دو رکعت قریب مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بجا لاوے اور احوط یہہ ہے کہ بعد از طواف اس نماز کے پڑہنے مین جلدی کری اور نیز احتیاط یہہ ہے کہ اس نماز کو پشت مقام مین ادا کرے اور اگر قریب مقام کے ممکن نہ ہو اور اتنی دوری ہو جاوے کہ قریب مقام کے نہ کہا جاوے بلکہ اوس مسافت کو بعید کہین تو اس صورت مین مقام ابراہیم کے دو جانبون سے ایک جانب مین اس نماز کو پڑہے اور اگر یہہ بھی ممکن نہ ہو تو نزدیک سے نزدیک جانب پشت مقام یا دونو پہلوؤن کی رعایت کرکے نماز کو بجا لاوے اور لیکن نماز سنتی مین اختیار ہے کہ جہان چاہے نماز مسجد مین پڑہ سکتا ہے بلکہ علما نے کہا ہے کہ نماز طواف سنتی کو عمداً ترک بہی کر سکتے ہین اور اگر کوئی شخص اس نماز طواف (واجب) کو بہول جاوے تو جس وقت یاد آوے قریب مقام ابراہیم اوسے بجا لاوے اور اگر قریب مقام ممکن نہ ہو تو سائر مواضع مسجد الحرام مین مقام کے پاس کی رعایت کرکے پڑہے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو کچہہ سعی وغیرہ بجا لاچکا ہے اعادہ اوس کا لازم نہین ہے اگرچہ بعد نماز اعادہ کرنا سعی کا احوط ہے اور بعض علما نے علاوہ اعتبار ترتیب مابین نماز طواف اور مابین بقیہ افعال مابعد کے (یعنے باقی اعمال عمرہ جو بعد نماز طواف کے واقع ہون) متفرع کیا ہے

جو شخص واجبات نماز مثل قرارت وغیرہ کو نہ جانتا ہو تو عمرہ اوس کا باطل ہے پس حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہ ہوگا لہذا مکلف کو لازم ہے کہ ہر حال مین خصوصًا بوقت ارادہ حج بیت اللہ اپنی نماز کو صحیح کرے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف کو مقام ابراہیم مین بجماعت پڑہے تاکہ قرارت حمد و سورہ کے دغدغہ سے فارغ ہو جائے گا اور وہی شخص جو کہ نماز طواف کو بہول گیا ہے اگر اوسی مسجد الحرام کا لوٹنا دشوار ہے تو جس مقام پہ یاد آوے اگرچہ کسی دوسرے شہر مین ہو تو اوسی جگہہ دو رکعت نماز طواف کی بجا لاوے اور احوط یہہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم مین اگر قریب مقام نماز بجالاوے اور بحالت عذر بعض علماء نے نائب بہیجنا مسجد الحرام مین لازم جانا ہے بنابراس کے احوط یہہ ہے کہ جس جگہہ نماز یاد آوے بقصد قضا وہین پڑہ لے اور نائب معین کرے تاکہ وہ قریب مقام ان دو رکعتون کو بجالاے اور اگر یہہ شخص مرجاے تو اوس کے وارث پہ واجب ہے کہ مثل باقی نماز ہاے فوت شدہ میت کے قضا نماز طواف کی بہی عمل مین لاوے اور نماز طواف مین مستحب ہے کہ پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین سورہ حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو حمد و ثنا الہی بجالاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات بہیجے اور خداوند عالم سے اعمال کے قبول ہونیکی

دعا کرے اور یہہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْہُ

آخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا عَلٰی

نَعْمَائِہٖ حَتّٰی یَنْتَھِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَطَھِّرْ

قَلْبِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ۔ اور بعض روایات مین ہے کہ یہہ کہے

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ اِیَّاکَ وَطَوَاعِیَتِیْ

رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ

اَنْ اَتَعَدّٰی حُدُوْدَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ

وَیُحِبُّ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَمَلٰٓئِکَتَکَ

مَلٰٓئِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ۔ پس سجدہ مین

جاوے اور کہے سَجَدَ لَکَ وَجْھِیْ تَعَبُّدًا

وَّرِقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ

شَیْئٍ وَّھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ

فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُكَ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنِّیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ عَلٰی نَفْسِیْ
وَلَدَیْكَ فَعُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُكَ۔

فصل چوتھی سعی کرنیکے بیان مین اور

اس فصل مین تین مقصد ہین۔ مقصد پہلا صفا و مروہ کے
بابین سعی کرنیکے آداب مین۔ اور پہلے سعی سے جو مستحبات ہین اونکا ذکر

پس جس وقت ارادہ سعی کا کرے تو سنت ہے کہ حجر اسود کے
پاس آوے اور اوس کا بوسہ لیوے اور دونو ہاتون کو یا بدن کو
حجر اسود سے مس کرے اور نہین تو اشارہ ہی کرے۔ بعد
اس کے نزدیک چاہ زمزم کے آکر خود ہی ایک ڈول یا دو
ڈول پانی اوس ڈول سے جو حجر اسود کے مقابل ہے کھینچے
اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور تھوڑا سا پیے اور
یہ دعا پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ۔ بعد اسکے

اوس دروازہ سے متوجہ طرف صفا کے ہو کہ جو حجر اسود کے
مقابل ہے اور یہہ وہی در[1] ہے کہ جس سے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ باہر گئے تہے اور آرام قلب اور آرام بدن کی
ساتہہ کوہ صفا پر جاوے یہان تک کہ خانہ کعبہ کو دیکہے اور منہ
طرف رکن عراقی[2] کے کرکے حمد و ثناء الہی بجا لاوے اور نعمتہای
خداوند تعالی کا دل مین خیال کرے اور اونہین خاطر مین لاوے
پس سات مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور سات بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس تین دفعہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ بعد اس کے محمد وآل
محمد پر صلوات بہیجے اور پہر تین بار کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى
مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ

[1] یہ دروازہ باب النبی کے نام سے مشہور ہے ۱۲ مترجم۔
[2] اور یہہ بات یعنی کعبہ کا دکہائی دینا چوتہی سیڑہی صفا پہ چڑہ جانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور رکن عراقی وہ ہے کہ جس مین حجر الاسود ہے اور بالاے صفا جا کر رو بہ کعبہ کہڑے ہونے کا بمقابلہ اسی رکن کے لکہا ہے ۱۲ مترجم

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ - پس تین بار کہے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ - اور پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ - پھر تین بار پھر کہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
بعد اس کے سو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور
پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ
وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ
فِي الْمَوْتِ وَفِيْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ - اَللّٰهُمَّ

اَظِلَّنِی فِی ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّکَ بعد اسکے اپنے دین ونفس واہل ومال کو خدا کے سپرد کرنیمیں بہت مبالغہ کرے اور کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ الَّذِی لَاتَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ دِیْنِی وَنَفْسِی وَمَالِی وَوَلَدِی اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِی عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَ تَوَفَّنِی عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِی مِنَ الْفِتْنَۃِ پس تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعاء سابق کو پڑہے پہر ایکبار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اسی دعا کو پڑہے بعد از آن تمام عمل کو دوبارہ بجالائے اور اگر نہوسکے تو جسقدر ممکن ہو بجالائے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَۃِ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِی مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِی مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ تَرْحَمْنِی وَاِنْ تُعَذِّبْنِی فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِی وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَیَامَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ اِرْحَمْنِی اَللّٰھُمَّ لَاتَفْعَلْ بِی مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِی مَا اَنَا اَھْلُہٗ تُعَذِّبْنِی وَلَمْ تَظْلِمْنِی اَصْبَحْتُ اَتَّقِی عَدْلَکَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَکَ فَیَامَنْ ھُوَعَدْلٌ لَا

بِجُودِ رَحْمَتِی بعد اسکے کہے یَا مَنْ لَا یُخَیِّبُ سَائِلَہُ وَلَا یَنْفَدُ نَائِلُہُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنِی مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص چاہے کہ مال اوسکا زیادہ ہو تو چاہئے کہ صفا پہ دیر تک کھڑا رہے اور پایۂ چہارم پر کعبہ کی طرف مُنہ کر کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِہٖ وَغُرْبَتِہٖ وَوَحْشَتِہٖ وَظُلْمَتِہٖ وَضِیْقِہٖ وَضَنْكِہٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِی فِی ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اوس پایہ سے نیچے اوترے اور اپنی پشت کو برہنہ کرے اور کہے یَا رَبَّ الْعَفْوِ یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ یَا مَنْ هُوَ اَوْلٰی بِالْعَفْوِ یَا مَنْ یُثِیْبُ عَلَی الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا بَعِیْدُ اُرْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِی بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

مقصد دوسرا

وجوب سعی اور اسکے واجبات کے ذکر مین اور بعض احکام جو سعی کے متعلق ہین جاننا چاہئے کہ واجب ہے بعد نماز طواف کے سعی کرنی یعنی آنا اور جانا مابین صفا اور مروہ کے کہ یہہ دو مکان

معین ہین قریب مسجد الحرام کے اور جان تو کہ سعی بہی مثل
طواف کے ایک رکن ہے جو شخص عمداً یا سہواً سعی کو ترک
کرے تو حکم اوسکا اوسیطرح ہے جیسا کہ بحث طواف مین
مذکور ہوا اگر طہارت حدث وخبث سے اور ستر عورت سعی
مین معتبر نہین ہے لیکن احتیاط یہہ ہی کہ رعایت طہارت حدث
سے ملحوظ رہے اور واجب ہی کہ طواف اور نماز طواف کے بعد
سعی کو بجا لاوے اور اگر طواف کو بہول جائے اور سعی پہلے کر لے
تو اعادۂ سعی کا احوط ہے اور جاہل مسئلہ کا بھی اسیطرح حکم ہے
اور واجب ہی کہ سعی مین جزاوّل صفا سے ابتدا کرے باینطور
کہ پیر کی ایڑی کو جزاوّل مسافت سے ملاوے اور سعی شروع
کرے اور احوط یہہ ہے کہ صفا کے چار درجون یعنی چار سیڑہیون
پر اونچا چڑہ جائے اور نیّت کرے اور اس نیّت کو اون درجو نسے
اوترنے تک مستمر رکہے اور نیّت یون کرے کہ سات مرتبہ سعی
کرتا ہون مین درمیان صفا و مروہ کے فرض حج تمتّع سے واسطے
اطاعت فرمان خدا کے پس وہانسے پاپیادہ خواہ کسی حیوان
یا دوش انسان پر سوار ہو کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ پہ اسطرح پہنچے کہ
پانوکی انگلیونکو ہر ایک اون سیڑہیو نسے کہ جنسے مروہ کی اوپر جاتی ہین
ملا دے اور اسکو ایک شوط محسوب کرتے ہین اور مروہ

کی ساری سیڑہیون پیر اونچا چڑہ جانا احوط ہی اور پہر اب مروہ سی پہرے
تاکہ صفا پہ پہنچے جسطرح کہ ابتدا صفا سے کی تہی اور مروہ مین ختم کیا تہا پس
ہر ایک جانے اور آنیمین دو شوط حاصل ہونگے اور ساتوان شوط مروہ
پہ ختم ہوگا اور واجب ہے کہ جانا اور آنا متعارف راہ سے ہو پس اگر
مسجد الحرام نے درمیان سوق اللیل کی طرف سے ہوکر مثلاً مروہ مین جائے یا صفا مین
آئے تو یہہ آنا جانا سعی مین کافی نہوگا اور واجب ہی کہ جاتے وقت مروہ کے
طرف منہ ہو اور لوٹتے وقت رخ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی بطور قہقری
یعنی اولٹے پیر دن چلکر مسافت طے کریگا تو جائز نہوگا ہان دہنی یا بائین
جانب یا پیچہے کو دیکہہ لینا کچہہ مضایقہ نہین رکہتا اور اگر دم لینے اور ستانیکو
صفا یا مروہ پہ بیٹہہ جائے تاکہ کچہہ راحت حاصل ہو جائز ہے مگر
احتیاط یہہ ہے کہ بلا عذر مابین صفا و مروہ کے نہ بیٹہنا چاہیئے۔
پوشیدہ نرہے کہ بعد طواف کے رفع خستگی اور تخفیف حرارت آفتاب
کے لئے سعی مین تاخیر کرنا جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر
کرے تو جائز نہین مگر تاخیر وقت شب تک بنا بر اقوی جائز ہے اور
احوط یہہ ہے کہ بدون عذر رات تک بہی تاخیر نکرے اور سعی مین سات
شوط سے عمداً زیادہ کرنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف مین مذکور
ہوا اور اگر سہواً زیادتی ہو جاتی پس اگر ایک شوط سے کمتر ہو تو اوسی
قطع کردیگا او سعی اوسکی صحیح ہوگی اور اگر پورا ایک شوط یا اسسے زیادہ ہو تو

بھی سعی اوسکی صحیح ہے اور ایک جماعت علمانے یہہ کہا ہے کہ سات شوط سے جو زائد ہو تو سنت ہی کہ اوسے سات دور پورے کردے

تا یہہ دوسری سعی ہو جائے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بھی وارد ہوئی ہے اور اگر سہواً سعی کے شوط مین کمی ہو جائے تو جو وقت یاد آئے اوسے بجالائے اگر اپنے شہر مین چلا گیا ہو اور وہان یاد آئے تو بشرط امکان مکہ مین آکر سعی کو تمام کرے اور اگر خود لوٹنا ممکن نہین ہی تو نائب اپنا بھیجے اور احتیاط یہہ ہے کہ اگر چار شوط کامل نہوئی تھے کہ سعی کے شوط مین کمی ہو گئی تو نئے سر سے سعی کو بجالانا چاہیئے اور جبتک سعی نکریگا تو وہ چیزین کہ احرام سے حرام ہو گئی تہین حلال نہونگی اور ایک جماعت علمانے فرمایا ہے کہ اگر سعی کے بعض جز مین نسیان ہوا ہے اور یہہ بہول عمرہ تمتع کی سعی مین ہووے پس اعمال عمرہ تمتع کے پورا کر لینے کے گمان پر محل ہو کر عورت سے مجامعت کرلے تو واجب ہے اوسپر کہ ایک گائی کفارہ مین ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمونکی ایک معتبر روایت آئی ہے بلکہ ایک جماعت علمانے جماع کے ساتھہ ناخونکا لینا بھی شامل کیا ہے اور مؤید اسکی بھی ایک حدیث ہی اور عمل کرنا اس قول پر احوط ہے اور اگر سعی کے دورونکی گنتی وعدد مین شک کری پس اگر یہہ شک بعد ختم سعی ہے تو اس شک کا اعتبار نہین اور اگر اثناء سعی مین شک عارض ہو پس اگر یقین رکھتا ہو کہ سات شوط تک تو پورے

کئی ہین یا زیادہ سات سے اور یہہ امر اسوقت متصور ہوتا ہے کہ اپنی
تئین ہر دہ مین پائے اب نہین جانتا کہ سات شوط ہوئی ہین یا نو شوط
پس یہہ شک اسکا معتبر نہین ہے چاہئے کہ بنا کو تمام پہ رکھی اور اگر
مابین شوط مین شک ہو تو ظاہراً باطل ہے چنانچہ جب شک اوسکا
سات سے کمتر کے ساتہہ متعلق ہو تو بھی سعی باطل ہے

مقصد تیسرا

سعی کے مستحبات مین مخفی نرہے کہ سعی کے وقت سنت ہی کہ پیادہ پا
ہووے اور صفا سے منارہ تک میانہ چال چلے یعنی رفتار اسکی نہ تیز
ہو نہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران اونٹ کی چال دوڑتا ہوا جائے
اور اسکو ہرولہ کہتے ہین اور سوار ہو تو اپنے مرکبکو حرکت دے
یعنی اوچکاتا ہو لے چلے بشرطیکہ کسیکو اسسے آزار نہ پہنچی اور بازار عطارانسے
تا مروہ نہ تیز چلے نہ آہستہ یعنی میانہ چال جاوے اور عورتونکے لئے
ہرولہ نہین ہے اور جب منارہ پہ پہنچے تو یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ وَ
بِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
وَاهْدِنِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ
وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَكَ سَعْیِیْ وَبِكَ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ تَقَبَّلْ مِنِّیْ

عَمَلِی یَامَنْ یَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِیْنَ پس یہانسے دوسرے منارہ تک
تیز جاوے جب اوس منار ےسے گزرے تو یہہ کہے یَا ذَا الْمَنِّ
وَالْفَضْلِ وَالْکَرَمِ وَالنَّعْمَاۗءِ وَالْجُوْدِ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ اور جو وقت مروہ پہ پہنچے تو وہ دعا جو صفا مین پڑہی تہی پڑہے
اور یہہ کہے یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ یَا مَنْ یُحِبُّ الْعَفْوَ یَا مَنْ یُعْطِیْ عَلَی الْعَفْوِ
یَا مَنْ یَعْفُوْ عَلَی الْعَفْوِ یَا رَبِّ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ اور سعی کی حالت
مین کوشش کرے گریہ کرنیمین اور اپنے تئین آمادہ رکہے رونے پر
اور دعائین بہت سی مانگے اور سعی مین یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّیَّۃِ فِی التَّوَکُّلِ
عَلَیْکَ اور اگر دور چلنا بہولجائے تو جس جگہہ یاد آوے وہین سے اولٹے
پیرون پشت کی طرف چلے اور وہان تک کہ جہانسے دوڑنا بہولا تہا جاکر پہر
دوڑتا ہوا جاے

فصل پانچوین

تقصیر کے بیانمین واجب ہے سعی سے فارغ ہوکر تقصیر کرنا یعنی کسیقدر
ناخنونکا کاٹنا یا کچہہ شارب کے بال کم کرنے یعنی تہوڑسی لبین لینی اور
نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون محلّ ہونیکے لئے عمرۂ تمتع سی فرض حجۃ الاسلام

ہین واسطے فرمابرداری خدا کے اور تقصیر کی عوض مین سر کے بالونکا
منڈوادینا کافی نہوگا بلکہ حرام ہے اور جو کوئی شخص تقصیر کو بہول جائے
یہانتک کہ حج کا احرام باندہ لے تو عمرہ اوسکا تمام ہے مگر چاہیئے کہ بنا بر
احتیاط کے ایک گوسفند فدیہ دے اور اگر عمداً تقصیر کو ترک کرے
یہانتک کہ حج کا احرام باندہ لے تو ایک جماعت علمانے تصریح کی ہے کہ
عمرہ تمتع اوسکا باطل ہے اور حج اوسکا حج افراد ہوجائیگا بعد اسکے وہ
شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا اور بعض علمانے تصریح فرمائی ہی کہ اگلے سال
اوس حج کا اعادہ کریگا اور بعض دوسرے احرام کو باطل جانتے ہین اور جس
صورتمین حج تمتع بجالانیکے لئے وقت وسیع ہو تو تقصیر کو اوس شخص پر لازم
جانتے ہین اور شخص محرم پر بعد تقصیر کے سوائی سر منڈانیکے حلال ہو جاتی ہین
وہ سب چیزین جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین بنا بر اسکے جو درمیان
علما رضوان اللہ علیہم کے مشہور ہی کہ طواف نساء حج اور عمرہ غیر تمتع کے لئے
مختص ہے اور عمرہ تمتع مین طواف نساء مشروع نہین ہے ف اگرچہ شیخ
شہید قدس سرہ نے بعض اصحاب سی وجوب طواف نسا عمرہ تمتع مین نقل
کیا ہے مگر قائل کی تعیین نہین فرمائی اور علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ اس مسئلہ
مین ہمین خلاف معلوم نہین ہوا ہی مگر چونکہ مسئلہ مین مظنہ خلاف ہی اور بعض
احادیث ضعیفۃ السند بھی وجوب طواف پر دلالت کرتی ہین پس بے شبہ
امر دین مین مقتضاء احتیاط یہہ ہے کہ طواف نساء مع نماز بعد تقصیر بجالانا

چاہئے۔ مخفی نرہے کہ جب مکلف کو بجالانا عمرہ تمتع کا ممکن نہو بباعث اسکے کہ
تنگ وقت مین وارد مکہ ہوا ہو یا عورت بسبب حیض کے عمرہ تمتع بجا نہ لاسکتی ہو
کہ اگر وہ طواف کے لیئے انتظار پاک ہونیکا کرے تو وقت وقوف عرفات و
مشعر کا گزر جاۓیگا پس اگر احرام عمرہ تمتع کے لیے باندہا ہی تو نیت احرام کو احرام
حج افراد کے ساتھ بدل دینا چاہئے ورنہ مکہ معظمہ سے احرام باندہ لے اور عرفات
و مشعر و منی کی طرف جاۓ اور پہر مکہ مین لوٹ کر طواف اور سعی حج اور طواف
نسا کو بجالاوے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجالانا چاہئے کہ اسیقدر حج تمتع سے جو مکلف
پر واجب تہا کفایت کرتا ہے مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہی
اور اگر اس شخص نے خود اپنے اختیار سے عمرہ کو ایسے وقت مین باطل کیا ہو
کہ اعادہ کا زمانہ باقی نہین رہا تو بہی ظاہراً حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا اور بعد
اسکے یہہ شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا لیکن کافی ہونا اس حج افراد کا مکلف کیلیے
حج تمتع سے بری الذمہ ہونیمین محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا
فصل طواف مین ہو چکا ہے . . . .

باب دوسرا

حج کے افعال مین اور اسمین سات فصلین ہین

فصل پہلی

بیان مین احرام حج تمتع کی اس فصل مین دو مقصد ہین

مقصد پہلا

بیانمین وجوب احرام حج کے اور بعض احکام جو متعلق اوسکی ہین جب جاننا تو لے کہ شخص بعد تقصیر کے محل ہو جاتا ہی یعنی جو چیزین بسبب احرام کے اسپر حرام ہو گئی تہین وہ حلال ہو جاتی ہین بعد اسکے پہر اوس شخص پر دوسرا احرام حج تمتع کے لئی باندہنا واجب ہے اور وقت اوسکا وسیع ہی اگرچہ احوط یہہ ہے کہ روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ سے پہلے مکہ سے باہر نکلنا چاہیے اور تنگ ہو جاتا ہے وقت اس احرام کا جبکہ بروز عرفہ یعنی نوین ذیحجہ وقت وقوف عرفات کا فوت ہوجای (یعنی جب دیر کر بیٹہے وقوف عرفات فوت ہو جانے لگے تب وقت اس احرام کا تنگ ہوتا ہی) پس فوراً احرام باندہنا واجب ہی اور مستحب ہی بلکہ احوط ہی بروز ترویہ اٹہوین ذیحجہ کو احرام باندہنا اور بعضی علما نے اٹہوین کو احرام باندہنا واجب جانا ہے اور نیت اسطرح کرے کہ احرام باندہتا ہوںمین یعنی اپنے نفس کو باز رکہتا ہونمین اون محرمات سی جو احرام حج تمتع مین حرام ہین بسبب اطاعت فرمان خدا کے اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہی نیت وغیرہ اور تروک واجبہ یعنی محرمات سی بچنے مین جیساکہ بحث عمرہ مین مذکور ہو چکا ہے اور مقام اس احرام حج کا مکہ ہی جس جگہہ کہ چاہے احرام باندہی اگرچہ مستحب یہہ ہی کہ مسجد الحرام مین مقام ابراہیم

یا حجر اسمٰعیلؑ مین واقع ہوا اور اگر کوئی شخص احرام کو بہولجائے یہانتک کہ منیٰ یا
عرفات مین چلا جائے لازم ہے کہ احرام کے لئے مکہ مین لوٹ کر
آئے اور اگر بباعث تنگی وقت یا کسی اور عذر کی جہت سے لوٹنا
مکہ کا ممکن نہو تو اوسی جگہہ سے جہان یاد آیا ہے احرام باندہ لے اور اگر
افعال کے بجالانے تک بہی یاد نہ آوے تو ظاہراً اس صورتمین صحت حج
کی ہی جیساکہ قول مشہور ہے اور اگر بعد گزرجانے وقت وقوف عرفات
و وقوف مشعر کے یاد آئے یا قبل فراغ حج کے کسی جگہہ یاد آئے کہ مین احرام
باندہنا بہول گیا ہون تو احتیاط یہہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آیندہ
پہر دوبارہ حج بجالاوے اور حکم جاہل مسئلہ کا بہی مثل حکم فراموش کنندہ
کے ہی ہاں اگر کوئی شخص احرام کو عمداً ترک کرے یہان تک کہ وقت وقوف
عرفات و مشعر کا جاتا رہے تو حج اوسکا باطل ہی **مقصد دوسرا**
بیانمین مستحبات احرام حج کے وقوف عرفات کے وقت تک جان تو
کہ بہترین اوقات احرام حج تمتع کرنیوالے کیلئے بعد فارغ ہونیکے عمرہ تمتع
سے روز ترویہ آٹھوین ذیحجہ ہے بعد نماز ظہر کے اور نماز ظہر نہو تو عصر کے
بعد ورنہ کسی اور نماز واجب کے بعد اگرچہ قضا نماز ہو احرام باندہے اور نماز
قضا بہی نہو تو بعد نماز احرام کے اور اقل درجہ وہ دو رکعت نماز ہے جیساکہ
مذکور ہوا اور افضل اماکن احرام حج تمتع کرنیوالے کو تمام مکہ مین مسجد الحرام ہی
اور مسجد الحرام مین بہی افضل جگہہ حجر اسمٰعیلؑ یا مقام ابراہیمؑ ہی پس بعد پہننے

لباس احرام کے اور بجالاوے اون اعمال کے جو پہلے اسے احرام عمرہ مین گزر چکے ہین نیت احرام کی کرے جیسا کہ ابہی بیان ہوا بعد اسکے تلبیہ کہے جیسا کہ پہلے گزرا ہی اور جب ابطح[1] دکہائی دے تو باواز بلند تلبیہ کہی اور جب متوجہ منی کے ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْا وَاِيَّاكَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِي اَمَلِي وَاَصْلِحْ لِي عَمَلِي اور ساتھہ آرام تن اور آرام دلکے تسبیح و تقدیس اور ذکر خدا کرتا ہوا منی کو روانہ ہو اور جب منی مین پہنچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَقْدَمَنِيهَا صَالِحًا فِي عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِي هٰذَا الْمَكَانَ پس کہی اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ

اور سنت ہی کہ روز ترویہ گزر کر شب عرفہ کو منی مین رہی اور طاعت الہی مین مشغول ہو اور بہتر یہہ ہی کہ ان عبادات خصوصاً نماز و نکو مسجد خیف مین بجالاوے اور نماز صبح پڑہکر طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑہتا رہی اور پہر عرفات کو روانہ ہو اگر چاہی تو بعد طلوع صبح صادق ہی کے عرفات کو روانہ ہو جاوے

---

[1] ابطح نام ہی مسیل یعنی رو کی جگہہ کا وادی مکہ مین جسمین باریک سنگریزی ہین اور وہ ایک وسیع رو کی جگہہ ہی اول و ابتدا اسکی جہان کہ شعب وادی منی ختم ہوتا ہی اور آخر اسکا متصل ہے اوس مقبرہ سے جو مکہ مین باسم معلی بفتح میم مشہور ہی نزدیک اہل مکہ کی اور کتب لغت مین معلاۃ سے بہی تعبیر ہوا ہے ۱۲

لیکن سنت ہی بلکہ احوط یہہ ہے کہ وادی محسر[1] سے تا طلوع آفتاب تجاوز نکرے اور پہلے صبح صادق سے عرفات کو جانا مکروہ ہے اور بعض علمانے صبح سے پہلے چلے جانیکی حرمت کو بھی نقل کیا ہے مگر یہہ کہ کسی ضرورت مثلا بیماری وغیرہ کی جہت سے یا بخوف ازدحام خلق کے صبح سے پہلے عرفات کو متوجہ ہونا مضایقہ نہیں رکھتا اور جب متوجہ طرف عرفات کے ہو یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ صَمَدْتُ وَاِیَّاکَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا رہے جبتک کہ عرفات[2] میں پہنچے اور جب عرفات میں پہونچ جائے تو خیمہ اپنا نمرہ[3]

[1] وادی محسر بضم میم وفتح حاء حطی وبکسر وتشدید سین مہملہ قریب منی کے ترچھی راہ ہی اور یہہ حد ہی منی کی لکھا ہی کہ ابرہہ بادشاہ اس جگہہ اگر سست ہو گیا پس حسرت کہای اوسکی اصحاب نے بسبب اوسکی فعل کے اور یوں بھی منقول ہی کہ لان فیل اصحاب الفیل حسر فیہ ای اعیی یعنی اصحاب فیل کا ہاتھی یہاں آکر تھک گیا اور ماندہ ہو گیا تہا ۱۲ مترجم عفی عنہ

[2] عرفات ایک جگہہ ہی مشہور ومعروف ہی وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہی کہ جب جبرئیل حضرت ابراہیم کو عرفات کی طرف لیگئی تو کہا جبرئیل نے کہ یہہ عرفات ہی پس پہچان اپنی مناسک کو پس نام اسکا عرفات ہو گیا اور حد عرفات کی بطن عرفہ وثوبہ ونمرہ سے ذی المجاز تک ہے ۱۲

[3] نمرہ بفتح النون وکسر میم وفتح را ایک جبل یعنی پہاڑ ہی کہ جسپر مقدار حرم کی منتہی ہوتی ہی اور جو شخص مکہ سے وقوف عرفات کو آئے تو یہہ پہاڑ بائیں جانب پڑتا ہی اور نمرہ عرفات کے حدود میں سے ہے ۱۲

مین لگاے کہ وہ ایک مقام ہی عرفات سی پاس ہی ملا ہوا اور عرفات سی الگ ہی

فصل دوسری

وقوف عرفات کے بیانمین اور اسمین دو مقصد ہین

مقصد پہلا

واجبات کے ذکر مین ہے جاننا چاہئے کہ واجب ہی وقوف
یعنی توقف کرنا عرفات مین اور وہ ایک جگہہ محدود ہے بحدود مشہورہ
اور مراد وقوف سے صرف موجود رہنا اور ٹہرنا ہی اوس مکانمین
خواہ سوار وہان رہی یا پیدل چلتا پہرتا رہی یا بیٹہا رہی ہان اگر
تمام وقت مین سوتا ہوا یا بیہوش رہی تو وقوف اوسکا باطل ہے اور
واجب ہی بنا بر احوط کے عرفاتمین رہنا مابعد زوال سی غروب شرعی
تک کہ وقت افطار روزہ و نماز مغرب کا ہی پس عصر کے وقت
سے مثلاً وہان حاضر ہونا کافی نہین ہے اور واجب ہی نیت
وقوف کی اسطرح سے کہ عرفاتمین رہتا ہون مین آجکے دنکی ظہر سے
شام تک حج تمتع مین جو حجۃ الاسلام سے ہے واسطے اطاعت

فرمان خدایتعالے کے اور جان تو کہ عرفاتمین رہنا مجموع
اس مدت مین (یعنی مابعد زوال سے غروب تک) اگرچہ
واجب ہے لیکن رکن نہین ہے پس اگر کوئی شخص اس ساری
مدتمین عرفاتمین نرہے بلکہ اثنا مین کہین چلا جاوے تو گنہگار ہوا
لیکن حج اوسکا صحیح ہے البتہ مسمائی وقوف یعنی برای نام کچھہ
مدت عرفاتمین رہنا رکن ہے اگر اتنا ہی عمداً ترک کریگا تو حج اوسکا
باطل ہے اور ترک وقوف عرفات سہواً مبطل حج نہین ہے
مگر یہہ کہ وقوف مشعر کو بہی سہواً ترک کردے تو حج باطل ہے
اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین پہلا یہہ کہ جو شخص ظہر سے
تاخیر کرے وقوف مین یعنی ایک مقدار مدت ظہر سی گذرنیکے
بعد یہہ شخص عرفات مین حاضر ہو پس بنابر اسکے کہ ابہی بیان
ہوا یہہ کہ واجب ہی وقوف زوال سے غروب تک تو یہہ شخص
گنہگار ہوگا اور ایک جماعت علما کا یہہ قول ہے کہ زوال سی
عرفات مین ہونا واجب نہین ہی چنانچہ ظاہر بعض احادیث کا بھی
ہے اور قول اوّل احوط ہے **مسئلہ** دوسرا یہہ
کہ جب کوئی شخص غروب سے پہلے عمداً عرفاتسے کوچ کردے
اور حدود عرفات سے باہر چلا جائے پس اگر پشیمان ہو کر
پہر عرفات مین آگیا ہوا اور غروب تک رہا تو کفارہ ساقط ہے

مگر اس صورتمین کفارہ دینا احوط ہے اور اگر عرفاتمین لوٹکر نہ آیا
ہو تو واجب ہے کہ ایک اونٹ کفارہ کا راہ خدا مین بقرعید کے
دن مکہ مین نحر کرے اور اگر قدرت نرکہتا ہو تو اٹھارہ دن پے
در پے برابر روزے رکھے اور اگر سہواً کوچ کر کے عرفاتسے باہر
چلا گیا ہو تو پس چاہئے کہ یاد آتے ہی لوٹ آئے اور اگر با
وجود یاد آنیکے لوٹ کر نہ آوے تو ظاہراً حکم اسکا مثل اوس
شخص کے ہی جو عمداً چلا جائے اور اگر بالکل یاد ہی نہ آوے تو
کچھ مضایقہ نہین اور جاہل مسئلہ کا حکم بھی مثل ناسی یعنی بہولنیوالکی
ہے **مسئلہ تیسرا** جو شخص وقوف عرفاتکو عمداً بالکل ترک
کرے تو حج اوسکا باطل ہے اور کفایت نہین کرتا اوسکے بارہ
مین وقوف کرنا عید کی راتکا کیونکہ شب عید کا وقوف جسکو
وقوف اضطراری کہا جاتا ہے حقمین اوس شخص کے کافی ہی جو
وقت پر بہول جائے جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا **مسئلہ چوتہا**
اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان یا تنگی
وقت کے وقوف عرفات بالکل ذرا ہی نہ کیا ہو تو کافی ہوگا اوسکا
رہنا عرفات مین کسی وقت شب عید کو اگرچہ تہوڑی دیر رہے
اور اس زمانہ کو وقوف اضطراری عرفہ کا کہتے ہین اور
اگر کوئی شخص اس وقوف اضطراری کو عمداً ترک کردی

پس ظاہرًا مثل اوسکے ہے کہ جسنے وقوف اختیاری
کو عمدًا ترک کیا ہو یعنی ان دونو صور تونمین حج اسکا باطل
ہے اگرچہ وقوف مشعر اوسکو پہر ملجائے **مسئلہ**
پانچوان جو شخص وقت اختیاری اور اضطراری دونومین
وقوف عرفات کو بہول جائے پس کفایت کرتا ہے صحت
حج کیلئے پانا وقوف مشعر الحرام کا زمانہ اختیاری
اوسکے مین جیساکہ مذکور ہوگا **مسئلہ** چہٹا جبکہ قاضی اہل
سنت کے نزدیک چاند کا ہونا ثابت ہو اور وہ ثبوت
ہلال کا حکم دیدے اور شیعونکے نزدیک شرعًا ہلال ثابت
نہوا ہو لہذا اور عرفہ موافق اہل سنت کے وہ آٹہوین
تاریخ ہوگی نزدیک شیعہ کے پس اگر عرفات کی طرف باہر
جانمین کہ مکہ سے اونکے نکلنے کا دن ہے مخالفت اہلسنت
کی ممکن ہے اسطرحکہ وہ تو آٹہوین کو جائین اور شیعہ لوگ
چاہئے نوین کو روانہ ہون یا یہہ امر ممکن ہو کہ شیعہ آٹہوین
تاریخ اونکے ساتہہ عرفات مین داخل ہون مگرچونکہ اہلسنت
کے حساب سے آج نوین ہے پس وہ تو شام کو مشعر
کی طرف لوٹ آئینگے مگر شیعونکو چاہئے کہ وہ راتکو دوسرے
دن تک وہین عرفاتمین رہجائین تاکہ اپنے حساب کی یوم عرفہ

کو وقوف عرفات کرین یا یہہ کہ اہلسنّت کے ساتھہ آٹھوین
کو عرفات جائین اور پہر مشعر مین واپس آکر دوبارہ دوسرے
دن غروب آفتاب سے پہلے وقوف اختیاری کیلئے
پہر لوٹ کر عرفات مین آجائین اور قبل از غروب آفتاب
مراجعت عرفہ ممکن نہو تو بعد غروب کے وہان چلے آنا چاہئے
کہ یہہ وقت وقوف اضطراری عرفات کا ہے یعنی بعد غروب
آفتاب روز عرفہ شب عید عرفا تمین رہین پہر مشعر مین
آجائین تا وقوف مشعر ہاتہہ آئے پس وقوف اختیاری
یا اضطراری عرفات کے لئے ایسا کرنا واجب ہے اور اعمال
روز عید منٰی مین بجالائین اور اگر وقوف عرفات اصلا
ممکن نہو نہ اختیاری و نہ اضطراری تو پس وقوف مشعر
پر اکتفا کرین یعنی اگر وقوف مشعر ہی بجالائین تو کفایت
کرتا ہے اور حج انکا صحیح ہے اور جو وقوف مشعر بہی میسّر
نہوا تو حج انکا اس سال مین فاسد ہوگا اور تقیہ اس مقام
مین موجب صحّت عمل کے نہوگا بنا بر قول احوط کے وَاللّٰہُ العالم

مقصد دوسرا

وقوف عرفات کے مستحبات مین سنّت ہے کہ حاجی
وقوف کے وقت باطہارت ہو اور غسل کرے اور
جو امور کہ باعث پریشانی خاطر ہون اونہین دور کرے
تاکہ دل اسکا متوجہ طرف جناب اقدس الہی کے ہو
اوسوقت نماز ظہر وعصر کو ایک اذان و دو اقامت سے
اوّل وقت مین بجالائے اور مکہ سے آنیوالیکی بائین جانب
عرفات مین پہاڑ کے دامن ہموار میدانمین وقوف کرے
اور اپنے ساتہیونکے ساتہہ ایک دوسرےسے ملے ہوئے
رہین اور بعد نماز کے کہڑا ہو اور دعا مین مشغول ہو اور مکروہ
ہے پہاڑ پر جانا اور نیز مکروہ ہے حال وقوف مین
سوار رہنا یا بیٹہنا اگر کہڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہو
ورنہ جسقدر ممکن ہو کہڑا رہے اور چاہئے کہ روبقبلہ ہو اور دلکو
متوجہ طرف حق سبحانہ وتعالے کرے اور حمد وثناء الہی
بجالاوے اور تمجید وتہلیل اور سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰہِ اور سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور سو بار آیۃ الکرسی
پڑہے اور سو بار محمد وآل محمد پر صلوات بہیجے اور سو
مرتبہ سورۂ انّا انزلناہ اور سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

اِلَّا بِاللّٰہِ اور سو بار سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے
اور جو دعا چاہے کرے خدائیتعالے قبول کریگا
اور کوشش کرے دعا کرنیمین کہ یہہ دن دعا مانگنے اور
خدا سے سوال کرنیکا ہے اور نزدیک شیاطین کے
کوئی چیز خوشترا سے نہین ہے کہ جناب اقدس الٰہی
سے بتجھی غافل کرین اور پناہ مانگ خدا سے شیاطین کے
شر سے اور ہرگز لوگونکی طرف نظر نکر اور اپنے حال مین
متوجہ رہ اور دل و زبان سے استغفار کر اور اپنے گناہونکو
شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر رونا نہ آوے تو اپنے
تئین متوجہ و آمادہ گریہ رکھہ اور دعا کر واسطے اپنے
ماں باپ و برادران مؤمن کے اور اقل درجہ یہہ ہے کہ
چالیس مؤمن کیلئے دعا کرنی چاہئے اور حدیث مین
ہی کہ ایک فرشتہ معین ہے کہ جو کچھہ وہ شخص برادر مؤمن کی لئی
طلب کرے تو وہ فرشتہ خدا سے لاکھہ برابر اوسکے اس
دعا کرنیوالے لئے طلب کرتا ہے اور اس تمام اوقات وقوف
کو دعا و استغفار و ذکر الٰہی مین صرف کرے اسلئے کہ بعض
علما اسکے وجوب کے قائل ہوئے ہین اور چاہئے کہ دعاہای
منقولہ کو پڑھے خصوصاً دعاء صحیفۂ کاملہ اور دعاء حضرت

سید الشہدا علیہ السلام اور دعاء حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور سنت ہے کہ یہہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَجْنَبِ وَفْدِکَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْکَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ کُلِّھَا فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْکُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَوْلِکَ وَجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ وَمَنِّکَ وَفَضْلِکَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے پس ہاتھہ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہہ کہے

اَللّٰھُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْکَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْھَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْھَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَیْتَ اَسْئَلُکَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ وَمُلْکُ یَدِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِکِیَ الَّتِیْ اَدَّبْتَھَا

خلیلک ابراہیم صلوات اللہ علیہ و دللت علیہا نبیک محمدا صلی اللہ علیہ و الہ اللہم اجعلنی ممن رضیت عملہ و اطلت عمرہ و احییتہ بعد الموت حیوۃ طیبۃ پھر کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حی لا یموت بیدہ الخیر و ہو علی کل شیئ قدیر اللہم لک الحمد کالذی تقول و خیرا مما تقول و فوق ما یقول القائلون اللہم لک صلوتی و نسکی و محیای و مماتی و لک براٰتی و بک حولی و منک قوتی اللہم انی اعوذ بک من الفقر و من وساوس الصدر و من شتات الامر و من عذاب القبر اللہم انی اسئلک خیر الریاح و اعوذ بک من شر ما یجیئ بہ الریاح و اسئلک خیر اللیل و خیر النہار اللہم اجعل فی قلبی نورا و فی سمعی نورا و فی بصری نورا و فی لحمی نورا و دمی و عظامی و عرو قی و مقعدی و مقامی و مدخلی و مخرجی نورا و اعظم لی نورا یا رب یوم القاک انک علی کل شیئ قدیر

اور جہانتک ہوسکے اس دن خیرات و تصدقات مین
کمی نکرے خصوصاً بندہ آزاد کرینمین اور پہر روبقبلہ ہوا ور
کہے سُبحَانَ اللّٰہ سو مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکبَر مَاشَاءَ اللّٰہُ
لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ
لَاشَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ یُحیِی وَیُمِیتُ
وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِہِ الخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیرٌ
سو بار کہے پس دو آیتین سورہ بقر سے پڑہے پہر تین بار
قل ہو اللہ احد پڑہے اور آیۃ الکرسی پڑھے اور آیہ سخرہ
کہ جو سورہ اعراف مین ہے کہ اول اوسکا اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ
الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ہے
پہر معوّذتین یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ
برب النّاس پڑہے پس شمار کرے نعمتہای الٰہی ایک
ایک چیز کو جو معلوم ہین اہل و اولاد و مال وغیرہ سے
اور دور ہونا بلاؤنکا اور کہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ عَلٰی نَعمَآئِکَ
الَّتِی لَا تُحصٰی بِعَدَدٍ وَّلَا تُکَافٰی بِعَمَلٍ اور حمد کرے خدا
کی ساتہہ ہر آیہ حمد کے جو خداوند عالم نی اپنی ذات پاک کے لئے
قرآن مجید مین فرمائی ہے اور تکبیر و تہلیل کرے ساتہہ ہر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جو خدا نے ساتہہ اوسکے اپنے لئے

تہلیل کی ہے قرآنمین اور درود بہت محمد وال محمد پر بہیجے
اور خدا کو اون اسماء مقدسہ سے یاد کرے جو قرآنمین ہین
اور اون اسماء سے کہ جنہین یہہ شخص جانتا ہو اور اون اسماء
سے جو آخر سورہ حشر مین ہین اور کہے اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ
یَا رَحْمَانُ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ
وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ
وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ
الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَیْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهُ
وَاَنْ تُعْطِیَهُ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ
جَمِیْعِ عِلْمِكَ فِیَّ اور جو حاجت رکہتا ہو خدا سے طلب کرے
اور دعا کرے کہ سال آیندہ توفیق حج کی دے اور ہر سال
وہ حج سے مشرف کرے اور ستّر بار کہے اَسْئَلُكَ بِالْجَنَّةِ
اور ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے پہر
پڑہے اوس دعا کو جو جبرئیل نے اس مقام مین حضرت آدم
علیہ السلام کو قبول توبہ کے لئے تعلیم کی تہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ
نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ فَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب سورج غروب ہو جائے تو کہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ بِتَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِیْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِیْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّیْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰى وَجْهِیَ الْفَانِیْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس طرف مشعر الحرام کے بآرام تن روانہ ہو اور استغفار کرے اور دعا پڑھے اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِیْ وَاقْلِبْنِی الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِی الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَ

الرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلٍ
وَّمَالٍ اَوْ قَلِیْلٍ اَوْ کَثِیْرٍ وَّبَارِکْ لَهُمْ فِیَّ اور بہت سا
کہے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

فصل تیسری

وقوف مشعر الحرام کے بیانمین اور اسمین دو مقصد ہین

ے مشعر الحرام وہ ایک پہاڑ ہی مزدلفہ کے اخیر مین اور نام اوسکا قزح ہے اور نام رکھا جاتا ہی
وہ پہاڑ جمع اور مزدلفہ اور مشعر الحرام اسواسطے کہ وہ جگہہ عبادت کی ہے اور صفت اوسکی بحرام
واسطے حرمت اور بزرگی اوسکی کے یا اسواسطے کہ وہ حرم مین سے ہی اور یہا بر مشہور کے میم مشعر کا مفتوح
ہی اور بعض اسم آلہ کی تشبیہ پر کسرہ دیتے ہین اور حد مشعر کی مابین مازمین کے حیاض تک
(اور مازمین بدو میم وہ تنگ راہ جو دو پہاڑونکے درمیان ہو) اور حیاض سی وادی محسر تک اور نام رکھا جاتا ہی
ہر موضع منسک کا مشعر اسواسطے کہ وہ جگہہ ہے عبادت خدا کی ـــ المزدلفۃ لیلۃ الازدلاف ای الاجتماع
ویسمی جمعاً ایضاً اسلئے کہ آدم علیہ السلام نے جمع کیا اوس مقام مین درمیان دو نمازون مغرب وعشا کے۔
پہر حدیث مین ہی کہ مشعر کا نام مزدلفہ یون رکہا گیا کہ جبرئیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے عرفات
مین کہا یا ابراہیم ازدلف الی المشعر الحرام یعنی ای ابراہیم نزدیک ہو مشعر الحرام سے اولا نہم
ازدلفوا الیہا فی عرفات یا اسلئے کہ لوگ مجتمع ہوتے ہین عرفات سے آنکر ۱۲

مقصد پہلا

واجبات مین ہے جان تو کہ جب بقرعید کی رات کو عرفات سے
کوچ کرے تو چاہئے کہ مشعر الحرام مین آوے اور تمام رات
دن نکلے تک وہین رہے اور بعض علما اس شب باش ہونیکو
مشعر الحرام مین واجب جانتے ہین اور نسبت اس وجوب کی
اکثر علما کی طرف دی ہے اور یہہ احوط ہے اور نیت اسطرح
کرے کہ شب عید بسر کرتا ہونمین مشعر الحرام مین واسطے
رضای الہی کے اور جب فجر طالع ہو پس نیت وقوف مشعر
کی کرے اسطرح کہ مشعر الحرام مین وقوف کرتا ہونمین طلوع
آفتاب حج تمتع مین واسطے واجب ہونیکے قربۃً الی اللہ اور بنا
بر قول مشہور واحوط کے طلوع آفتاب تک مشعر مین رہنا
واجب ہے پس اگر عمداً طلوع آفتاب سے پہلے مشعر سے
باہر چلا جائے اور وادی محسّر سے تجاوز کر جائے تو گنہگار
ہوگا اور بعض علما نے کفارہ دینا واجب جانا ہے اور اس
جگہہ چند مسئلہ ہین **مسئلہ پہلا** یہہ کہ وقوف
مشعر الحرام رکن ہے اور یہہ تمام وقوف واجب ہے پس

اگر کوئی بالکل اوسے ترک کردے تو حج اوسکا باطل ہے
لیکن وقوف مشعر کبھی ساقط بھی ہو جاتا ہے اوس شخص
کے حق مین کہ جسنے بقصد وقوف تمام رات مشعر مین گزاری
ہو اور بعد طلوع فجر کے وہان رہنا اوسے دشوار ہو مثل
عورتونکے اور ضعیف مردون اور بیمارونکے کہ انبوہ خلائق
کے باعث سے مشقت بہت اونہین پیش آئیگی یا وہ لوگ
جنکو کوئی کام ضروری ہو پس جائز ہے کہ طلوع فجر سے
پہلے مشعر سے منیٰ کی طرف چلے جائینگی اور اگر کوئی
شخص کسیطرحکا عذر نرکہتا ہو اور پہر باہر چلا جائے تو
بعض علما نے کہا ہے کہ اگر طلوع فجر سے پہلے باہر جائے
بشرطیکہ علاوہ شب باش ہونے مشعر کے وقوف عرفہ بھی
اوسنے فوت نہوا ہو تو حج اوسکا صحیح ہے لیکن کفارہ مین
ایک گوسفند دینا اوسے لازم ہے اور احوط یہہ ہے کہ
اس صورت مین بھی حج اسکا فاسد سمجھا جائے اور چاہیئے
کہ اعادہ حج کا کرے **مسئلہ دوسرا** یہہ کہ جو شخص
وقوف مشعر کو وقت مذکور مین نپاوے تو قبل از زوال
مشعر مین کچھہ دیر رہنا اوسکے حق مین کفایت کرتا ہے
پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کے لئے تین وقت ہین ایک

شب عید ہے اون لوگونکے لئے جو مشعر مین بعد طلوع فجر کے
رہ نہین سکتے جلیسا کہ گزرا دوسرا درمیان طلوع فجر اور طلوع
آفتاب کے تیسرا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک
مسئلہ تیسرا ایہہ کہ پہلے بیانسے معلوم ہوا کہ وقوف
عرفات و مشعر کے دو وقت ہین ایک اختیاری دوسرا
اضطراری پس مکلّف باعتبار اسکے کہ وقوف دونون
اختیاری اوسے ہاتہہ آئین یا دونو اضطراری یا ایک اختیاری
دوسرا اضطراری یا اصلا وقوف نکرے تو یہہ سب نو
قسمین ہین پہلی یہہ کہ دونو وقوفونکو اختیاری وقت مین بجالاوے
تو حج کے صحیح ہونیمین کوئی اشکال نہین ہے دوسری یہہ کہ
وقوفین یعنی وقوف عرفات و مشعر سے کسی ایک کو بہی نپاوے
نہ وقت اختیاری و نہ اضطراری مین پس اس صورتمین
بطلان حج مین کوئی اشکال نہین ہے پس چاہئے کہ اوسے
حج کے احرام سے جسے باندہے ہے عمرہ مفردہ بجالاے
یعنی طواف و نماز اوسکی اور سعی و تقصیر اور طواف النسا اور
اوسکی نماز بجالاے کہ اسیکو عمرہ مفردہ کہتے ہین اور احرام سے
محل ہو جائے یعنی جو چیزین حرام تہین وہ حلال ہو جائینگی اور
اگر گوسفند ہمراہ رکہتا ہو تو ذبح کریگا اور سنّت ہی کہ یہہ شخص

حاجیون کے ساتھہ منیٰ مین رہے اور جب مکہ معظمہ مین جاے تو
عمرہ کے افعال کو بجالاے اور اگر شرائط مقررہ وجوب
حج کے اسکے بارہ مین متحقق ہون تو سال آیندہ حج کرے
تیسری یہہ کہ وقوف عرفہ کو اختیاری وقتمین بجالائے
اور وقوف مشعر کو وقت اضطراریمین چوتھی برعکس اسکے
یعنی وقوف عرفہ کو اضطراری وقت مین بجالائے اور وقوف
مشعر کو وقت اختیاری مین اور ان دونو صور تونمین حج
صحیح ہے اور حج کی صحت پر ان دونو صورتونمین دعوی اجماع
کا کیا گیا ہے پانچوین یہہ کہ اس شخص نے دونو وقوف مشعر و
عرفات اضطراری وقت مین کئے ہون پس اس صورتمین
حج کے صحیح ہونمین اختلاف ہے اور صحت حج کی یعنی حج کا
صحیح ہونا بعید نہین ہے لیکن احوط اعادۂ حج کا ہے سال
آیندہ مین جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائین چھٹی یہہ کہ فقط
وقوف مشعر اضطراری وقتمین اسکے ہاتھہ آئے اور وقوف
عرفہ وقت اختیاری یا اضطراری مین نہ کیا ہو تو اس صورتمین
بھی خلاف ہے اور عدم صحت یعنی صحیح نہونا حج کا اس جگہہ
اقوی واشہر ہے قسم ساتوین یہہ کہ فقط وقوف عرفہ کو
اوسکے وقت اختیاریمین بجالاوے اور وقوف مشعر بالکل

نہ کیا ہو نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری پس اس صورتمین
مشہور یہہ ہے کہ حج صحیح ہے بلکہ بعض علمانے فرمایا ہے
کہ اس صورتمین صحت حج مین کسی نے اختلاف ہی نہین کیا ہے
لیکن نفی خلاف کا حکم کر دینا مشکل ہے کیونکہ خلاف اسمین
پایا جاتا ہے آٹھوین قسم یہہ کہ وقوف مشعر کو اختیاری وقتمین
بجالاوے اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو ظاہراً اس صورتمین
حج صحیح ہے اور بظاہر کوئی خلاف بہی اسمین نہین پایا جاتا ہی
نوین یہہ کہ فقط وقوف عرفہ کو اضطراری وقت مین بجالائے
اور وقوف مشعر بالکل نکرے تو حج اس صورتمین صحیح نہین ہے

مقصد دوسرا

وقوف مشعر الحرام کے مستحبات مین سنت ہی کہ عرفات
سے طرف مشعر الحرام کے آرام تن اور اطمینان دل کے ساتھہ
استغفار کرتا ہوا متوجہ ہو جب تل سرخ یعنی سرخ ٹیلے
تک پہنچ کہ دہنی جانب راہ کے واقع ہے یہہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِي وَزِدْ فِي عَمَلِي وَسَلِّمْ لِي دِيْنِي
وَتَقَبَّلْ مِنِّي مَنَاسِكِي اور اونٹ کو تیز نہ چلاوے اور اونٹ

چلاتے وقت کسیکو آزار نہ پہنچاوے اور اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ
رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ کو بہت سا کہے اور چاہئے کہ نماز مغرب
وعشا کو مشعر الحرام جانے تک تاخیر کرے اور مشعر مین جاکر
پڑھے اگرچہ تہائی رات تک بہی جاتی رہے اور اگر کوئی
عذر ہوجائے کہ ثلث شب سے پہلے مشعر مین نہ پہونچ سکے تو
چاہئے کہ نماز کو ادا کرلے اور دونو نمازین ایک اذان اور دو
اقامت کے ساتھہ ملاکر پڑھے اور نافلہ مغرب کو بعد مغرب
نہ پڑھے بلکہ عشا کے بعد بجالاوے اور احوط یہہ ہے کہ
جب مشعر الحرام مین آئے تو نیّت کرے کہ شب بسر کرتا ہون
مشعر الحرام مین حج تمتع مین واسطے رضا وخوشنودی خدا
کے اور پہلے گزر چکا ہے کہ اظہر واحوط یہہ ہے کہ رات
گزارنا مشعر مین واجب ہے اور مستحب ہی کہ وسط وادی
مشعر مین رستہ کی داہنی جانب اوترے اور یہہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْهَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ
اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَاَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهٗ لِیْ
فِیْ قَلْبِیْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِیَآئَكَ
فِیْ مَنْزِلِیْ هٰذَا وَاَنْ تَقِیَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اور جہانتک ہوسکے
اوس تمام رات کو طاعت وعبادت الہی مین گزارے کیونکہ حدیث مین

آیا ہے کہ دروازے آسمان کے اس راتکو بند نہین ہوتی
اور آوازین مؤمنونکی اوپر جاتی ہین خداوند عالم فرماتا ہے
کہ مین ہون خداوند تمہارا اور تم بندے ہو میرے ادا کیا
تمنے حق میرا مجھے لازم ہے کہ قبول کرون مین دعائین تمہاری
پس بعضونکے اونین سے سارے گناہ بخشدیتا ہی اور
بعض کے تھوڑے سے بخشتا ہی اور سنت ہے کہ مشعر سے اس
شبکو ستر کنکریان رمی جمرہ کے واسطے اوٹھاوے اور
سنت ہے کہ غسل کرے اور وقوف کی حالت مین باوضو
رہے اور دعائین جو ائمہ علیہم السلام سے منقول ہین اونہین
پڑھے اور حمد و ثناء الہی بجالاوے اور یہہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ
فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ
مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ
جَائِزَتِي فِي مَوْضِعِي هٰذَا اَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَ
مَعْذِرَتِي وَاَنْ تَتَجَاوَزَ خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ
الدُّنْيَا زَادِي وَتَقْلِبَنِي مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ
بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ اور دعا کرے

عن

اپنے واسطے اور اپنے مان باپ اور بہائیون اور اہل ومال
اور فرزندونکے لئے اور بعض علما قائل ہوئے ہین کہ دعا
مانگنی وہان واجب ہے اور بہتر یہہ ہے کہ سوائے امامکی
اور سب قبل طلوع آفتاب کے مشعر سے روانہ ہون لیکن
جبتک آفتاب نہ نکلے وادی محسر سے تجاوز نکرین اور جب
آفتاب کوہ ثبیر[۱] پر چمکے سات بار اپنے گناہونکا اقرار کرے
اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو ذکر خدا
و استغفار کرتا ہوا سکینہ و وقار یعنی ارام دل وارام تن کے
ساتہہ جائے اور جب وادی محسر مین پہنچے اور پیادہ ہو تو
مثل اونٹ کے تیز چلے اور سوار ہو تو اپنے مرکب کو تیز چلاوے
اور اگر ہرولہ یعنی تیز چلنے کو بہول جائے تو پہر لوٹے اور تیز
چلے اور ہرولہ کے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ
عَھْدِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ
تَرَکْتُ بَعْدِیْ اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

---

[۱] ثبیر پہلے ثا مثلثہ بعد اسکے با موحدہ بروزن امیر اور وہ نام ہے ایک بہت بڑے پہاڑ کا مزدلفہ مین بائین جانب
اوس شخص کے جو منی کو جائے اور خاص مکہ مین پانچ پہاڑ ہین جنکا نام ثبیر ہے ۱۲ مجمع البحار

فصل چوتھی

منیٰ[1] کے واجبات کے بیان مین - جان تو کہ واجب ہے
مکلّف پر مشعر الحرام سے کوچ کرنیکے بعد بقرعید کے دن اوس
جگھہ پر پہر آنا جسکو منیٰ کہتے ہین اور منیٰ مین تین امرونکا بجالانا
واجب ہے اول رمی جمرہ عقبہ[2] یعنی پھینکنا کنکریونکا جمرہ کی
طرف اور یہہ نام ہے ایک مقام کا کہ وہ محلّ رمی ہے اور
وقت رمی کا روز عید ہے طلوع آفتاب کے بعد سے غروب
آفتاب تک اور واضح ہو کہ بقرعید کے دن صرف اسی جمرہ عقبہ

---

[1] منی بکسر میم و الف مقصورہ اسلئے کہتے ہین کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے اس جگھہ کہا کہ تمن علی ربک ما شئت یعنی آرزو کر اپنے پروردگار سے جو
کچھہ تو چاہتا ہو فتمنی ابراهیم فی نفسه ان یجعل الله مکان ابنه اسمعیل کبشا
یامره بذبحه فداء له فاعطی مناه یعنی پس آرزو کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دلمین
یہہ کہ گردانے اللہ اونکی فرزند اسمعیل کے جگھہ کو سغند کو فدیہ اوسکا کہ اوسکی ذبح کا حکم کرے پس دی اللہ نے آرزو
اوسکی ۱۲ مسالک

[2] جمرہ عقبہ مثل منارہ کی جو مکہ کی طرف واقع ہی اور جمرہ اولی طرف عرفات کے اور درمیانی میان وسطی ہی ۱۲ مترجم

پر رمی کیجاتی ہے نہ اور کسی جمرہ پر اور اگر اوسدن رمی جمرہ
عقبہ بہول جائے تو تیرہوین ذیحجہ تک رمی کو بجالاوئی اور
شرط ہی کنکریونمین کہ باوجود صادق آنیکی اونپر نام
سنگریزونکے بہتر یہہ ہے کہ حرم کی کسے مقام کی ہون
اگرچہ مستحب یہہ ہے کہ شب عید وہ مشعر سے اوٹہای ہون
اور یہہ ہی شرط ہے کہ وہ کنکری مستعمل نہون یعنی کسی
اورنے صحیح طور سے جمرہ پہ اونہین نہ پہینکا ہو اور رمی مین
چند امر واجب ہین پہلے نیت کرے کہ سات کنکری
ڈالتا ہونمین جمرہ عقبہ پر حج تمتع مین واسطے واجب ہونیکے
قربۃً الی اللہ دوسرے واجب ہی پہینکا اون سنگریزونکا
پس اگر کنکری کو جمرہ پہ رکہدے اسطور سے کہ رمی
صادق نہ آئے تو کافی نہوگا تیسرے یہہ کہ وہ کنکری
پہینکنے کے ذریعہ سے جمرہ پہ پہنچی پس اگر دوسری جگہہ
لگے اور وہانسے جمرہ پہ جا پہنچے یا کسی انسان یا حیوانکی اعانت سی
وہان پہنچے تو کافی نہوگا اور اگر شک کرے کنکریکے جمرہ پہ پہنچے نہ
پہونچنے مین تو بنا کو نہ پہونچنے پر رکہے اور پہر پہینکے چوتہی
یہہ کہ تعداد کنکریونکی جنہین پہینکنا ہے سات عدد ہون
پانچوین یہہ کہ ان کنکریونکو ایک دفعہ نہ ڈالے اگرچہ جمرہ پہ ایک

لہ یاد نہ آئی تو
سال خود آئی
نائب بہیجی ۱۲

دوسرے کے بعد پہونچین بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک کر کے پہینکے ہر چند جمرہ پہ ایک دفعہ جا پہونچین اور جاننا چاہیئے کہ مستحب یہہ ہے کہ کنکریان رنگین برنگ سرمئی ہون اور یا کسی اور رنگ کی اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک کر کے چنی ہون اور نرم ہون سخت نہون اور بقدر بند انگشت کے یعنی پوروے کی برابر ہون اور مستحب ہے کہ کنکریون کے پہینکتے وقت باوضو پیادہ پا ہو سوار نہو اور بعض علما وجوب طہارت کے قائل ہوے ہین اور جب سب کنکری ہاتہہ مین ہون تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِيْ فَاحْصِهِنَّ لِيْ وَارْفَعْهُنَّ فِيْ عَمَلِيْ اور ہر سنگریزہ کے ڈالتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا اور سنت ہے کہ مابین اسکے اور جمرہ کے دس ہاتہہ یا پندرہ ہاتہہ کا فاصلہ ہو اور پشت بقبلہ اور منہ طرف جمرہ کے ہو اور سنت ہے کہ کنکریکو انگوٹہی پر رکہے اور انگشت شہادت کے ناخون سے جمرہ پہ پہینکے اور جب

منا مین اپنے قیام کی جگہہ پر آئے تو سنت ہے کہ یہہ
دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ
فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

دوسرا واجب واجبات منیٰ سے ذبح کرنا ہدی
یعنی قربانی کا ہے جان تو کہ واجب ہے حج تمتع کرنیوالے
پر ذبح کرنا ایک ہدی کا بنابر اشہر واظہر واحوط کے ایک
ہدی چند آدمیونکی طرفسے کافی نہوگی اور اگر کوئی شخص
ہدی مول لینے پر قادر نہو تو اسکی عوض مین دس روزے
رکہے تین روزے حج مین اور سات روزے اپنے شہر مین
پہنچکر رکہے اور اگر ہدی دستیاب نہو تو قیمت اوسکی کسی معتمد
کے پاس رکہدے کہ بقیہ ماہ ذیحجہ مین وہ ہدی مول لیکر

ے جمار وجمرات لغت مین وہ چہوٹے چہوٹے سنگریزی ہین اور موضع جمار کہ منیٰ مین
ہی نام رکہا جاتا ہے جمرہ اسواسطے کہ وہ موضع رمی کیا جاتا ہی جمرہ یعنی سنگریزے سے یا اسواسطے کہ
وہ جگہہ اجتماع سنگریزونکے ہے اور جمرات منیٰ کے تین ہین اور درمیان ان ہر جمرہ کے بقدر تیر پرتاب کے
فاصلہ ہی ازانجملہ جمرہ عقبہ ہے نزدیک مکہ کے یعنی جو جمرہ مکہ کی سمت واقع ہی اور بقرعید کی دن صرف
یہی جمرہ عقبہ رمی کیا جاتا ہے اور پہر جمرۃ الدنیا ہی چونکہ اوترنے والونکے اوتار کی جگہہ
سے مسجد خیف کے نزدیک تر ہے اسواسطے نام اسکا جمرۃ الدنیا ہوا ۱۲

اوسے ذبح کرے اور اگر اس سال میسر نہو سکے تو سال
آیندہ مین لیوے اور ذبح کرے مگر احوط یہہ ہے کہ اس صورتمین
ذبح ہدی کے ساتھہ دس روزے بھی رکھے اور اگر بقرعید کے
دن ہدی کا ذبح کرنا بھول جائے یا بسبب کسی عذر کے بقرعید کو
ہدی ذبح نکی ہو تو تیرھوین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہی
ہے اور واجب ہے یہہ کہ ہدی یعنی حیوان قربانی کا شتر یا گائی
یا گوسفند ہو پس اگر شتر ہو تو پانچ سال کامل ہو کر چھٹے
برس مین داخل ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط یہہ ہے
کہ دو سالہ کامل ہو کر تیسرے سال مین شروع ہو اور
قسم گوسفند سے اگر بھیڑ و دنبہ و مینڈھا ہو سات مہینے اوسکے
تمام ہو چکے ہون اور اٹھوان مہینا اوسے شروع ہوا اور احتیاط
یہہ ہے کہ وہ ایک سال تمام ہو کر دوسرے سال مین داخل
ہوا ہو اور قسم گوسفند اگر بز یعنی بکرا ہو تو احوط یہہ ہے کہ
دو سالہ پورا ہو کر تیسرے سال مین شروع ہوا اور شرط ہے
ہدی مین کہ کسیطرحکا اوسمین نقصان نہو سارے اعضا
اوسکے سالم ہون پس اندھا اور لنگڑا اور بہت بوڑھا اور بیمار
کافی نہوگا بلکہ اگر ذرا سا کان اوسکا کٹا ہو یا اندرونی سینگ
ناقص ہو تو بھی کافی نہین ہے اور چاہئے کہ جانور دُبلا بھی نہو

اور مشہور بین العلما یہہ ہے کہ گردو نہین اوسکے چربی ہونا
کفایت کرتا ہے اور احوط یہہ ہے کہ ایسا جانور لیوے کہ
عرف مین جسے دُبلا نہ کہین اور اگر درمیان سے کان چرے
ہوئے یا سوراخدار ہون کچہہ مضایقہ نہین مگر احوط یہہ ہے
کہ جس جانور کا کان شکافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جسکی
اصل خلقت مین سینگ یا کان یا دم نہو تو اوسے بہی
مول نہ لیوے اور جس حیوانکی رگین اور بیضتین مل ڈالے
ہون کہ اسکو موجو و مرضوض الخصیتین کہتے ہین تو اوسی
بہی ذبح نکرے اور اظہر و اشہر یہہ ہے کہ جانور خصی کا بہی
ذبح کرنا کافی نہو گا اور اگر کوئی شخص حیوان مول لیوے اس
خیال سے کہ بی عیب ہے لیکن ذبح کرنیکے بعد معلوم ہوا
کہ ناقص ہے تو بہی کافی نہین ہے اور اگر پہلے سے گمان ہو کہ
جانور فربہ ہے لیکن بعد ذبح کے دُبلا اور لاغر نکل آئے تو کافی ہی
اور اسیطرح کافی ہے اگر بہ گمان لاغر ہونیکے ذبح کرے مگر
بامید اسکے کہ فربہ اور مطلوب حق سبحانہ و تعالے کے موافق
ہوگا اور بعد اسکے وہ جانور فربہ نکل آئے لیکن اگر احتمال اوس
جانور کی فربہ ہونیکا نکرے یا فربہ ہونیکا احتمال کرے مگر احتمال
فربہی واسطے موافقت حکم خدا اور ادائے واجب کے نہو بلکہ

ازراہ بی پروائی جانور مول لیکر ذبح کر ڈالے اور اتفاقاً وہ فربہ
نکل آوے تو ظاہراً کافی نہین ہے اور جان تو کہ احوط یہہ ہی کہ کسیقدر
ذبیحہ سی خود کہائی اور کچہہ بطور ہدیہ و تحفہ دی اور کسیقدر تصدق کری اور
احوط یہہ ہی کہ مقدار ہر ایک ہدیہ اور صدقہ کی تہائی حصہ ذبیحہ کا ہو اور چاہئی کہ ہدیہ و صدقہ
مؤمنین پر ہو بنا براسکے جو ذبیحے منیٰ مین فی الحال ذبح
ہوتے ہین غالباً بلکہ ہمیشہ اونہین سودانی لوگ جو
حوالی منیٰ مین رہتے ہین لیجایا کرتے ہین اور دینا اونکا
جائز نہین ہے اسلئے کہ ایمان بلکہ اسلام اوس طائفہ کا
معلوم نہین ہے لہذا پہلے تہوڑا سا گوشت اپنے لئی
رکہہ لے بعد اسکے تیسرا حصہ ذبیحہ کا جاچوہین کسی فقیر
مؤمن کو صدقہ دی اور ایک ثلث اپنے برادران
ایمانی کو ہدیہ دیوی ہر چند ہنوز حصہ ہر ایک حصہ دار
کا جدا نہ کیا ہو کہ اوسوقت صاحب صدقہ و ہدیہ اگر
اپنا اپنا حصہ اوس طائفہ سودانی پر تصدق کردین تو
کچہہ مضائقہ نہین ہے اور اگر ان احتیاطونسے پیشتر ایسا
اتفاق ہو کہ سودانی لوگ ذبیحہ کو چرا کریا لوٹ کر
لیجائین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ
کا نہوگا ہان اگر خود اپنے اختیار سے دیدے تو احوط یہہ ہے

کہ حصہ فقرا کا یہہ شخص ضامن رہیگا جاننا چاہیئے کہ جو
جو شخص ذبح ہدی پر قادر نہو تو دس دن روزے
رکھے تین دن متواتر ایام حج مین ساتوین تاریخ ذیحجہ سے
نوین تک اور اگر ساتوین کو روزہ رکھنا ممکن نہو تو آٹھوین
نوین تاریخ کو روزہ رکھے اور ایک روزہ بعد مراجعت
منیٰ سے مکہ آکر رکھے لیکن احوط یہہ ہے کہ اس صورتمین
علاوہ ساتوین اور نوین کے بعد مراجعت کرنیکی منیٰ
سے تین روزے متواتر رکھے یعنی جس روز منیٰ
سے کوچ کرے اوسدن اور دو روز بعد اوسکے پے
در پے روزے رکھے اور قصد کرے کہ ان پانچ روز
مین جو تین روزے مطلوب خدا ہون وہی بدل ہدی ہین
اور اگر آٹھوین تاریخ روزہ نرکھا تو نوین کو بھی روزہ نرکھے
بلکہ منیٰ سے مراجعت کرنے تک صبر کرے اور وہان
آکر تینون روزے متواتر رکھے اور احوط یہہ ہے
کہ ان تین روزونکے رکھنے مین تعجیل کرے اگرچہ
اشہر یہہ ہے کہ تمام ماہ ذیحجہ مین جب چاہے یہہ
تین روزے رکھہ سکتا ہے اور علاوہ انکے سات
روزے اپنے مکان پر پہنچکر رکھے اور احتیاط

یہہ ہے کہ انکو بہی پے در پے بجالاوے اگرچہ اس
تواتر کا وجوب معلوم نہین ہوتا اور ان تین روز وںکے
بعد ہدی دستیاب ہو جائے تو احوط یہہ ہے
کہ ہدی کو ذبح کرے اور مستحبات ہدی کے یہہ ہین
کہ ہدی مین پہلے اونٹ کو اختیار کرے بعد اسکے
گائے بعد اسکے گوسفند ہو اور چاہیئے کہ قربانی خوب
فربہ ہو اور اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہو اور اگر
بہیڑ یا بکری ہو تو نر ہو اور سنت ہے کہ جب
اونٹ کو نحر کرنا چاہے تو اونٹ کو کہڑا کرکے
دونو اگلے پیر اوسکے زانوٗن تک رسّی یا تسمے
سے باندہ دے اور نحر کنندہ اونٹ کی داہنی
جانب کہڑا ہو کر چھری یا نیزہ یا خنجر اوسکی بائین
گودال گردن مین یعنی جہان گردن کی جڑ مین سینہ کے
پاس گڑہا ہوتا ہے وہان داخل کردی اور ذبح یا نحر کے
وقت یہہ دعا پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ

وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اللّٰهِ
وَ بِاللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے
کہ یہہ تمہ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
خَلِیْلِكَ وَ مُوْسٰی كَلِیْمِكَ وَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ عَلَیْهِمْ بہی کہے اور سنت ہے
کہ قربانے کو خود اپنے ہاتہہ سے ذبح کرے اور اگر
خود ذبح کرنا نجانتا ہو تو جو شخص ذبح یا نحر کرے اوسکے
ہاتہہ پہ ہاتہہ اپنا رکہدے تیسرا واجب مردونکے لئے
حلق یعنی سر منڈانا ہے یا تقصیر کرنا یعنی کسیقدر
شارب یعنی لبونکے بال کاٹ دینے یا ناخن لینے مگر
عورتون اور خنثی جسکے دونو علامت عورت مردکی ہو
اونکو سر منڈانا جائز نہین ہے اور احوط یہہ ہے کہ
جس شخص نے جونکی وجہ سے اپنے سر کے بالونکو گوند
اور شہد یا کسی اور چیز سے چپکا رکہا ہو یا وہ شخص کہ جسنے
بالونکو اکہٹا کرکے جوڑا باندہ لیا ہو یا گوندہ لیا ہو یا جسنے

ملے نحر اونٹ کے حلقوم پر نیزہ مارنا واسطے قربانی کے ۱۲

کہ پہلے پہل[۱] حج کیا ہو تو یہہ سب سر منڈائین اور تقصیر پر
اکتفا نکرین اور یہہ نیت کرے کہ سر منڈاتا ہو نہین
یا بال یا ناخن لیتا ہو نہین فرض حج تمتع مین واسطے واجب
ہونے اوسکے قربۃً الی اللہ اور بہتر یہہ ہے کہ دلاک[۲]
یعنی جو شخص سر مونڈنیوالا یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ
بہی نیت کرے اور جب حاجی حلق یا تقصیر کر لیتا ہے
تو حلال ہو جاتی ہین اوسپر وہ چیزین جو احرام کے
باعث حرام ہو گئی تہین مگر عورتین اور شکار اور خوشبو
کہ یہہ تین چیز ابہی حلال نہین ہوئین اور جاننا چاہئے
کہ بنا بر اشہر و احوط کے لازم ہے کہ اول رمی اور
پہر ذبح اور بعد اسکے حلق ترتیب وار بجا لائے اور اگر
کوئی شخص خلاف ترتیب کے ذبح کو مقدم کرے
رمی پر یا حلق کو ذبح یا رمی یا دونو پر مقدم کرے پس اگر
اگر از روی فراموشی کے ایسا کیا ہے تو کچہہ مضائقہ
نہین رکہتا اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو بہی بنا بر مشہور
کے اعادہ واجب نہین ہے مگر اسکی دلیل مین تامل ہی

---

[۱] جو شخص پہلے پہل حج کرے اوسے صرورہ کہتے ہین ۱۲ [۲] دلاک ہندی حجام نائی ۱۲ امترجم عفی عنہ

اور اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے اور ترتیب وار
پھر بجالاوے اور مخفی نرہے کہ اگر حاجی عید کے دن حلق یا
تقصیر بھول جاے یہانتک کہ منیٰ سے باہر چلا جاے
تو اوسے واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کے لئے مراجعت
کرے یعنی منیٰ مین لوٹ کر آوے اور اگر مراجعت ممکن
نہو تو جس جگہہ موجود ہے وہین حلق کر لے اور تا امکان
بالونکو منیٰ مین بھیجدے اور جس صورتمین خود منیٰ
مین لوٹکر جائے تو بعد حلق کے اعادہ طواف کا واجب
ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈواتے وقت رو بقبلہ
اور ابتدا جانب راست مقدم سر سے کرے اور یہہ
دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اور سنت ہے کہ سر کے بالونکو اپنی
خیمہ کی جگہہ منیٰ مین دفن کر دے اور احوط یہہ ہے
کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈائے
اور ناخن بھی کٹوائے اور جاننا چاہئے کہ بعد حلق کے حلال ہو جاتی
ہین اسکے لئے تمامی محرمات احرام کے سواے خوشبو و زوجہ و شکار کے

فصل پانچوین

بیانمین اون امرونکے جو بعد ادای مناسک منیٰ کے واجب یا مستحب ہین اور اسمین دو مقصد ہین

مقصد پہلا

واجبات کے بیانمین ہے پوشیدہ نرہے کہ طواف زیارت اور نماز طواف اور سعی اور طواف نساء اور اوسکے نماز کے لئے منیٰ سے مکہ مین لوٹ کر آنا واجب ہے اور حج تمتع کرنیوالے پر گیارہوین تک مکہ کی مراجعت مین تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہوین سی زیادہ دیر کرنیمین اختلاف ہے احوط یہہ ہے کہ گیارہوین سے زیادہ تاخیر نکرے اگرچہ جواز تاخیر تیرہوین تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہین ہے اور جاننا چاہئے کہ عرفات ومشعر ومنیٰ کی جانے پر طواف وسعی کا مقدم کرنا جائز نہین ہے مگر جس شخص کو بعد از مراجعت مکہ معظمہ بجالانا طواف وسعی کا میسر نہوسکے اوسے جائز ہے کہ سعی اور طواف عرفات ومشعر ومنیٰ کے جانیسے پہلے بجالائے مثل اسکے کہ عورت حیض ونفاس کا اون ایام

مین گمان رکھتی ہو یا کہ مرد پیر اور عاجز بباعث خوف
ازدحام لوگونکے جو منیٰ سے لوٹ کر آئینگے طواف نکر سکیگا
ان صور تو نمین اظہر یہہ ہے کہ طواف وسعی کا وقوف عرفات
ومشعر ومنی پر مقدم کرنا جائز ہے بعض علما اسصور تمین
بہی منع کرتے ہین پس احوط یہہ ہے کہ صاحب عذر اگر
سعی اور طواف کو مقدم کرلے اور بعد اسکے اگر ممکن ہوتو
ایام تشریق گیار[11]ہوین بار[12]ہوین تیر[13]ہوین مین اعادہ
اوسکا کرے ورنہ آخر ذیحجہ تک جب ہوسکے اعادہ کرلے
اور اگر جانتا ہو کہ تمام ماہ ذیحجہ مین طواف اور سعی کرنا ممکن
نہوگا تو بے اشکال تقدیم واجب ہے لیکن پہر بہی
احوط یہہ ہے کہ نائب مقرر کرے اور کیفیت طواف
زیارت اور نماز طواف اور سعی کی اوسیطرح ہے جو
بحث عمرہ مین مذکور ہوچکی ہے اور بعد بجا لانے
اس طواف اور نماز طواف کے اور بجا لانے سعی
مابین صفا ومروہ کے حلال ہوجاتی ہے اس شخص
پر خوشبو جو بعد سر تراشی کے حرام رہگئی تہی اور باقی
رہجاتی ہے محرمات سے صید اور زن کہ یہہ دونو
چیز ابہی حرام رہینگی اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ بمجرد

بجالانے طواف زیارت و نماز طواف کے خوشبو
اسپر حلال ہو جاتی ہے لیکن قول اول احوط واقوی
ہے اور بعد طواف نساء اور نماز طواف نساء کے
کہ یہہ طواف کیفیت اور صورتمین مثل طواف سابق
کے ہے حلال ہو جاتی ہے عورت اور وہ صید کہ
بسبب احرام کے حرام ہو گئی تہی حلال ہو جاتی ہے مگر
چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہے نہ بواسطہ احرام کے
ہے اسلئے حرمت اوسکی بدستور باقی رہیگی اور احتیاط
یہہ ہے کہ قبل طواف النسا کے خوشبو سے اجتناب
کرے اگرچہ اقوی جواز ہے پس اس شخص حج تمتع کنندہ
پر تین مرتبہ مین بتدریج محرمات احرام کے حلال ہوتی ہین
پہلی مرتبہ بعد حلق کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین
صفا و مروہ کے تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النساء
کے اور بعض علما نے تحلیل کو موقوف نماز طواف نساء
کے ساتہہ نہین جانا ہے اور اول اقوی واحوط ہے
اور جاننا چاہئے کہ طواف النسا اگرچہ واجب ہے
اور بغیر اسکے عورت اسپر حلال نہین ہوتی مگر علما
مین مشہور یہہ ہے کہ یہہ طواف ارکان حج سے نہین ہے

پس عمداً ترک اس طواف کا مثل ترک طواف
زیارت یا طواف عمرہ کے نہین ہے کہ جو باعث
فادِ حج یا عمرہ کا ہو بلکہ جو شخص طواف نساء کو
ترک کرے تو اوسے واجب ہے کہ اس طواف
کو بجا لائے اور جبتک اسکو بجا نہ لائیگا عورت اسپر
حلال نہوگی یہانتک کہ عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بھی
بنا بر احوط کے جائز نہوگا —

مقصد دوسرا

بیان مستحبات طواف[۱] زیارت اور سعی و طواف النسا
مین ہے بہتر یہہ ہے کہ حاجی بشرط امکان بقرعید کے
روز بعد بجا لانے اعمال ثلثہ منیٰ یعنی رمی و ذبح و حلق کے
مکہ مین لوٹ کر آوے اور اگر عید کے دن نہو سکے تو

[۱] طواف حج کا طواف زیارت بھی نام ہے اسواسطے کہ حاجی منیٰ سے اگر زیارت خانہ
کعبہ کی کرتا ہے اور مکہ مین ٹھرتا نہین بلکہ منی کو لوٹ کر جاتا ہے — اور روایت
صحیحہ مین اطلاق طواف زیارت کا طواف نساء پر بھی آیا ہے ۱۲ مترجم

گیارہوین کو مکہ مین آوے اور احوط یہہ ہے کہ بلا عذر
گیارہوین سے زیادہ تاخیر نکرے اور سنت کہ غسل
کرکے متوجہ مسجد الحرام کے ہو اور ذکر خدا کرتا ہوا اور
تمجید و تعظیم الہی کے ساتھہ اور صلوات پیغمبر خدا اور
آل پر بھیجتا ہوا روانہ ہو اور جب مسجد پر پہنچے تو یہہ دعا
پڑہے اَللّٰهُمَّ اَعِنّیْ عَلٰی نُسُكِیْ وَسَلِّمْنِیْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ
لِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ
بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تَرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَیْتُ بَیْتُكَ
جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا
لِاَمْرِكَ رَاضِیًا لِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمُضْطَرِّ اِلَیْكَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ
عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَكَ
وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
بعد اسکے حجر الاسود کے پاس جا کر اوسے ہاتہہ
سے مس کرے اور بوسہ دے اور جو کچھہ اعمال
طواف عمرہ مین بجالایا تہا اونہین بجالاوے اور تکبیر
کہے اور نیّت کرکے بنہج مذکور سات شوط بطور

طواف عمرہ کے بجالاوے اور آداب اس طواف
اور نماز کے اور سعی اور طواف ن کے اوسیطرح
ہین جو سابقاً طواف وسعی مین مذکور ہوچکے ہین

فصل چھٹی

بیا نمین اسکے کہ شبہای ایام تشریق گیارہوین
بارہوین تیرہوین ذیحجہ منیٰ مین خواب یعنی راتکو
سونیکے لئے رہنا جاننا چاہئے کہ جب حاجی
بقرعید کے دن طواف وسعی کے لئے مکہ معظمہ
مین جائے تو واجب ہے اوسپر کہ گیارہوین اور
بارہوین شب رہنے کے لئے منیٰ مین پھر لوٹکر آئے
اسلئے کہ بیتوتہ منیٰ یعنی شب باشی ہونا وہانکا
واجب ہے اور جس شخص نے کہ حالت احرام مین
عورت یا شکار سے پرہیز نہ کیا ہو تو اوسے تیرہوین
شب کو بھی منیٰ مین رہنا واجب ہے اور جسنے
کہ صید وعورت دونو سے پرہیز کیا ہو تو اوسے

بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منیٰ سے کوچ
کرنا جائز ہے اور اگر بارہوین تاریخ کوچ نکرے اور
تیرہوین شب آجائے تو اوس شب کو بہی
وہان رہنا واجب ہوجائیگا اسیطرح تیرہوین
تاریخ کو رمی جمرہ کرنا بہی لازم ہوگا اور واجب ہے
بیتوتہ مین یہہ کہ بعد داخل ہونے وقت شام
کے نیت کرے اور حد شب کی کہ جسقدر لبر کرنا
منیٰ مین لازم ہے یہی کہ نصف شب کے مابعد تک
وہان رہے پس اگر نصف شب کے بعد منیٰ سے
باہر چلا جائے تو کچہہ مضائقہ نہین ہے مگر احوط یہہ
ہے کہ طلوع فجر سے پہلے مکہ مین داخل نہو اور جو
شخص منیٰ مین رات کا رہنا ترک کرئے تو اوسے
بعوض ہر شب کے ایک گوسفند کفارہ مین دینا
واجب ہے اور جو شخص منیٰ مین رات کا رہنا
بہول جائے یا بسبب جاہل مسئلہ ہونیکے وہان کا
رہنا ترک کرے تو احوط یہہ ہے کہ حکم ان دونو کا
ہم مثل اوسکے ہے جو عمداً ترک کردے پس مثل
عامد کے ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرے اور

اسیطرح احوط ہے کہ جو شخص منیٰ میں رہنے سے
معذور ہو تو وہ بہی کفارہ دے ہرچند کہ معذور
گنہگار نہین ہے اور معذور وہ شخص ہے کہ کوئی
عذر مانع بیتوتہ سے رکہتا ہو مثل اسکے کہ خود
بیمار ہو یا کسی دوسرے کا تیمار دار ہو یا وہ
شخص اگر مکہ سے منیٰ آوے
تو اپنے مال کے تلف ہونیکا خوف رکہتا ہو یا شبان
یعنی گوسفند چرانے والا ہو یا وہ اشخاص کہ سقایت
حاج ذمہ اونکے ہے یعنی حاجیونکو پانی پلاتے ہون
مگر علما ان دونو یعنی شبان اور صاحب سقایت پر
بظاہر فدیہ واجب نہین جانتے اور اسیطرح
فدیہ لازم نہین ہے اوسپر جو مکہ مین تمام رات
عبادتکے لئے بیدار رہے اور سوائے امور
ضروری مثل کہانے پینے یا تجدید وضو کے غیر
از عبادت اور کسی امر مین مشغول نہو اور مستحب ہے
جسوقت مکہ سے منیٰ کو مراجعت کرے تو یہہ کہے
اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ
وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلیٰ

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ـــــ

فصل ساتوین

وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ مین ہی جنکا منیٰ مین بجالانا سنت ہے اور اس فصل مین دو مقصد ہین ـــــ

مقصد پہلا

واجبات کے بیانمین ہے جان تو کہ وہ ایام جنکی راتونکو حاجیونپر منیٰ مین رہنا واجب ہے چاہئے کہ دنکو رمی جمرات ثلثہ بترتیب بجالائے یعنی پہلے رمی جمرہ اولے کرے بعد اسکے جمرہ وسطیٰ پر پہر جمرہ عقبہ پر رمی کرے پس اگر کسینے ترتیب کے خلاف رمی جمرہ کیا ہو تو جسقدر فرق ہوا ہے اعادہ اسکا کرے ہان اگر چار سنگریزے جمرہ پہ پہینک چکا

اور پہر اوسکو چہوڑکر دوسرے مین مشغول ہوگیا
ہو تو اس صورتمین ترتیب مین فرق نہین آتا چاہئے
کہ بعد فراغ رمی جمرہ وسطی مابقی تین کنکری
جمرہ اولی پہ اور لگا دے اگرچہ مقتضای احتیاط
یہہ ہے کہ اس جگہہ بہی اعادہ کرے اور از سرنو
رمی کو بجالاوے اور واجبات رمی کے مناسک
منیٰ مین مذکور ہو چکے ہین حاجت اعادہ کی نہین
اور جو کوی شخص رمی جمرات کو بہول جائے تو
اوسے چاہئے کہ مکہ معظمہ سے پہر منیٰ آنکر رمی
جمرات بجالاوے اور اگر اسے یاد بہی نہ آوے
یہانتک کہ مکہ سے باہر چلا جائے تو سال آیندہ
مین چاہئے کہ خود یا نائب اسکا بجالائے اور جو شخص
مریض ہو اور بسبب مرض اسکے مایوس ہو کہ جبتک
وقت باقی ہے رمی پر قدرت نہوگی تو بعوض اسکے
دوسرا شخص رمی کرے اور جب صحیح و تندرست
ہو جائے تو اعادہ لازم نہین ہے اگرچہ احوط یہہ
ہے کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت رمی کا باقی ہو تو
اعادہ کرے اور اگر یہہ بات ہو سکے تو بہتر ہے کہ

کہ مریض سنگریزے اپنے ہاتھہ مین لے اور دوسرا شخص اونہین پھینکی اور اگر کوئی شخص رمی جمرات کو عمداً ترک کرے تو بنا براشہر واقوی حج اوسکا فاسد نہین ہوتا اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ سال آیندہ مین قضا کرنا حج کا احوط ہے اور مخفی نرہے کہ راتکے وقت روز گزشتہ یا روز آیندہ کے لئے رمی کرلینا جائز نہین ہے مگر جو شخص معذور ہو کہ دنمین رمی اوسکو ممکن نہوی ہو تو اوسے جائز ہے کہ راتمین اس دن کی رمی کرے اور اگر کوئی شخص دوسرے دن تک رمی کرنا بھولجائے تو چاہئے کہ پہلے قضای رمی سابق کو کرے بعد اسکے اوس دنکی رمی واجب کو بجا لاے

مقصد دوسرا

مستحبات منیٰ کے بیانمین ہے سنت ہے کہ تین دن گیارہوین بارہوین تیرہوین تک منیٰ مین

رہے اور وہانسے باہر نہ نکلے یہانتک کہ طواف
مستحب کے لئے بہی مکہ نجائے اور مستحب ہے
کہ جب جمرہ اول و دویم کو رمی کرے تو روبقبلہ
ہو اور جمرہ دست راست کیطرف ہو اور حمد
وثنای الہی بجالاوے اور محمدؐ وآل محمدؐ پر
صلوات بہیجے پس تہوڑا سا آگے جائے اور
اور دعا کرے اور یہہ کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ
بعد اسکے کچہہ اور تہوڑا آگے بڑہے اور دعاء سابق
وقت رمی جمرہ کو پڑہے اور رمی کرے اور جب
کنکری لگائے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور بروقت
رمی جمرہ عقبہ پشت بقبلہ ہوکر رمی کرے اور تکبیر
کہنا مِنیٰ مین بنابر مذہب مشہور کے مستحب ہے
مگر بعض علما واجب جانتے ہین اور احتیاط یہہ ہی
کہ مِنیٰ اور غیر مِنیٰ مین تکبیر کہنا ترک نکرے اور
مِنیٰ مین بعد پندرہ نمازونکے ابتداء ظہر عید سے
تکبیر کہنا چاہئے اور صورت اوسکی بنا بر مشہور
کے یہہ ہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَهُ الْحَمْدُ

عَلٰی مَا اَبْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ
اور بعض روایات مین اسطرح وارد ہے کہ بعد
تکبیر سویم وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا
هَدٰینَا اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ
الْاَنْعَامِ ہے اور بعض روایات مین صرف بزیادتی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا وارد ہے اور اگر
بارہوین کو منیٰ سے کوچ کرے تو سنّت ہے
کہ مابقی اکیس ۲۱ کنکریونکو منیٰ مین دفن کردے اور
مستحب ہے کہ ان ایام مین واجبی اور سنّتی
نمازونکو مسجد خیف[ف] مین بجالائے حدیث مین وارد
ہے کہ جو شخص سَو رکعت نماز مسجد خیف مین پڑہے

ف[۱] مسجد خیف پہاڑ سے اوتار پر جو سر اشیب جگہہ ہو اور جبل و نالہ سی بلندی پر ہو وہ جگہہ خیف کہلاتی ہے اور یہہ مسجد منیٰ مین پہاڑ کے اوتار پر بنی ہی اصل مین مسجد خیف منیٰ تہا کثرت استعمال سے لفظ منیٰ دور ہو گیا اور مسجد خیف رہگیا اور مسجد رسول صلعم عہد آنحضرت مین وسط مسجد ہذا نزدیک منارہ کے قبلہ رخ مقدار تیس ۳۰ ہاتہہ کے تہی اور منقول ہے کہ ہزار انبیا علیہم السلام نے مسجد خیف مین نماز پڑہی ہے ۱۲

پہلے لسے کہ وہ مسجد سے باہر جائے حق سبحانہ وتعالی
ستر برس کی عبادت کا ثواب اوسے عطا فرماتا ہے
اور جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہے تو لکھا جاتا ہی
اوسکے لئے ثواب بندہ آزاد کرنیکا اور جو کوئی سو بار
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہے تو برابر ہے ثواب اسکا بمثل
ثواب زندہ کرنے ایک شخص کے اور جو شخص سو
مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو ثواب اسکا برابر ہوگا اسکے
کہ خراج عراقینؔ کو راہ خدا مین تصدق کرے

خاتمہ

طواف وداع اور دیگر مستحبات کے بیانمین کہ جنکو مکہ
معظمہ سے نکلنے اور مدینہ منورہ مین وارد ہونے تک
بجا لانا چاہیئے جان تو کہ اگر یہہ شخص طواف واجب اور
سعی اور طواف لسا کو پیشتر بجا لاچکا ہو تو مستحب ہے

ؔ عراقین عراق عرب و عراق عجم ۱۲ مترجم

کہ اب طواف وداع کے لئے منیٰ سے مکہ مین لوٹکر
جائے اور چاہئے کہ قبل از کوچ چھ رکعت نماز
مسجد خیف مین بجائے اور جب مکہ مین آوے
تو سنت ہے کہ اندر خانہ کعبہ مین داخل ہو خصوصا
وہ شخص کہ جسنے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث
مین وارد ہے کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونا رحمت خدا
مین داخل ہوتا ہے اور خانہ کعبہ سے باہر نکلنا گناہوں سے
باہر آتا ہے اور خداوند عالم اس شخص کو
بقیہ عمر گناہوں سے نگاہ رکھتا ہے اور گناہان
گزشتہ اوسکے بخشدیتا ہے اور سنت ہی کہ کعبہ
مین داخل ہونیکے لئے غسل کرے اور پابرہنہ داخل
ہو اور داخل ہونیسے پہلے دو حلقہ در کو پکڑے اور
یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُكَ وَ
اَلْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ
اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ
پس داخل ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اَللّٰھُمَّ فَاٰمِنِّیْ
مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس درمیان

دو ستونکے سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑہے
پہلے رکعت مین بعد سورہ حمد کے حم سجدہ پڑہے
اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے بعد د آیات
سورہ حم سجدہ کے اور آیات قرآن سے پڑہے
اور پہر گوشہای کعبہ یعنی کعبہ کے کونونمین بہی
نمازین ادا کرے بعد اسکے اوس رکن پر آئے
کہ جہان حجر اسود ہے اور اپنے شکم کو اوس رکن
سے ملے اور ستونکے گرد پہرے اور اپنے پیٹ
اور پیٹہ کو ستونونسے مس کرے اور جب خانہ
کعبہ سے باہر نکلے پیچہی آوے تو سیڑہی
کو دست چپ کی جانب رکہکر باہر صحن مین قریب
خانہ کعبہ کے دو رکعت نماز پڑہے اور سنت ہے
کہ جبتک مکہ مین رہے طواف بہت سے کرتا رہی
ف
اور طواف حاجیونکے لئے نماز نافلہ سے افضل ہے
اور برادران مؤمنین کی جانب سے طواف کرنا
بہت ثواب رکہتا ہے اور بہ نیابت حضرت پیغمبر خدا

آیات سورہ حم سجدہ پنجاہ و چہار آیہ است ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا
صلوات اللہ علیہا اور حضرات ائمہ اثنی عشر علیہم السلام
کی نیابت سے طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہے
اور حدیث مین وارد ہے کہ مستحب ہے کہ شخص
مکہ معظمہ مین بعدد ایام سال کے تین سو ساٹھہ ۳۶۰
طواف کرے اور اگر تین سو ساٹھہ طواف نہو سکین
تو تین سو ساٹھہ شوط ہی بجا لاوے کہ یہہ اکاون
طواف پورے اور تین شوط زائد ہوتے ہین اور
ان شوطونکو بعدد ایام سال تمام کرکے چار شوط
اور بجا لائے تاکہ باون طواف پورے ہو جائین
اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا مستحب ہے
چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص مکہ مین ختم
قرآن کرے دنیا سے نجائیگا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا کے
دیدار سے مشرف اور قبل از مرگ منزل اپنی
بہشت مین دیکھہ لیگا اور مستحب ہے کہ مکہ مین مولد
رسول کی کہ جہان حضرت رسول خدا پیدا ہوے
ہین زیارت سے مشرف ہونا اور زیارت خانہ
خدیجۃ الکبری کی کرنا بہی مستحب ہے اور نیز

سنت ہے زیارت کرنی قبر حضرت ابو طالب
علیہ السلام کی اور مستحب ہے جانا اوس غار مین
جو کوہ حرا مین ہے کہ جہان حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ ابتداے زمانہ بعثت مین عبادت
کرتے تھی اور سنت ہے زیارت کو جانا اوس غار
مین بہی کہ جہان آنحضرت مخفی ہوے تہے اور وہ غار
کوہ ثور مین واقع ہے اور جان تو کہ مستحب ہے
بجالانا عمرہ مفردہ کا اوس شخص کے لئے جو مکہ
مین رہتا ہے اور اعتبار فاصلہ کا کہ ایک عمرہ
سے دوسرے عمرہ تک کسقدر فاصلہ ہونا
چاہئے علما مین اختلاف ہے ایک جماعت
کثیر علما قائل ہوے ہین کہ کچھہ احتیاج فاصلہ
کی نہین ہے اور ایک جماعت علمانے ایک مہینے
کے فاصلہ کو لازم جانا ہے اور بعض نے ایک
سال کا فاصلہ تجویز کیا ہے اور بعض نے
دس روز کے فاصلہ کو کافی جانا ہے اور یہہ قول
قوت سے خالی نہین ہے اگرچہ سند مستند اسکی
ضعیف ہے اور عمرہ مفردہ کے احرام باندہنے

کا مقام وہ جگہہ ہے جو اطراف حرم سے قریب تر ہے اور وہ جگہہ فی الحال مشہور و معروف ہے اور بعد احرام طواف اور نماز طواف اور سعی و تقصیر کرنے کے سب چیزین اوس شخص پر حلال ہو جاتی ہین سوائے عورت کے اور جسوقت طواف نسا کو جو عمرہ مفردہ مین لازم ہے بجا لائیگا تو عورت بہی اوسپر حلال ہو جائیگی اور سنت ہے کہ جب مکہ سے باہر جانیکا ارادہ کرے تو چاہیے کہ غسل کرے اور طواف وداع بجالائے اور ہر شوط مین ہاتہہ یا بدن اپنا حجر اسود اور رکن یمانی سے مس کرے اور جب مستجار پہ پہنچے تو دعاہای مذکورہ سابق کو

سلہ بنام وادی تنعیم مشہور ہے اور تنعیم ایک جگہہ ہی قریب مکہ سے اور یہہ اقرب ہے بہ نسبت اور اطراف حل کے مکہ معظمہ سے اور کہتے ہین کہ مابین اس جگہہ اور مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہے مشہور ہے یہہ جگہہ بہ مسجد عائشہ ۱۲ مترجم

پڑہے پس حجر اسود کے قریب آئے اور
اپنا شکم خانہ کعبہ سے مس کرے اور ایک
ہاتہہ حجر اسود پر رکہے اور دوسرا ہاتہہ خانہ
کعبہ کی طرف پہیلادے اور حمد وثناء الہی
بجالاوے اور محمد وآل محمد پر صلوات
بہیجے اور سنت ہے کہ باب حناطین[۱] سے
جو رکن شامی کے مقابل ہے باہر جائے اور
چاہیئے کہ عزم وارادہ رکہے مکہ معظمہ مین مراجعت کا
اور خداوند عالم سے طلب توفیق مراجعت کی کرے
اور باہر جاتے وقت ایک درہم کے خرمی
(چہوہارے) مول لیکر فقیر ونپہ تصدق کرے
بجہت اسکے احتمال کے کہ بعض محرمات مثل جون
وپشہ مارنیکے حالت احرام مین غفلۃ اسنے صادر
ہوئے ہون اور منجملہ مستحبات مستحب مؤکد ہے

۱؎ باب حناطین یہہ باب یعنی دروازہ بمقابلہ رکن شامی کے بنی جمح قبیلہ قریش کا ہے باب حناطین اسلئے کہتے ہین کہ یہان حنطہ یعنی گندم فروخت ہونے تہے اور بعض نے کہاہی کہ حنوط یعنی کافور یہان بیچا جاتا تہا ۱۲ لک۔

یہہ کہ اپنے وطن کو مدینہ منورہ ہوکر جائے تا زیارت حضرت فخر کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و ایمہ بقیع صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہو حدیث مین وارد ہے کہ بعد حج کے ترک زیارت آنحضرت کی کرنا جفا ہے اونحضرت پر اللہ ہمین اور سب مؤمنین کو توفیق زیارت حضرت کی عطا فرماوے بجاہ محمد وآلہ الامجاد تمام ہوا ترجمہ مناسک حج بحمد اللہ تعالی وحسن توفیقہ ــــ

اب ہم حسب وعدہ کچھہ احادیث معتبرہ سندہ کا ترجمہ یہان وارد کرتے ہین ــــ

(۱) روایت کیا ہے صحیح مین محمد بن یعقوب کلینی ثقۃ الاسلام رحمہ اللہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہون نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور اُنہون نے ابن ابی نجران سے ابن نجران کہتی ہین کہ مین نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا ــ کہ مین آپ پر سے قربان ہون کیا ثواب ہے ــ اُس شخص کے لئے جس نے قصداً اشرف زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حاصل کیا ہو ــ حضرت نے فرمایا اُسکے لئے جنت ہے ــــ (۲) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے صحیح مین علی بن ابراہیم سے اور علی نے اپنے

باپ ابراہیم سے اور ابراہیم نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے حفص بن بختری اور ہشام بن سالم اور معویہ بن عمار اور ان کے علاوہ اوروں سے اور انہوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ اگر آدمی حج کرنا ترک کر دیں۔ تو حاکم پر لازم ہے کہ اُن کو حج پر اور اوس پر قائم رہنے کے لئے مجبور کرے۔ اور اگر زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ترک کر دیں۔ تو حاکم پر لازم ہے۔ کہ زیارت کرنے پر اور اُسپر قائم رہنے کے لئے مجبور کرے اور اگر وہ مال نہ رکھتے ہوں۔ تو بیت المال سے اُن کو خرچ کرنے کے لئے دے۔

(۳) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ صحیح میں ابو علی اشعری سے اور انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے حسن بن علی الوشا سے ابن وشا کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ ضرور ہر امام کا عہد اُن کے دوستوں اور شیعوں کی گردنوں میں ہے اور اُس عہد کا پوری طور پر وفا کرنا اور عمدہ طور پر ادا کرنا یہی ہے۔ کہ اُن کی قبروں کی زیارت کرے پس جس شخص نے کہ بنا بر رغبت و شوق زیارت شرف زیارت حاصل کیا اور جس کو وہ دوست رکھتے ہیں۔ اُسکے تصدیق کے تو سب ایمہ علیہم السلام روز قیامت اُسکی شفیع ہونگے۔

(۴) روایت کیا ہی۔ کلینی علیہ الرحمہ نی صحیح مین علی بن ابراہیم ومحمد بن اسمعیل سے اگر علی نے اپنے باپ اور محمد بن اسمٰعیل نے فضیل بن شاذان سے اور انہون نے ابن ابی عمیر اور صفوان بن یحییٰ سے اور اُن دونون نے معٰویہ بن عمار سے معٰویہ بن عمار کہتے ہین کہ فرمایا جناب ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب تو فارغ ہو نزدیک قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس منبر کے پاس آ اور دونون ہاتھون سے اُس کو مسح کر۔ اور اُسکے نیچے کے پایون کو پکڑ اور اپنے دو آنکھون اور منہ کو اُس سے مس کر کہ اُس سے یقیناً شفاء چشم حاصل ہوا کہا جاتا ہے اور کھڑا ہو نزدیک منبر کے اور حمد وثنائی الٰہی بجالا۔ اور اپنی حاجت طلب کر کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے خانہ کے درمیان ایک روضہ ہی روضہائی جنت سے اور میرا منبر ایک روضہ مرتفع پر ہے جنت کے کہ وہ باب صغیر ہے۔ پھر مقام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ اور نماز پڑھ تو۔ جو نماز چاہی پس جب تو مسجد مین داخل ہو پس درود بھیجے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جب نکلی تو تو اُسوقت بھی مثل اُسی کے کر۔ اور نماز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بجالا۔ (۵) روایت کیا ہے

کلینی علیہ الرحمہ نے سہل بن زیاد سے
معتمد
اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے
اور انہوں نے جمیل بن دراج سے جمیل کہتے ہیں۔ کہ سنا مینے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ
فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ درمیان
میری منبر اور بیوت کے ایک روضہ ہی روضہائے جنت سے
اور میرا منبر ایک روضۂ رفیع پر ہی۔ منجملہ مکانات مرتفع جنت کے
اور ایک نماز میری مسجد مین پڑھنا اور مسجدون کے نسبت ہزار نماز کے برابر ہی
سوائے مسجد الحرام کے جمیل کہتے ہین۔ کہ مینے کہا حضرت سے
کہ آیا بیوت نبی صلعم اور بیت علی ع منجملہ مساجد کے ہین (فضل نماز مین)
فرمایا ہان بلکہ افضل ـــــــ (۶) روایت کیا ہے
کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور اُنہون نے احمد بن
محمد سے اور اونہون محمد بن اسمعیل سے اور محمد بن اسمعیل نے
ابی اسمعیل سراج سے اور اُنہون نے ابن مُسکان سے اور
اونہون نے ابو الصامت سے ابو الصامت کہتے ہین۔ کہ
فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک نماز مسجد نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین پڑھنی برابر ہے دس ہزار نماز کے ـــ
(۷) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے محمد بن یحییٰ سے

اور اُنھون نے احمد بن محمد سے اور اُنھون نے ابن فضال سے اور اُنھون نے یونس بن یعقوب سے یونس بن یعقوب کہتے ہین ۔ کہ عرض کیا مینے جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ صلوٰة بیت فاطمہ صلوٰة اللہ علیہا مین افضل ہے یا روضہ مین ۔ فرمایا حضرت نے کہ بیت فاطمہ صلوٰة اللہ علیہا مین ۔

(۸) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے انھون نے سہل بن زیاد سے اور اُنھون نے ایوب بن نوح سے اور اُنھون نے صفوان اور ابن ابی عمیر وغیرہ بہت سی اپنی مشائخ سے اور اُن سب نے جمیل بن دراج سے جمیل بن دراج کہتے ہین ۔ کہ مینے عرض کیا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ صلوٰة بیت فاطمہ صلوٰة اللہ علیہا مین آیا مثل صلوٰة روضہ کے ہے فرمایا اور افضل ۔

(۹) روایت کیا کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور اُنھون نے احمد بن محمد سے اور اُنھون نے علی بن الحکم سے اور انھون نے ابو سلمہ سے اور اُنھون نے ہارون بن خارجہ سے (راوی ہین ۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے) ابن خارجہ کہتے ہین صلوٰة مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین برابر ہے دس ہزار صلوٰة کے ۔

(۱۰) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ نے علی بن ابراہیم سے محمد بن اسمٰعیل سے
علی نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسمٰعیل نے فضل بن شاذان سے
اور ان دونو یعنی ابراہیم اور فضل بن شاذان نے ابن ابی عمیر سے
اور ابن ابی عمیر نے معویہ بن عمار سے اور انہون نے جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب ابو عبداللہ علیہ السلام
نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قطعاً ایکسو بیس رحمت سے خانہ
کعبہ کو گھیرا ہی۔ اور ازانجملہ ساٹھہ رحمت طواف کرنیوالون کے
واسطے اور چالیس نماز پڑھنے والونکے واسطے اور ۲۰ خانہ کعبہ
کیطرف نظر کرنیوالون کے واسطے ہین تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ
امید ناظرین رسالہ سے یہہ کہ بندۂ ناچیز سید علی نقی شاہ
ابن مرحوم مغفور جنت آرامگاہ سید غلام شاہ نقوی سلطانپوری
مترجم اوراق کو بروقت استفادہ دعاء خیر سے یاد فرماوین
خداوند تعالیٰ ہمارے برادران ایمانی کو توفیق حج و
طاعت و عبادت کی عطا فرمادی
آمین ثم آمین

تمت

کتبہ المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی اللاہری الشہیر بنخبۃ الکتاب

تتمّہ

بیان اعمال مستحبہ مکانات متبرکہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مین بطریق اختصار تحفۃ الزائر وغیرہ کتب مزار سے

اوّل زیارت مولد حضرت رسول خدا صلّی اللّہ علیہ و آلہ کی

کہ مکہ معظمہ سوق اللیل مین ہے چاہئے کہ اوس مکانمین زیارت کو جائے اور مُنہ کو بقصد تبرّک و تیمّن اوس موضع شریف مین ملے اور بوسہ دے بلکہ اگر زیارت بہی اونحضرت کی وہان پڑہے اور دو رکعت نماز بجالاوے تو بہتر ہے امید ثواب ہے

دوم زیارت خانہ خدیجۃ الکبریٰ کی

یہہ مکان ایک جانب مولد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
واقع ہے حضرت رسولخدا امد تہا خدیجہ الکبریٰ کے
ساتہہ اوس جگہہ رہے ہین اور جناب سیدہ
فاطمہ الزہرا صلوات اللہ علیہا وہین پیدا ہوی ہین
اور اسی گہر مین حضرت خدیجہ نے وفات پائی
اور فی زمانہ اوسمین ایک مسجد ہے اور اوس جگہہ
محراب بنی ہوی کہ مقام عبادت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اوسکی بہی زیارت کرنی چاہئے
اور دعا و مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین
کرنی اور بجا لانا دو رکعت نماز کا مناسب ہے

سوئم زیارت کرنا قبرستان جنت المعلیٰ کا

کہ حضرت عبد مناف و عبد المطلب جد رسول خدا صلعم
وابو طالب عم آنحضرت و آمنہ والدہ رسول اللہ صلعم و حضرت
خدیجہ زوجہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی
قبرین وہان واقع ہین پس ان حضرا کی

قبر منبر جا کے فاتحہ و زیارت پڑھنا اور دو رکعت نماز ہدیہ بعد زیارت کے بجالانا اور دعا کرنا مناسب ہے

زیارت حضرت عبد مناف

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا السَّیِّدُ النَّبِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ بِالتَّبْجِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْغُصْنُ الْمُثْمِرُ مِنْ شَجَرَۃِ اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ سُلَالَۃٍ وَّ سَلِیْلٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عُرُوْقِ الثَّرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّ خَیْرِ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْاَنْبِیَاءِ الْاَصْفِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْاَوْلِیَاءِ الْاَوْصِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ صَفَا وَ زَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاجِبَ بَیْتِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْاَشْرَافِ

يَا عَالِيًا بِكَمَالِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ قُرَيْشٍ الْمَعْرُوْفَ بِعَبْدِ مُنَافٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اٰبَائِكَ الْقَادِسِيْنَ اللَّاحِقِيْنَ اُمَنَاءِ اللّٰهِ فِي الْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت عبد المطّلب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَعْبَةِ وَالْبَطْحَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَهَابَةِ وَالْبَهَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ وَاَصْلَ السَّخَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سِيْمَا الْاَنْبِيَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْرُوْفًا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَيْبِ بِاَكْرَمِ نِدَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الذَّبِيْحِ اِسْمٰعِيْلَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَهْلَكَ اللّٰهُ بِدُعَائِهٖ اَصْحَابَ الْفِيْلِ

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَاَرْسَلَ
عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مَنْ تَضَرَّعَ فِي حَاجَاتِهِ اِلَى اللهِ وَتَوَسَّلَ فِي
دُعَائِهِ بِنُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَامَنْ اَجَابَهُ اللهُ وَسَمِعَ نِدَآءَهُ فِي كُلِّ بَابٍ
وَنُوْدِيَ فِي الْكَعْبَةِ وَبُشِّرَ بِدُعَاءٍ مُسْتَجَابٍ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَكْرَمَهُ اللهُ الْجَلِيْلُ
وَسَجَدَ لِاِكْرَامِهِ مَحْمُوْدُ الْفِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بُرْءَ كُلِّ عَلِيْلٍ وَشِفَآءَ كُلِّ عَلِيْلٍ وَ
عِزَّ كُلِّ ذَلِيْلٍ وَهُدًى مَنْ لَيْسَ لَهُ دَلِيْلٌ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْغَيْثِ وَغَيْثَ الْوَرٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا السَّادَةِ الْعَشَرَةِ وَابْنَ
عُرَاقِ الثَّرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيْحِ
وَاَبَا الذَّبِيْحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الشَّرَفِ
الصَّرِيْحِ وَالْفَخْرِ الْفَسِيْحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نُوْرَ الْكَعْبَةِ وَالْحَرَمِ وَسَاقِيَ الْحَجِيْجِ وَحَافِرَ
زَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَعَلَ اللهُ مِنْ نَسْلِهِ
سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرَ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَ
جَعَلَهُ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
اَخْرَجَ اللهُ مِنْ صُلْبِهِ النُّجَبَاءَ وَالْاَسْبَاطَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ مُعْجِبَاتِ الْاُمُوْرِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ رَاٰى فِي الْمَنَامِ سِلْسِلَةَ النُّوْرِ
وَشَرِبَ فِي الْيَقْظَةِ الْمَاءَ الطَّهُوْرَ وَ عَلِمَ اَنَّهُ
مِنَ الْجَنَّةِ ذَاتِ السُّرُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
مَكَّةَ وَمِنًى وَ زَمْزَمَ وَصَفَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَيْبَةَ الْحَمْدِ وَاَمِيْرَ الْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نُوْرَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ الْمَشْهُوْرِ بِالْعَظَائِمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
عَلٰى اٰبَائِكَ وَاَجْدَادِكَ وَ عَلٰى اَبْنَائِكَ وَاَوْلَادِكَ
جَمِيْعًا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

زیارت حضرت ابیطالب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاءِ وَابْنَ رَئِيْسِهَا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْکَعْبَۃِ بَعْدَ تَأْسِیْسِهَا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَافِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا حَافِظَ دِیْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْمُرْتَضٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَالِدَ الْاَئِمَّۃِ الْهُدٰی
کَفَاکَ بِمَا اَوْلَاکَ اللّٰهُ شَرَفًا وَّنَسَبًا وَ
حَسْبُکَ بِمَا اَعْطَاکَ اللّٰهُ عِزًّا وَّحَسَبًا اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا شَرَفَ الْوُجُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
وَلِیَّ الْمَعْبُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَارِسَ
النَّبِیِّ الْمَوْعُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ رُزِقَ
وَلَدًا هُوَ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ
خُصِّصَ بِالْوَلَدِ الزَّکِیِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُسَمّٰی
عَلِیًّا اشْتُقَّ اِسْمُهٗ مِنَ الْعَلِیِّ هَنِیْئًا لَکَ مِنْ
وَلَدٍ هُوَ الْمُرْتَضٰی مِنَ الرَّسُوْلِ وَاَخُ الرَّسُوْلِ وَزَوْجُ
الْبَتُوْلِ وَسَیْفُ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلُ هَنِیْئًا لَکَ
ثُمَّ هَنِیْئًا لَکَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ مِنْ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی
بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی هَنِیْئًا لَکَ مِنْ
وَلَدٍ هُوَ شَرِیْکُ النُّبُوَّۃِ وَالْمَخْصُوْصُ بِالْاُخُوَّۃِ

وَكَاشِفُ الْغُمَّةِ وَاِمَامُ الْاُمَّةِ وَاَبُو
الْاَئِمَّةِ هَنِيْئًا لَكَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ قَسِيْمُ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَنِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْاَبْرَارِ وَ
نِقْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت آمنہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الْمُفْتَخِرَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ شَرَّفَهَا اللّٰهُ بِاَعْلَى الشَّرَفِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَيْرَةَ خَلَفٍ بَعْدَ اَكْرَمِ
سَلَفٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِيْنِهَا
نُوْرُ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَضَاءَتْ بِضَوْئِهِ
الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ
نَزَلَ لَهَا الْمَلَآئِكَةُ الْاَصْفِيَآءُ وَضُرِبَ
لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِمَرْيَمَ سَيِّدَةِ

النِّسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ نَزَلَتْ
لِخِدْمَاتِهَا الْحُوْرُ وَاَشْرَبْنَهَا مِنْ اَشْرِبَةِ
الْجَنَّةِ فِیْ کَاْسٍ مِنَ الْبَلُّوْرِ وَبَشَّرْنَهَا
بِوِلَادَةِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ مَنْ مَضٰی وَخَیْرِ مَنْ یَاْتِیْ
فِی الدُّهُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا وَالِدَةَ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکِ یَا شَرِیْفَةَ الطَّاهِرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ
یَا سَیِّدَةَ الْمُفْتَخِرَاتِ اَیْنَ وَاَنّٰی مِثْلُکِ فِی الْوَالِدَاتِ
وَقَدْ حَمَلْتِ بِسَیِّدِ الْکَائِنَاتِ وَجِئْتِ
بِاَشْرَفِ الْمَوْجُوْدَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اِبْنَةَ
الْاَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اِبْنَةَ الْاَخْیَارِ
وَعَلَی الْخَلَفِ الْاَطْهَارِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکِ وَعَلَی
الْخَلَفِ الْهَادِیْ مِنْ بَعْدِکِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

زیارت حضرت خدیجہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ نَبِیِّ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اَوَّلَ الْمُؤْمِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ الْحَرَمِ وَمَلِكَةَ الْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ النِّسَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ وَفَتْ بِالْعُبُوْدِیَّةِ حَقَّ الْوَفَآءِ وَاَسْلَمَتْ نَفْسَهَا وَاَنْفَقَتْ مَالَهَا لِسَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا قَرِیْنَةَ حَبِیْبِ اللّٰهِ السَّمَآءِ اَلْمُزَوَّجَةَ بِخُلَاصَةِ الْاَصْفِیَاءِ یَا اِبْنَةَ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ سَلَّمَ عَلَیْهَا جِبْرَئِیْلُ وَبَلَّغَ اِلَیْهَا السَّلَامَ مِنَ اللّٰهِ الْجَلِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا حَافِظَةَ دِیْنِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا نَاصِرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَوْدَعَهَا اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّكِ حَبِیْبَةُ اللّٰهِ وَخِیَرَةُ اُمَّتِهٖ
وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَكِ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهٖ
فِیْ قَصْرٍ مِنَ الْیَاقُوْتِ وَالْعِقْیَانِ فِیْ اَعْلٰی
مَنَازِلِ الْجِنَانِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ

پس بعد ہر زیارات کے بقصد ہدیہ دو رکعت نماز بجالاوے اور دعا کرے واسطے مغفرت اپنی اور مغفرت جملہ مؤمنین و مؤمنات یگانہ و بیگانہ کے لئے کہ انشاء اللہ وہ دعا مستجاب ہے بلکہ جو دعا کیجائے وہ مقبول ہے ——

جبلِ حرا

اور منجملہ اعمال مستحبہ مکہ معظمہ کے زیارت کرنا اوس غار

کا ہے جو جبل حرا مین واقع ہے اور یہہ
وہ جگہہ ہے کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ
ابتداء نزول وحی مین وہان عبادت کرتے تہی
پس یہان ہی دو رکعت نماز بجالانا خوب ہے

جبل ثور

اور نیز مکہ مین زیارت کرنی اوس غار کی جو
جبل ثور مین واقع ہے اور یہہ وہ غار ہے کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خوف سے
مشرکین کے وہان پوشیدہ ہوئے چنانچہ ذکر
اوسکا قرآن مین ہے وہان ہی دو رکعت نماز بجالای جائین

مسجد ارقم کی زیارت

مسجد ارقم وہ ایک مکان ہے کہ مسجد وسمین واقع ہی

اور وہ دار خیر کے نام سے مشہور ہے
اول اسلام مین جناب رسول خداؐ وہان پنہان
ہوئے تہے اوس جگہہ بہی نماز پڑہنا ثواب رکہتا ہے

کوہ ابو قبیس

اسی پہاڑ پر معجزۂ شق القمر ہوا ہے یہان
بہی زیارت کو جانا اور نماز بجالانی چاہیئے —

مکان سکونت حضرت ابو طالبؑ

مکہ مین مکان سکونت حضرت ابو طالبؑ اور مکان
سکونت حضرت فاطمہ زہراؑ کی زیارت کرنی
اور نیز زیارت کرنی مقبرہ کہنہ کی کہ باختلاف
روایت سر حبیب ابن مظاہر وہان دفن ہے اور
دعا بہی ان مقامات مین کرے —

ختم قرآن در مکۂ معظمہ

منجملہ مستحبات مؤکدہ کے ختم کرنا قرآن مجید کا ہی
مکہ مین حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص کہ ختم قرآن
کرے مکہ مین وہ دیکھیگا رسول خدا کو اور دیکھیگا
منزل اپنی بہشت مین (یعنی قبل از موت جبکہ آثار
مرگ اوسپر ظاہر ہونگے)

اعمال زیارت مدینہ منورہ اور جو کچھہ اوسکی متعلق ہے

جان تو کہ مستحب مؤکد ہے واسطے حاجی کے زیارت
مدینہ طیبہ کی یعنی زیارت کرنا روضۂ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کا کہ انحضرت نے فرمایا ہے
مَنْ اَتٰی مَکَّۃَ حَاجًّا وَلَمْ یَزُرْنِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَدْ
جَفَانِیْ وَمَنْ جَفَانِیْ فَقَدْ جَفَوْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی جو شخص مکہ مین حج کے لئے آوے اور زیارت میری مدینہ مین نکرے پس تحقیق کہ اوسنے مجہہ پر جفا کی اور جسنے کہ مجہپر جفا کی پس بتحقیق کہ روز قیامت مین اوسپر جفا کرونگا بنا اس حدیث کے ترک زیارت آنحضرت کی البتہ جفا ہے اوس جناب پر پس جبکہ قبل از حج یا بعد حج کے داخل مدینہ ہو تو بر وقت داخل ہونیکے یا اوسسے پیشتر ایک غسل مستحب دخول مدینہ کے لئے کرین اور اسیطرح جبکہ ارادہ داخل ہونے حرم محترم حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ کا کیا جائے تو ایک غسل واسطے دخول مسجد نبیؐ کے اور ایک غسل واسطے زیارت حضرت رسولؐ کے بہ نیت استحباب بجالائین بلکہ پہلے ہی دخول مدینہ والے غسل کرتے وقت اگر نیت تینون غسلونکی کرلے تو کفایت کرتا ہے پس بعد غسل کے جب قصد داخل ہونے حرم اور زیارت حضرت رسولؐ کا کیا جائے تو چاہئیے کہ باب السلام سے جیساکہ متعارف ہے یا باب جبرئیل سے کہ وہ بقیع کی

جانب کھلا رہتا ہے داخل حرم ہوں اور اول
دروازہ پر کھڑی ہوکر اذن دخول اسطرح پڑہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ بَیْتٍ مِنْ
بُیُوْتِ نَبِیِّكَ وَاٰلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ
وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ الدُّخُوْلَ اِلٰی بُیُوْتِهٖ اِلَّا
بِاِذْنِ نَبِیِّكَ فَقُلْتَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ
اَللّٰهُمَّ وَاِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِیِّكَ فِیْ
غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ
اَنَّ رُسُلَكَ وَخُلَفَآئَكَ اَحْیَآءٌ عِنْدَكَ
یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَكَانِیْ فِیْ وَقْتِیْ هٰذَا وَ
زَمَانِیْ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ فِیْ وَقْتِیْ هٰذَا
وَیَرُدُّوْنَ عَلٰی سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ
كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ
فَاِنِّیْ اَسْتَاْذِنُكَ یَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ
رَسُوْلَكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ثَانِیًا وَاَسْتَاْذِنُ
خَلِیْفَتَكَ الْمَفْرُوْضَ عَلَیَّ طَاعَتُهٗ فِی الدُّخُوْلِ فِیْ

سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی بَیْتِهٖ وَاَسْتَاْذِنُ مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُوَکَّلِیْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَکَةِ الْمُطِیْعَةِ لِلّٰهِ السَّامِعَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُهَا الْمَلٰٓئِکَةُ الْمُوَکَّلُوْنَ بِهٰذِهِ الْمَشَاهِدِ الْمُبَارَکَةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِذْنِ رَسُوْلِهٖ وَاِذْنِ خُلَفَآئِهٖ وَاِذْنِکُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اَجْمَعِیْنَ

پس بعد اذن کے بسم اللہ کہے اور داخل حرم اقدس ہو اور داخل ہونیمیں دہنے پانو کو پہلے رکھے اور بہ آہستگی راہ چلے اور بخضوع و خشوع یہہ کہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا وَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

اور حرم میں راہ چلنے وقت سو بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے پس جانب بالای سر حضرت رسول صلعم کے آوے اور ستون دوم کے روبرو کہ وہ برابر سر آنحضرت کے ہے رو بقبلہ کھڑا ہو اور نیت کرے اور اسطرح

زیارت پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَجِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَائِمًا
بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَاتِحَ الْخَیْرِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْوَحْیِ وَالتَّنْزِیْلِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مُبَلِّغًا عَنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
السِّرَاجُ الْمُنِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُبَشِّرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَذِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا مُنْذِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ الَّذِیْ
یُسْتَضَاءُ بِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ
الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰی

أَبِيكَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَى اُمِّكَ آمِنَةَ
بِنْتِ وَهَبٍ اَلسَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ حَمْزَةَ
سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ وَكَفِيلِكَ
اَبِي طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ
فِي جِنَانِ الْخُلْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى
الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَالسَّابِقُ فِي طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَ
نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ
وَصَدَعْتَ بِاَمْرِهٖ وَاحْتَمَلْتَ الْاَذٰى فِي
جَنْبِهٖ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيلَةِ وَاَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِي
كَانَ عَلَيْكَ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ
وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ مُخْلِصًا
حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي
وَاَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي اَنَا اُصَلِّي عَلَيْكَ
كَمَا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ مَلَائِكَتُهٗ
وَاَنْبِيَائُهٗ وَرُسُلُهٗ صَلٰوةً مُتَتَابِعَةً وَافِرَةً

مُتَوَاصِلَةً لَا اِنْقِطَاعَ لَهَا وَ لَا اَمَدَ وَ لَا اَجَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَهْلِبَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ كَمَا اَنْتُمْ اَهْلُهُ

اور بعد اسکے کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِیْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِ

مَلَآئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ
وَ اَنْبِیَآئِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ
الْاَرَضِیْنَ وَ مَنْ سَبَّحَ لَکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَ رَسُوْلِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ اَمِیْنِکَ وَ نَجِیْبِکَ وَ
حَبِیْبِکَ وَ صَفِیِّکَ وَ خَاصَّتِکَ وَ صَفْوَتِکَ
وَ خِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ وَ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ
وَ الْوَسِیْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِیْمًا وَ اِنِّیْ اَتَیْتُ
نَبِیَّکَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ
اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَی اللّٰهِ رَبِّیْ
وَ رَبِّکَ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ

زیارت مختصر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْقِیَامَۃِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْقِیَامَۃِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ
الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ اُمَّتَکَ وَجَاھَدْتَ فِیْ
سَبِیْلِ رَبِّکَ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ
وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ طِبْتَ حَیًّا وَطِبْتَ مَیِّتًا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَخِیْکَ وَوَصِیِّکَ وَابْنِ
عَمِّکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی اِبْنَتِکَ سَیِّدَۃِ
نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی وَلَدَیْکَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
اَفْضَلَ السَّلَامِ وَاَطْیَبَ التَّحِیَّۃِ وَاَطْھَرَ الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْنَا
مِنْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

زیارت سیدہ

پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
کی حرم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین دو
جگہہ بجالاوین ایک پائین قبر رسول خدا کے اور ایک

مابین قبر آنحضرت اور منبر کے اور یہی جگہہ ہی
کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہین (مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ
رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ) اور حدّ اوس
روضہ کی طول مین حضرت کی قبر شریف سے
منبر تک ہے اور عرض مین منبر سے
چارستون تک اور بہتر یہہ ہے کہ بسبب اختلاف
روایات کے زیارت جناب مخدومہ عالم کی
پانچ جگہہ بجالانی چاہئے ایک پائین قبر حضرت
رسول صلعم کے بنابر اوس روایت کے کہ وہ معظمہ
اپنے گھر مین دفن ہوئی ہین دوسرے مابین
قبر رسول صلعم اور منبر کے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا
تیسرے بقیع مین ائمہ بقیع کے ساتھہ چوتھے
اوس قبر کی زیارت کہ جو آگے صندوق ایمہ
بقیع کے ہے کہ جسکو بعضی قبر فاطمہ بنت اسد کی کہتے ہین
پانچوین بیت الاحزان مین اور چاہئے کہ زیارت جناب
سیدہ کی بعد نیت کے اسطرح پڑہین . . . . .

زیارت حضرت فاطمہ علیہا السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابْنَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابْنَةَ حَبِيْبِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابْنَةَ خَلِيْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابْنَةَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَابْنَةَ اَمِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَابْنَةَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَابْنَةَ اَفْضَلِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَابْنَةَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصَّادِقَةُ
الرَّشِيْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ
الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى
اَبِيْكِ وَبَعْلِكِ وَذُرِّيَّتِكِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ

زیارت مختصرہ حضرت فاطمہ زہرا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ
عَنْ حَقِّهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ
الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ

بعد اسکے کہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِیِّكَ
وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّكَ صَلٰوۃً تُزْلِفُھَا فَوْقَ
زُلْفٰی عِبَادِكَ الْمُكْرَمِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِیْنَ
پس چار رکعت نماز زیارت بجا لاوین دو رکعت
واسطے زیارت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اور دو رکعت زیارت جناب سیدہ ع کی اور
جو حاجت رکھتے ہون خدا سے طلب کرین —
پس مقام جبرئیل پہ کہ تحت ناودان ہی جائی اور یہہ دعا پڑہی
اَیْ جَوَادُ اَیْ کَرِیْمُ اَیْ بَعِیْدُ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَاَنْ
تَرُدَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ
بعد اسکے درمیان منبر اور قبر رسول خدا ص
کے آنا چاہئیے کہ وہ ایک باغ ہے باغہای بہشت
سے اور اوس جگہہ دعا کرین اور حاجتین
اپنی خداوند تعالی سے طلب کیجائین اور کہین —
اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ جَنَّتِكَ
وَشُعْبَةٌ مِّنْ شِعَابِ رَحْمَتِكَ الَّذِیْ ذَكَرَھَا
رَسُوْلُكَ وَاَبَانَ عَنْ فَضْلِھَا وَشَرَفِ التَّعَبُّدِ لَكَ

فِيهَا قَدْ بَلَّغْتَنِيهَا فِي سَلَامَةِ نَفْسِي
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا سَيِّدِي عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ
عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ وَعَلَى مَا رَزَقْتَنِيهِ مِنْ طَاعَتِكَ
وَطَلَبِ مَرْضَاتِكَ وَتَعْظِيمِ حُرْمَةِ نَبِيِّكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِزِيَارَةِ قَبْرِهِ وَالتَّسْلِيمِ
عَلَيْهِ وَالتَّرَدُّدِ فِي مَشَاهِدِهِ وَمَوَاقِفِهِ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ حَمْدًا يَنْتَظِمُ بِهِ مَحَامِدُ
حَمَلَةِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَيَقْصُرُ
عَنْهُ حَمْدُ مَنْ مَضٰى وَيَفْضُلُ حَمْدُ مَنْ
بَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ
حَمْدَ مَنْ عَرَفَ الْحَمْدَ لَكَ وَالتَّوْفِيقَ لِلْحَمْدِ
مِنْكَ حَمْدًا يَمْلَأُ مَا خَلَقْتَ يَبْلُغُ حَيْثُ مَا
أَرَدْتَ وَلَا يَحْجُبُ عَنْكَ وَلَا يَنْقَضِي دُونَكَ
وَيَبْلُغُ أَقْصٰى رِضَاكَ وَلَا يَبْلُغُ آخِرُهُ أَوَائِلَ
مَحَامِدِ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ مَا عُرِفَ
الْحَمْدُ وَاعْتُقِدَ الْحَمْدُ وَجُعِلَ ابْتِدَاءَ
الْكَلَامِ الْحَمْدُ يَا بَاقِيَ الْعِزِّ وَالْعَظَمَةِ وَدَائِمَ
السُّلْطَانِ وَالْقُدْرَةِ وَشَدِيدَ الْبَطْشِ وَالْقُوَّةِ

وَنَافِذَ الْاَمْرِ وَالْاِرَادَةِ وَوَاسِعَ الرَّحْمَةِ
وَالْمَغْفِرَةِ وَرَبَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ لَكَ عَلَىَّ يَقْصُرُ عَنْ اَيْسَرِهَا
حَمْدِيْ وَلَا يَبْلُغُ اَدْنَاهَا شُكْرِيْ وَ
كَمْ مِنْ صَنَائِعَ مِنْكَ اِلَىَّ لَا يُحِيطُ بِكَثِيْرِهَا
وَهْمِيْ وَلَا يُقَيِّدُهَا فِكْرِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى بَيْنَ الْبَرِيَّةِ طِفْلًا وَ
خَيْرِهَا شَابًّا وَكَهْلًا اَطْهَرِ الْمُطَهَّرِيْنَ
شِيْمَةً وَاَجْوَدِ الْمُسْتَمْطَرِيْنَ دِيْمَةً وَاَعْظَمِ
الْخَلْقِ جُرْثُوْمَةً الَّذِيْ اَوْضَحْتَ بِهِ الدَّلَالَاتِ
وَاَتْمَمْتَ بِهِ الرِّسَالَاتِ وَخَتَمْتَ بِهِ
النُّبُوَّاتِ وَفَتَحْتَ بِهِ الْخَيْرَاتِ وَاَظْهَرْتَهُ مُظْهَرًا
وَابْتَعَثْتَهُ نَبِيًّا وَهَادِيًا اَمِيْنًا مُهَذَّبًا
وَدَاعِيًا اِلَيْكَ وَدَالًّا عَلَيْكَ وَحُجَّةً بَيْنَ
يَدَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ
عِتْرَتِهٖ وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ اُسْرَتِهٖ وَشَرِّفْ
لَدَيْكَ مَنَازِلَهُمْ وَعَظِّمْ عِنْدَكَ مَرَاتِبَهُمْ
وَاجْعَلْ لِيْ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى مَجَالِسَهُمْ وَارْفَعْ اِلٰى

قُرْبَ رَسُوْلِكَ دَرَجَاتِهِمْ وَتَمِّمْ بِلِقَآئِهٖ سُرُوْرَهُمْ وَوَفِّرْ بِمَكَانِهٖ اُنْسَهُمْ ۝

اور مستحب ہے نمازین بہت سے روضہ اور مسجد مین بجالانی پس بعد نماز اور دعا کے نزدیک منبر کے جا کے ہاتھہ اوسپر ملین اور دو گوشون پائین منبر شریف کو ہاتھہ مار کر اپنی آنکھونسے ملین کہ باعث انکھونکی شفا کا ہے اور حمد و ثناء الٰہی منبر کے نزدیک بجالائین اور حاجتین اپنی خدا سے مانگین — پس آوین نزدیک ستون ابی لبابہ کے کہ مشہور ہے بہ ستون توبہ اور وہان دو رکعت نماز بجالائین اور کہین — اَللّٰهُمَّ لَا تُهِنِّيْ بِالْفَقْرِ وَلَا تُذِلَّنِيْ بِالدَّيْنِ وَلَا تَرُدَّنِيْ اِلَى الْهَلَكَةِ وَاعْصِمْنِيْ كَيْ اَعْتَصِمَ وَاَصْلِحْنِيْ كَيْ اَنْصَلِحَ وَاهْدِنِيْ كَيْ اَهْتَدِيَ وَاَعِنِّيْ عَلَى اجْتِهَادِ نَفْسِيْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ بِسُوْٓءِ ظَنِّيْ وَلَا تُهْلِكْنِيْ وَاَنْتَ رَجَآئِيْ وَاَنْتَ اَهْلُ اَنْ تُحْسِنَ وَقَدْ اَسَاْتُ وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ نَوَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَيَسِّرْ لِيَ الْيَسِيْرَ

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَبِالطَّاعَۃِ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَبِالْغِنٰی عَنِ الْفَقْرِ وَبِالْجَنَّۃِ عَنِ النَّارِ وَبِالْاَبْرَارِ عَنِ الْفُجَّارِ یَامَنْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور جو حاجت رکھتا ہو وہ طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بر آویگی - اور وجہ اشتہار اس استوانہ یعنی ستونکی بہ استوانہ ابی لبابہ و استوانہ توبہ تحفۃ الزائر وغیرہ کتب مین مذکور ہے مجملاً یہ ہی کہ ابو لبابہ بجہت نافرمانی جناب پیغمبر خداؐ کے کہ اوسکو ہمراہ اپنے جہاد مین لئے جاتے تھے اور وہ نہ گیا اسپہ نادم ہو کر سات روز تک بی آب و طعام اپنے تئین اوس ستون مین مضبوط باندھا اور خداوند عالم سے توبہ کی خدا نے توبہ اوسکی قبول کی اور اوس ستون پر استوانہ ابی لبابہ لکھا ہے اور اسیطرح مابین منبر اور قبر رسول خداؐ کے رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجِنَانِ لکھا ہے تاکہ حجاج و زوار کو معرفت حاصل ہو

آداب زیارت ایمہ بقیع

اور جان تو کہ جب ارادہ زیارت ایمہ بقیع کا
کرے اور داخل بقیع ہو تو چاہئے کہ دروازہ حجرہ
مبارک پہ کھڑا ہو اور اس طرح اذن دخول پڑہی
یَا مَوَالِیَّ یَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَبْدُکُمْ
وَابْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلِیْلُ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَ
الْمُضَعَّفُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِکُمْ وَالْمُعْتَرِفُ
بِحَقِّکُمْ جَاءَکُمْ مُسْتَجِیْرًا بِکُمْ قَاصِدًا
اِلٰی حَرَمِکُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰی مَقَامِکُمْ مُتَوَسِّلًا
اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِکُمْ ءَ اَدْخُلُ یَا مَوَالِیَّ ءَ اَدْخُلُ
یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ ءَ اَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ الْمُحْدِقِیْنَ
بِھٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ بِھٰذَا الْمَشْھَدِ ۵
پس خشوع اور رقت کے ساتھہ داخل ہو
اور پائی راستکو مقدم رکھے اور کہے
بِسْمِ اللّٰہِ بعد اسکے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْمُتَفَضِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِيْ مَنَّ بِطَوْلِهٖ وَسَهَّلَ لِيْ زِيَارَةَ سَادَتِيْ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ ٥

پس نزدیک قبور ائمہ بقیعؑ کے جائے اور پشت بہ قبلہ اور منہ طرف قبر اونکے کھڑا ہو اور نیت کر کے اس طرح زیارت پڑھے

زیارت ائمہ بقیع جامعہ

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ وَاَصْفِيَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اُمَنَاءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَلِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَظَاهِرِ اَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ

إِلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقِرِّيْنَ فِي مَرْضَاةِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُمَحِّضِيْنَ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَدِلَّاءِ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الَّذِيْنَ مَنْ
وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ
عَادَ اللّٰهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ
وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ
بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَمَنْ تَخَلّٰى مِنْهُمْ
فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللّٰهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ
وَعَلَانِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ
لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

زیارت جامعہ طویلہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

الحجة على اهل الدنيا السلام عليكم ايها
القوام في البرية بالقسط السلام عليكم
اهل الصفوة السلام عليكم آل رسول الله
السلام عليكم اهل النجوى اشهد انكم
قد بلغتم ونصحتم وصبرتم في ذات الله
وكذبتم واسيء اليكم فعفوتم واشهد
انكم الائمة الراشدون المهديون
وان طاعتكم مفروضة وان قولكم
الصدق وانكم دعوتم فلم تجابوا و
امرتم فلم تطاعوا وانكم دعائم الدين
واركان الارض لم تزالوا بعين الله
ينسخكم من اصلاب كل مطهر و
ينقلكم من ارحام المطهرات لم تدنسكم
جاهلية الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن
الاهواء طبتم وطاب منبتكم من بكم
علينا ديان الدين فجعلكم في بيوت اذن الله
ان ترفع ويذكر فيها اسمه وجعل
صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفارة

الحجج

فغفرتم

لذنوبنا إذ اختاركم لنا وطيب خلقنا
بكم وبما من به علينا من ولايتكم
وكنا عنده مسلمين لفضلكم معترفين
بتصديقنا إياكم وهذا مقام من أسرف
وأخطأ واستكان وأقر بما جنى ورجا
بمقامه الخلاص وأن يستنقذ بكم الهلكى
من الردى تكونوا لي شفعاء فقد وفدت
إليكم إذ رغب عنكم أهل الدنيا
واتخذوا آيات الله هزوا واستكبروا عنها
يا من هو قائم لا يسهو ودائم لا يلهو
ومحيط بكل شيء لك المن بما وفقتني
وعرفتني بما أقمتني عليه إذ صد
عنه عبادك وجهلوا معرفته واستخفوا
بحقه ومالوا إلى سواه فكانت المنة منك
علي مع أقوام خصصتهم بما خصصتني
به فلك الحمد إذ كنت عندك
في مقامي هذا مذكورا مكتوبا ولا تحرمني
ما رجوت ولا تخيبني فيما دعوت ٥

پس آٹھ رکعت نماز زیارت ہر ایک امام کی دو دو رکعت کر کے بجالا اور دعا کر جو کچھ چاہے اور اگر چاہے کہ ہر ایک امام کے لئے علیحدہ علیحدہ زیارت پڑھے تو اس طور سے......

زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ حِكْمَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ التَّقِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَآئِمُ الْاَمِيْنُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّنْزِيْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِيْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِيْ الْمَهْدِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاهِرُ الْخَفِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ
ابْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُتَهَجِّدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يا إمامَ المتقين السلامُ عليكَ يا مدرةَ
الصالحين السلامُ عليكَ يا وليَّ الصالحين
السلامُ عليكَ يا قرةَ عينِ الناظرين
العارفين السلامُ عليكَ يا خلفَ السابقين
السلامُ عليكَ يا وصيَّ الوصيين
السلامُ عليكَ يا خازنَ وصايا المرسلين
السلامُ عليكَ يا ضوءَ المستوحشين
السلامُ عليكَ يا نورَ المجتهدين
السلامُ عليكَ يا سراجَ المرتاضين
السلامُ عليكَ يا ذخرَ المتعبدين
السلامُ عليكَ يا مصباحَ العالمين
السلامُ عليكَ يا سفينةَ العلم
السلامُ عليكَ يا سكينةَ الحلم
السلامُ عليكَ يا ميزانَ القصاص
السلامُ عليكَ يا سفينةَ الخلاص
السلامُ عليكَ يا بحرَ الندى
السلامُ عليكَ يا بدرَ الدجى
السلامُ عليكَ أيها الأواهُ الحليم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصَّابِرُ الْحَكِيْمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَئِيْسَ الْبَكَّائِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ
اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَابْنُ حُجَّتِهٖ
وَاَبُوْ حُجَجِهٖ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ وَاَبُوْ اُمَنَائِهٖ
وَاَنَّكَ نَاصَحْتَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّكَ وَسَارَعْتَ
فِيْ مَرْضَاتِهٖ وَخَيَّبْتَ اَعْدَائَهٗ وَسَرَرْتَ
اَوْلِيَائَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ عَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ
عِبَادَتِهٖ وَاتَّقَيْتَهٗ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَاَطَعْتَهٗ
حَقَّ طَاعَتِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَعَلَيْكَ
يَا مَوْلَايَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ
التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام محمد باقر ع

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاقِرُ لِعِلْمِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَاحِصُ عَنْ دِيْنِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُبَيِّنُ لِحُكْمِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّاعِيْ اِلَى اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّلِيْلُ عَلَى اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِيْنُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ اللَّامِعُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْاَبْلَجُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْاَسْرَجُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّجْمُ الْاَزْهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْاَبْهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَعْصُوْمُ مِنَ الزَّلَّاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الزَّكِيُّ فِي الْحَسَبِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّفِيْعُ فِي النَّسَبِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الشَّفِیْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْقَصْرُ الْمَشِیْدُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ اَجْمَعِیْنَ
اَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّکَ قَدْ صَدَعْتَ الْحَقَّ
صَدْعًا وَ بَقَرْتَ الْعِلْمَ بَقْرًا وَ نَشَرْتَہٗ نَشْرًا
لَمْ تَاْخُذْکَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ وَ کُنْتَ
لِدِیْنِ اللّٰہِ مُکَاتِمًا وَ قَضَیْتَ مَا کَانَ عَلَیْکَ
وَ اَخْرَجْتَ اَوْلِیَائَکَ مِنْ وِلَایَۃِ غَیْرِ اللّٰہِ اِلٰی
وِلَایَۃِ اللّٰہِ وَ اَمَرْتَ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ وَ نَھَیْتَ عَنْ
مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی قَبَضَکَ اللّٰہُ اِلٰی رِضْوَانِہٖ
وَ ذَھَبَ بِکَ اِلٰی دَارِ کَرَامَتِہٖ وَ اِلٰی مَسَاکِنِ
اَصْفِیَائِہٖ وَ مُجَاوَرَۃِ اَوْلِیَائِہٖ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ
وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

زیارت جناب امام جعفر صادق ع

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الصَّادِقُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ النَّاطِقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَائِقُ الرَّائِقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّنَامُ الْاَعْظَمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظُّلُمَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُعْضِلَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِفْتَاحَ الْخَيْرَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْبَرَكَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَجِ وَالدَّلَالَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاشِرَ حُكْمِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْخِطَابَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيْدَ الصَّادِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ السَّابِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيْمَ الصَّالِحِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَهْفَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا هَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَکَنَ الطَّآئِعِیْنَ
اَشْهَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّكَ عَلَمُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰی وَشَمْسُ الضُّحٰی وَبَحْرُ النَّدٰی وَکَهْفُ
الْوَرٰی وَالْمَثَلُ الْاَعْلٰی وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رُوْحِكَ
وَبَدَنِكَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْعَبَّاسِ
عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کی نزدیک ایمۂ بقیع کے وہ قبر کہ سامنے صندوق حضرات ایمہ بقیع کے ہے پڑہے جیسا کہ مذکور ہوا اور بعد اسکے دو رکعت نماز زیارت جناب سیدہؑ کی بجالاوے اور دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالے مستجاب ہے —

پس بیت الاحزان مین جاوے اور وہان بھی زیارت حضرت فاطمہ زہراؑ اور دو رکعت نماز بجالاوے — اور بعد اسکے زیارت کرے قبر ابراہیم فرزند رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی بقیع مین اور نیز قبر عبد اللہ بن جعفر

اور عقیل کی کہ یہہ دونو ایک قبہ مین ہین اور فاطمہ بنت
اسد اور قبور سائر صحابہ و تابعین اور اقرباء پیغمبرؐ
خدا کی کہ اوس مکان شریف مین مدفون ہین اور
نیز زیارت کر قبر حضرت عبد اللہ والد حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ کی کہ بنا بر مشہور کے قبر شریف
اونکی مدینہ مین ہے اور یہہ زیارت پڑھے —

زیارت حضرت عبد اللہ پدر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمَجْدِ الْاَصِیْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ فَرْعِ دَوْحَۃِ الْخَلِیْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ خَصَّہُ اللّٰہُ الْجَلِیْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الذَّبِیْحِ اِسْمٰعِیْلَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلَالَۃَ الْاَبْرَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَمَرَ الْاَقْمَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَجْمَ الظَّلَامِ
وَشَمْسَ النَّهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَقِيقًا بِالْفَخْرِ وَالْاِفْتِخَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
وَعَمَّ الْوَصِيِّ الْكَرَّارِ وَوَالِدَا الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَضَاءَ بِنُورِ جَبِينِهِ
عِنْدَ وِلَادَتِهِ اَطْرَافُ السَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا يُوسُفَ اٰلِ عَبْدِ مَنَافٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ وَمَا مَنْ مَنْ خَافَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ جَدِّهِ اِسْمٰعِيلَ
فَاَسْلَمَ لِاَبِيهِ لِيَذْبَحَهُ ذَبْحَ الْخَلِيلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِمَا فَدَاهُ
وَتَقَبَّلَهُ فَاَعْطَاهُ اُمَّهُ وَاَبَاهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حَامِلَ نُورِ النُّبُوَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا جَامِعَ شَمْلِ الْفُتُوَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَشْرَفَ النَّاسِ فِي الْاُبُوَّةِ وَالْبُنُوَّةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بُشِّرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ
بِالْبِشَارَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نُودِيَ
بِشُرْبِ الْمَاءِ وَهُوَ عَطْشَانُ بِالْعَرَفَاتِ
وَكَانَ الْمَاءُ اَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

وَأَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ فَشُرِّ بَرُشَّرَ بَاتٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَخْلَصَ الْعُبُوْدِيَّةَ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سُمِّيَ عَبْدَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الطَّاهِرِيْنَ بَعْدَ الطَّاهِرِيْنَ وَابْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور نیز جملہ مستحبات مؤکدہ سے ہے زیارت حمزہ سید الشہدا کی مقام اُحُد مین پس چاہیئے کہ واسطے زیارت حضرت حمزہ وسائر شہداء اُحُد کے جائے اور ابتدا کرے اُحُد مین اوس مسجد سے کہ نزدیک سنگلاخ کے یعنی پائین سنگستان مین ہے اور اسمین دو رکعت نماز بجالاوے بعد اوسکی جاے نزدیک قبر حمزہ کے اور زیارت اوں حضرت کی بعد نیت کے اسطرح پڑھے

زیارت حضرت حمزہ و شہداء اُحُد

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ
الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَ
اَسَدَ رَسُوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ
فِي اللّٰهِ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
كُنْتَ فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَاغِبًا بِاَبِيْ اَنْتَ
وَاُمِّيْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِزِيَارَتِكَ
وَمُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ
فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ خَلَاصَ نَفْسِيْ مِنْ ذُنُوْبِيَ الَّتِيْ
اِحْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَآءَ رَحْمَةِ
رَبِّيْ اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى مَوْلَايَ
وَاَتَقَرَّبُ بِسَبَبِكَ اِلَيْهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَآئِجِيْ
وَاَتَيْتُ لِمَا اَسْخَطَ رَبِّيْ وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا
اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِّيْ مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ
الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِّيْ شَفِيْعًا يَوْمَ حَاجَتِيْ
وَفَقْرِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ما ورائی من ذنوبی
استحقها مثلی
علی نفسی ط

زیارت مختصر حضرت حمزہ رضہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ
خَیْرَ الشُّھَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ
وَاَسَدَ رَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاھَدْتَ
فِی اللّٰہِ وَنَصَحْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَجُدْتَ
بِنَفْسِکَ وَطَلَبْتَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ وَرَغِبْتَ فِیْمَا وَعَدَکَ اللّٰہُ
پس دو رکعت نماز بجالائے اور ثواب اوسکا
اونحضرت کو ہدیہ کرے بعد اوسکے متوجہ قبور
شہداء اُحُد کے ہوے اور نزدیک اونکی قبر کے
کھڑا ہو کر اسطرح سے زیارت بجالائے ....

زیارت شہداء اُحُد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ

وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ پس کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ پس اگر ہو سکے تو کوئی سورہ قرآن کا اوس جگہہ تلاوت کری اور مناسب ہے کہ ثواب اوسکا ارواح شہدا کو ہدیہ کرے اور جو دعا چاہے وہ کری کہ انشاءاللہ تعالی مقبول ہے —

اعمال مسجد قُبا وغیرہ

منجملہ اعمال مدینہ منورہ کے بجالانا نماز و دعا کا ہے مسجد قُبا مین اور یہہ اول مسجد ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے بعد ہجرت مکہ کے اسی مسجد مین نماز پڑہی ہے اور ہر شخص کیلئے بجالانا دو رکعت نماز کا مسجد قُبا مین ثواب ایک عمرہ کا رکہتا ہی اور یہہ مسجد تخمیناً بفاصلہ دو میل طرف جنوب مدینہ کی واقع ہے اور خانہ حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام ہی وہی جگہہ پشت مسجد قُبا مین واقع ہی اور مشربہ یعنی غرفہ مادر ابراہیم فرزند رسولخدا بہی قریب مسجد قُبا کے ہی اور وہ مسکن اور محل نماز جناب رسولخدا ہے اور مسجد فضیخ مسجد قبا کی سمت شرقی مین واقع ہے اور بروایت حضرت

صادق علیہ السلام ایک درخت کھجور کا مسمی بہ فضیخ اوسمین تھا لہذا
نام اوسکا مسجد فضیخ ہوگیا اور ردشمس واسطے حضرت امیر المومنین
علیہ السلام کے اسی جگہہ ہوا ہی پس چاہیئے کہ اول نماز مسجد قبا مین
اور پہر نماز و زیارت خانہ امیر المومنین علیہ السلام مین بجالاوین بعد اوسکے
مشربہ مادر ابراہیم مین جاکر وہان ہی نماز بجالائین بعد ازان مسجد فضیخ
مین جاکے دو رکعت نماز اور دعا وہان بجالانی چاہیئے اور کہتی ہین
کہ اکثر اہل قبا شیعہ مذہب ہین مگر نادار اور مفلوک الحال پس
خیرات و مبرات اونکو کرنا البتہ بہت ثواب کچہہ رکہتا ہے ......

مسجد ذوقبلتین وغیرہ

ور منجملہ اعمال مدینہ کے نماز پڑہنی مسجد قبلتین اور مسجد امیر المومنین
اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ اور مسجد احزاب ہین کہ اوسکو مسجد
فتح بہی کہتے ہین اور یہہ مسجد اُحد کی طرف واقع ہے بایمعنی کہ
جب مدینہ سے اُحد کی طرف جائین تو یہہ مسجد جانب جب پڑتی ہی
اور مسجد احزاب قطعہ کوہ سلع پر واقع ہے کہ دو سیڑہی چڑہکر
اوسپر جاپہونچتی ہین اور اوسی قبلہ کی جانب نیچی کی طرف مسجد

امیر المؤمنین علیہ السلام اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ ہین پس ان سب
مسجدونمین نماز پڑہنی مناسب ہی اور حتی الامکان ترک نماز
نکرنی چاہئی اور سنت ہے کہ مسجد احزاب یعنی مسجد فتح مین یہہ دعا پڑہے
یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ اکْشِفْ
غَمِّیْ وَهَمِّیْ وَکَرْبِیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ
وَکَرْبَهُ وَکَفَیْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ
اور بعض روایت مین ترتیب کی بابت اسطرح تصریح وارد ہی
کہ ابتدا کرے مسجد قُبا سے بعد ازان غرفہ مادر ابراہیم بعد ازان
مسجد فضیخ بعد اسکے اُحد اور اُحُد مین ابتدا کرے اوس مسجد سے
کہ نزدیک سنگلاخ کے ہی جیسا کہ پہلے مذکور ہوا بعد اسکے قبر
حمزہ بعد ازان قبور شہداء اُحُد بعد اسکے وہ مسجد کہ مکان
وسیع مین ہی بعد اسکے شہدا کی قبرونکی پاس نماز بعد اسکے مسجد احزاب

تین روز رکھنی مدینہ مین

منجملہ اعمال مستحبہ مؤکّدہ کے ہی تین روزی رکھنی مدینہ طیّبہ مین واسطے
طلب حاجات کے خواہ قصد اقامت عشرہ یعنی دس روز وہان ٹھہرنیکا

ارادہ رکھتا ہو یا نہو ہر چند کہ روزہ مسافر کے حق مین جائز نہین لیکن یہہ
تین روزی مسافر کے لئی مستثنی ہین اور وہ روزہ روز چارشنبہ و پنجشنبہ
اور جمعہ کا ہی پس چاہیی کہ ان تین دنونمین روزی رکہی اور مسجد نبیؐ مین اعتکاف
کرے اور بہت سی نمازین اوسمین پڑہی اور شب چارشنبہ نزدیک ستون
ابی لبابہ کے کہ وہ ستون توبہ ہی نماز پڑہی اور چارشنبہ کے روز اوسی
ستون کے نزدیک بیٹہی اور پنجشنبہ کی راتکو اوس ستونکی نزدیک جو
ستون ابو لبابہ کے آگی ہی بیٹہی کہ جناب رسولخداؐ اوس رات اور
اوسکی صبح یعنی روز پنجشنبہ اوس مقام مین ٹہری ہین بعد اوسکے آوی
نزدیک اوس ستون کے جو آگے مقام پیغمبرؐ کے ہی پس شب جمعہ
اور روز جمعہ اوسکے نزدیک نماز پڑہتا رہی اور حتی الامکان ان دنونمین
امور دنیا سی کچہہ کلام نکرے مگر بقدر ضرورت اور مسجد سے باہر بہی
نجاوے مگر کسی کام ضروری کیلئے اور رات اور دن مین سوئی بہی نہین
مگر اسقدر نیند کرنا کہ دفع ضرر بدن اوسکے سی کرے یعنی سونا کم
رات و دنمین مضایقہ نہین رکہتا اور بروز جمعہ حمد و ثناء الٰہی
بجالاوی اور صلوات محمد و آل محمد پر بہیجی اور خدا سے اپنی
حاجتونکو طلب کرے اور جملہ دعاؤنمین اپنی کہے ــــــ
اَللّٰھُمَّ مَا کَانَتْ لِیْ اِلَیْکَ مِنْ حَاجَةٍ شَرَعْتُ اَنَا فِیْ طَلَبِھَا
وَالْتِمَاسِھَا اَوْ لَمْ اَشْرَعْ سَاَلْتُکَھَا اَوْ لَمْ اَسْئَلْکَھَا فَاِنِّیْ اَتَوَجَّہُ

اِلَیکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحمَۃِ فِی قَضَآءِ حَوَائِجِی صَغِیرِھَا وَکَبِیرِھَا

غسل وداع از مدینہ

اور مستحب ہے کہ جب مدینہ منورہ سی ارادہ لوٹنی کا کری تو غسل کری بعد اسکی مشرف ہووی زیارت روضہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور زیارت وداع پڑہے ـ

زیارت وداع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا البَشِیرُ النَّذِیرُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا السِّرَاجُ المُنِیرُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا السَّفِیرُ بَینَ اللّٰہِ وَبَینَ خَلقِہٖ اَشھَدُ یَارَسُولَ اللّٰہِ اَنَّکَ کُنتَ نُورًا فِی الاَصلَابِ الشَّامِخَۃِ وَالاَرحَامِ المُطَھَّرَۃِ لَم تُنَجِّسکَ الجَاھِلِیَّۃُ بِاَنجَاسِھَا وَلَم تُلبِسکَ مِن مُدلَھِمَّاتِ ثِیَابِھَا وَاَشھَدُ یَارَسُولَ اللّٰہِ اَنِّی مُؤمِنٌ بِکَ وَبِالاَئِمَّۃِ مِن اَھلِ بَیتِکَ اَعلَامُ الھُدٰی وَالعُروَۃُ الوُثقٰی وَالحُجَّۃُ عَلٰی اَھلِ الدُّنیَا اَللّٰھُمَّ لَا تَجعَلہُ

آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَاِنِّي اَشْهَدُ
فِي مَمَاتِي عَلٰى مَا اَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اَوْلِيَائُكَ وَاَنْصَارُكَ وَحُجَجُكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَائُكَ
فِي عِبَادِكَ وَاَعْلَامُكَ فِي بِلَادِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ
سِرِّكَ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ
رُوْحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ فِي سَاعَتِي وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً وَ
سَلَامًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ
اٰخِرَ تَسْلِيْمِي عَلَيْكَ بعد اسکے نماز زیارت آنحضرت کی اور
دعا واسطے طلب حاجات اپنی کے خداوند سے کرے —
اور اسیطرح بقیع میں زیارت ائمہ بقیع سے مشرف ہووے اور زیارت
وداع آنحضرات کی بجالاوے پس آخر زیارت جامعہ ائمہ بقیع میں
ان فقرات کو زیادہ کرے —

زیارت وداع ائمہ بقیع

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَ

اَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِهٖ وَ دَلَلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ۔۔۔۔۔۔

پس دعائیں بہت سے کری اور خدا سی سوال کرکہ پہر بہی تجہی انکی زیارت نصیب کری اور تیری یہہ زیارت آخر نہو دیگر منجملہ اعمال کے بجالانا زیارت حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مدینہ کی راہ مین جبکہ قافلہ حجاج کا اوس راہ سی ہوکر جاے یا آوی پس حجاج کو چاہئے کہ تا امکان اس زیارت سے بہی مشرف ہون ــــــ

زیارت مسجد غدیر خم

مدینہ منورہ کی راہ مین جحفہ کی نزدیک منزل رابق سی بفاصلہ چند فرسخ کے یعنی ایک چہوٹی منزل ہی ہرچند کہ فی زمانہ قافلہ اوس راہ سے نہین آتا جاتا تاہم حجاج مؤمنین کو چاہئے کہ باہم سب خواہ مدینہ کے جاتے وقت یا مدینہ سی لوٹنے مین جمالونگو کچہہ دے دلاکر راضی کرین اور غدیر خم مین جاکر اوس مسجد کی زیارت کرین اور دعاو نماز وہان بجالاوین اور زیارت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی پڑہین کہ یہہ وہ

مکان ہے کہ حضرت رسولخدا صلّی اللہ علیہ وآلہ نے بحکم خداوند عالم
حضرت امیر علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور فرمایا
مَن کُنتُ مَولاہُ فَھٰذا عَلِیٌّ مَولاہُ پس مدینہ کو جانی وقت
اگر غدیر خم کا قصد کرین تو منزل خزیمیہ سے وہان جائین اور
وہان سے رابق آئین اور اگر بروقت لوٹنے کے ارادہ غدیر خم کا
کرین تو رابق سے جائین اور وہانسے منزل قرزمیہ مین آجائین یہی
ایک منزل زیادہ ہوگی مروّجہ منزلونسے اور مسجد غدیر خم
منہدم وخراب ہوگئی تہی لیکن فی زمانہ
بعض روساء ہند نے پہر تعمیر
کرادیا ہے

تمّت

بیدِ المتمسّکِ بوثوق الاسباب محمّد علی اللّداری الشہیر بنخبۃ الکتّاب